سلسلۂ اشاعت نمبر ۳

قرآن مجید کی پہلی کتاب

جسے پڑھ کر عربی زبان کی واقفیت کے ساتھ قرآن مجید کا ترجمہ
آسانی سے کیا جا سکتا ہے

مرتبۂ
عبدالسلام قدوائی ندوی

شائع کردہ
ادارۂ تعلیمات اسلام
نمبر ۳۸ - امین آباد پارک - لکھنؤ
مطبوعہ یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ

بُت خانوں میں سناٹا چھا گیا۔ شرک کی بدلیاں چھٹ گئیں۔ کفر کی تاریکیاں دور ہو گئیں۔ آفتاب ہدایت کی ضیا باری نے سارے عالم کو مطلع انوار بنا دیا۔ توحید کے نعروں سے دشت و جبل گونج اٹھے اور در و دیوار سے حمد و ثنا کے ترانے بلند ہونے لگے۔

سارا عرب دین حق کا حلقہ بگوش ہو گیا تو کلمۂ الٰہی کی سربلندی کے تصور نے اور آگے بڑھنے کا خیال دلایا۔ باطل کی قوتوں نے پھر راہ روکنی چاہی۔ رومی شہنشاہ اور کیانی فرمانروا دل بادل فوجوں، خوں فشاں ہتھیاروں ہاتھیوں کے غولوں اور گھوڑوں کی قطاروں کے ساتھ آگے بڑھے۔ لیکن خس و خاشاک کی طرح بہ گئے۔ قادسیہ کے میدان میں ایرانی عظمت و جلال کا خاتمہ ہو گیا اور یرموک کے کنارے رومی سطوت و جبروت کا جنازہ نکل گیا عرب کے بدوؤں نے آگے بڑھ کر قیصر و کسریٰ کے تخت پر قدم رکھ دیے۔ شتربانوں نے جہانبانی کا رنگ اختیار کیا اور گلہ بان عالم کے نگہبان بن گئے۔ صرف ایک صدی کے اندر اندر گلستان اندلس سے چمنستان ہند تک، سواد قسطنطنیہ سے دیار یمن تک اور بحر ظلمات سے دیوار چین تک ہر جگہ اسلام کا پرچم لہرانے لگا اور چار دانگ عالم میں دین الٰہی کی عظمت و سربلندی کا ایسا نقش قائم ہو گیا کہ صدیوں کی پرانی تہذیبوں نے سپر ڈال دی۔ تمدنوں کا رنگ بدل گیا۔ زبانوں نے نیا قالب اختیار کیا۔ مذہبوں نے تبدیلی قبول کی۔ عقائد کچھ سے کچھ ہو گئے۔ اعمال نے نیا ڈھنگ اختیار کیا۔ غرضکہ چند برسوں میں ساری دنیا ہی بدل گئی۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؕ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ

تہذیب و تمدن سے دور، عقل و حکمت سے بیگانہ، علم و فن سے ناآشنا صنعت و حرفت سے ناواقف، حکومت و جہانبانی سے عاری، دولت و ثروت سے تہی مایہ اور عزت و حشمت سے محروم ایک قوم تھی جو ایک ویران بنجر ملک میں بے آب و گیاہ علاقوں اور چٹیل میدانوں کے درمیان زندگی کے دن پورے کر رہی تھی، اونٹوں کے جتھے اور بکریوں اور بھیڑوں کے ریوڑ ان کی سب سے بڑی دولت تھی، اور ان کا گوشت اور دودھ ان کی سب سے اچھی خوراک تھی، پتھر کے بت ان کے مسجود تھے اور ہوائے نفس ان کا معبود، حسد و کینہ ان کے خمیر میں داخل تھا۔ شراب ان کی گھٹی میں پڑی تھی، جوا ان کا رات دن کا کھیل تھا۔ چوری اور ڈاکہ زنی ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ اصلاح حال کی تمام امیدیں منقطع ہو چکی تھیں کہ یکایک غیرت حق حرکت میں آئی اور ان کے درمیان ایک نبی امی کا ظہور ہوا، کوہ صفا سے پیغام حق کا غلغلہ بلند ہوا اور مکہ کے در و دیوار نام حق سے گونج اٹھے، شیطان کا لشکر سامنے آیا کفر کی طاقتیں آگے بڑھیں اور باطل پرستوں نے چاہا کہ نور حق کو بجھا دیں لیکن نبوت کی پرجلال آواز نے سارے عرب کو ہلا دیا۔ جو آگے بڑھا گرا۔ جو سامنے آیا پسپا ہوا اور جس نے ٹکر لی چور چور ہو گیا۔ چوری ڈاکہ زنی کا خاتمہ ہو گیا، بدی و بدکاری کے اڈے آناً فاناً ٹوٹ گئے۔ بت مٹ گئے

رشتے کو جوڑنا پڑیگا کہ لن یصلح آخر ھذہ الامۃ الا بما صلح اولھا اس امت کے پچھلوں کی اصلاح اسی سے ہوگی جس سے پہلوں کی ہوچکی ہے، کتاب الٰہی اور سنت نبوی سے تعلق و واقفیت کے بغیر مسلمانوں کی نجات ناممکن ہے۔ یہ تعلق جسقدر براہ راست ہوگا اسیقدر زیادہ مؤثر ہوگا۔ ترجموں کا حجاب دائرۂ اثر کو بہت کم دیتا ہے، متکلم کے الفاظ کی تاثیر مترجم کے کلام میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ کیونکہ کسی انسان کے بس میں نہیں ہے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کے بلیغ لفظوں اور پرزور فقروں کے اثر کو اپنی زبان میں منتقل کرسکے، ترجموں میں عبارت کی روانی، بیان کا زور، اور زبان کی اصلی فصاحت و بلاغت جس سے پڑھنے والے میں جذبے آجائیں، پیدا کرنی بہت دشوار ہے۔ اہل زبان کیلیے جو زبان تیر و نشتر کا کام دیتی ہے اُسے دوسرے محسوس بھی نہیں کرتے اسلیے ضرورت ہے کہ عربی زبان کو حاصل کرکے اسی کے ذریعہ براہ راست قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا جائے عام طور پر لوگ اس جانب اسلیے توجہ نہیں کرتے کہ انکے خیال میں عربی زبان اسقدر مشکل ہے کہ برسہا برس کی محنت و جد و جہد کے بعد بھی اتنی استعداد نہیں پیدا ہوسکتی کہ قرآن مجید یا احادیث پاک کا مطالعہ کیا جاسکے، لیکن جیسا کہ ہم بار بار عرض کرچکے ہیں یہ خیال صحیح نہیں زیادہ سے زیادہ دس دن میں اتنی استعداد پیدا ہوسکتی ہے کہ آسانی سے اصل عربی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شروع کیا جاسکتا ہے اور اگر روزانہ ایک دو گھنٹہ بھی کام کیا جائے تو چھ مہینے میں پورے قرآن مجید کا ترجمہ ضروری تفسیر و تشریح کے ساتھ ختم ہوجاتا ہے۔ اسکے ساتھ ترجمہ و انشاء کا کام ہوتا رہتا ہے۔ اس مدت میں اصول و قواعد کی مشق اور روزمرہ کی عام زبان سے بھی خاصی واقفیت ہوجاتی ہے اسکے بعد حدیث، فقہ اور تاریخ کی متوسط درجہ کی غیر معرب کتابیں آسانی سے پڑھی اور سمجھی جاسکتی

یہ انقلاب جس وسعت اور سرعت سے ہوا اس پر تاریخ کو آج تک حیرت ہے ہے۔ لوگ متعجب ہیں کہ اتنی عظیم الشان تبدیلی گنتی کے چند برسوں میں کیونکر ہو گئی۔ مدرخین و مفکرین کی عقدہ کشائی کا حاصل یہ ہے کہ صرف قرآن مجید کی معجزانہ تعلیم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اثر آفریں شخصیت تھی جس نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ عرب کے رہزن دین کے پاسبان بن گئے۔ ان کی زبانیں جبریل امین کے راز فاش کرنے لگیں۔ وحشت و بربریت کے مدعیوں نے تہذیب و تمدن کا علم سنبھالا۔ جہالت کے متوالوں نے علم کی شمع روشن کی، کم ہمتوں نے سکت محسوس کی۔ کمزوروں میں توانائی آئی۔ مجبور رہبر کو مٹانے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مظلوموں نے ظلم کی بنیادیں ڈھا دینے کا عزم کر لیا۔ بادیہ نشین صحراؤں سے نکل کر آبادیوں میں پہونچے۔ جہانگیری کے حوصلوں نے ملوکیت و شہنشاہی کے تخت اُلٹ دیے اور عرب کے مفلس اور قلاش دم کے دم میں جہانبان و جہاں آرا ہو گئے۔ ویرانے ان کے فیض سے آباد اور آبادیاں گلزار ہو گئیں رضی اللہ عنہم۔

جبتک قرآن مجید مسلمانوں کا دستور حیات اور صاحب قرآن علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت انکا محور عمل رہی وہ برابر ترقی کی منزلیں طے کرتے رہے اللہ کی غلامی نے انھیں سارے جہان کا آقا بنا دیا اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی کفش برداری نے ساری دنیا کو اُن کے قدموں پر ڈال دیا لیکن جب سے یہ رشتہ ٹوٹا سارا عالم ان سے چھوٹا نسوا اللہ فنسیھم وہ خدا کو بھول گئے خدا نے انھیں بھلا دیا۔ اب اگر پھر عزت و شرف کی خواہش اور سربلندی و سرفرازی کی آرزو ہے تو پھر اسی ٹوٹے ہوئے

سلسلہ میں چند باتیں قابل توجہ ہیں :۔

اس طریقۂ تعلیم کی غرض یہ ہے کہ :۔

(ا) قواعد وضوابط کی فنی پیچیدگیوں کو کم سے کمتر کیا جائے ۔

(ب) قرآن مجید کو تعلیم کا مرکز بنایا جائے ۔

(ج) قرآن مجید کے ساتھ ساتھ عام عربی زبان سے بھی واقفیت بہم پہونچائی جائے تاکہ دوسری عربی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا جا سکے ۔

اس بنا پر آپ آئندہ اوراق میں ملاحظہ کریں گے کہ قرآن مجید کے ساتھ عربی اور اُردو ترجمے بھی شامل کیے گئے ہیں، ہم چاہتے تھے کہ ترجمہ کے لیے صرف دینی اور اخلاقی مضامین پیش کیے جائیں لیکن بار بار تجربہ کرنے کے بعد یہی نظر آیا کہ ابتدائی منزل میں حکایات سے زیادہ آسانی کسی اور عبارت میں نہیں ہو سکتی اسلیے پہلے زیادہ تر آسان اور مشہور اخلاقی قصے دیے گئے ہیں تاکہ ترجمہ میں قیاس سے مدد ملے۔ عربی عبارتوں پر اعراب لگانے کا کام اسلیے ضروری سمجھا گیا کہ اس طرح رفتہ رفتہ نحوی اور صرفی قاعدوں کی عملی مشق اور نئے قاعدوں سے تعارف ہوتا جائے گا۔ اسی طرح ہر مصدر کے ساتھ اسکے چند ضروری صیغے بھی لکھ دیے گئے ہیں تاکہ فعل کی مختلف صورتوں سے ذہن مانوس ہو جائے اور آئندہ کتاب میں قاعدوں کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ ہمارے تجربہ میں یہ طریقہ بہت مفید ثابت ہوا ہے امید ہے کہ دوسرے اصحاب بھی اسے مفید پائیں گے اگر کسی جگہ کسی صاحب کو کوئی الجھن محسوس ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں اس سلسلہ سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ اتنی عربی ضرور آجائے کہ حدیث شریف تفسیر فقہ اور تاریخ اسلام کی کتابیں کم از کم ضرور سمجھی جا سکیں۔ اس کتاب کے ساتھ

ہیں، ہمارا یہ بیان محض ظن اور تخمین کی بنا پر نہیں ہے بلکہ بارہ تیرہ برس کے مسلسل اور کامیاب تجربہ کے بعد ہم یہ رائے ظاہر کر رہے ہیں اس طویل عرصہ میں معمولی اردو داں سے لیکر اعلےٰ درجہ کے جدید تعلیم یافتہ اصحاب کے ساتھ کام کا موقع ملا مگر خدا کے فضل سے کہیں بھی ہمیں ناکامی نہیں ہوئی۔ اس اطمینان بخش تجربہ کے بعد ہم مسلمانوں کو عام دعوت دے رہے ہیں اور اُن سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ تھوڑا سا وقت نکالکر چند دن تجربہ کریں پھر انشاء اللہ دس ہی پندرہ دن میں انھیں خود نظر آجائے گا کہ عربی زبان کس قدر آسان ہے اور اللہ کی کتاب کس آسانی سے پڑھی اور سمجھی جا سکتی ہے جو لوگ یہ تجربہ کرنا چاہیں ادارہ "تعلیمات اسلام" (نمبر ۳۸۔ امین آباد پارک، لکھنؤ) کے کارکن انھیں ہر قسم کی سہولت بہم پہونچانے کے لیے تیار رہیں۔

ادارہ کی جانب سے ابتدائی دس اسباق کا مجموعہ کئی مہینے ہوئے شائع ہو چکا ہے ان اسباق کو عام طور سے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا اور لکھنؤ سے باہر بھی مختلف مقامات پر اسی طریقہ سے قرآن مجید اور عربی زبان کی تعلیم شروع ہو گئی، بیرونجات کے بہت سے اصحاب خط و کتابت سے پڑھ رہے ہیں اور ہمارا تجربہ یہ ہے کہ یہ لوگ مقامی اصحاب سے زیادہ کامیاب ہیں۔

اس منزل پر پہونچکر مناسب معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے اسباق بھی طبع کرا لئے جائیں تاکہ جو لوگ اس طرز سے کام کرنا چاہیں اُنکے سامنے ایک مرتب سلسلہ آجائے اور ہمیں بھی سہولت ہو اسی خیال کے پیش نظر سر دست پہلا پارہ شائع کیا جا رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے پارے بھی جلد جلد شائع ہوتے رہیں گے ان اسباق کے

پہلا سبق

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ
یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۠

ترجمہ کیجیے۔ الفاظ تقریباً سب "عربی زبان کے دو سبق" میں گزر چکے ہیں جو باقی رہ گئے ہیں اُن کے معانی اور ضروری تشریح درج ذیل ہے:۔

لفظ	مصدر	مادہ	معنی ماضی	مضارع	امر	نہی
اَعُوْذُ	عَوْذ	(ع و ذ)	پناہ مانگنا	عَاذَ	یَعُوْذُ	عُذْ	لَا تَعُذْ
رَجِیْم	رَجْم	(ر ج م)	لعنت کرنا	رَجَمَ	یَرْجُمُ	اُرْجُمْ	لَا تَرْجُمْ

اِسْم نام[1]

الرحمٰن الرحیم - بڑا مہربان۔ نہایت رحم والا۔

نَسْتَعِیْنُ - اِسْتِعَانَۃ (ع و ن) مدد چاہنا - اِسْتَعَانَ یَسْتَعِیْنُ اِسْتَعِنْ لَا تَسْتَعِنْ

اِهْدِ - هِدَایَۃ (ہ د ی) راہ دکھانا - هَدٰی یَهْدِیْ اِهْدِ لَا تَهْدِ

---

[1] بسم اللہ میں سب سے پہلے ابدأ یا اشرع یعنی میں شروع کرتا ہوں محذوف ہوتا ہے جسے ترجمہ کرتے وقت ظاہر کر دینا چاہیے ۱۲

مطالعہ والے کے طور پر آسان عربی کتابیں مثلاً قصص النبیین، حکایات للاطفال وغیرہ ضرور پڑھی جائیں تاکہ مطالعہ میں قوت پیدا ہو۔ مشکل الفاظ کے معانی اسی جگہ لکھ دیے گئے ہیں۔ قرآن مجید میں نئے الفاظ کے معانی کے ساتھ پہلے مصدر، مادہ اور ضروری صیغے بھی لکھ دیے گئے ہیں بعد میں پھر صفحہ کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے تاکہ استعمال میں آسانی ہو، مادہ کا ذکر اسلیے ضروری تھا کہ اسکے بغیر لغت نہیں دیکھا جا سکتا، مثلاً اگر آپ کو اقامۃ کے معنی معلوم کرنا ہیں تو پہلے آپ کو اسکا مادہ (ق و م) نکالنا پڑے گا تب اقامۃ کے معنی معلوم ہونگے۔ ترجمے اور یہ ساری تفصیلات اُن لوگوں کیلیے ہیں جو قرآن مجید کے ساتھ عام عربی استعداد بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں باقی جو صاحبان صرف قرآن مجید ہی سمجھنا چاہتے ہیں اُن کے لیے عربی زبان کے دس سبق کے بعد صرف قرآن مجید کے نئے الفاظ کے معانی معلوم کرنے ضروری ہیں اس کے علاوہ انھیں اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ایسے اصحاب باقی چیزوں کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔

خدا سے دعا ہے کہ وہ اس ناچیز کوشش کو قبول فرمائے اور ان اوراق کے مرتب و ادارہ کے دوسرے کارکنوں اور رفیقوں کو حسن نیت اور حسن عمل کی توفیق بخشے اور دنیا و آخرت میں فلاح یاب و کامگار فرمائے۔

۲۰ رجون ۱۹۴۷ء

عبد السلام قدوائی ندوی
خادم ادارۂ تعلیمات اسلام
نمبر ۳۸ - امین آباد پارک لکھنؤ

کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو مزید کشش کا باعث ہوتے ہیں اس کے
ساتھ العٰلمین کا لفظ شفقت و ربوبیت کا عالمگیر تصور پیدا کرتا ہے پھر
الرحمٰن الرحیم کے الفاظ سے رحمتوں اور مہربانیوں کے بے پایاں جلوے
نظر آتے ہیں اور دل میں تعلق و گرویدگی کی بنیادیں مستحکم ہو جاتی ہیں اس
منزل پر پہونچکر مالک یوم الدین کا تصور محبت کے بڑھتے ہوئے جذبات
میں ادب کا اعتدال پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مالکیت، اسکے بے لاگ
عدل و انصاف، اعمال کی مکمل جزا اور قیامت کے ہولناک مناظر سامنے آتے
ہیں۔ دل میں کپکپی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بے اختیار لرزنے لگتا ہے اس موقع
پر زبان بندگی کا اقرار کرتی ہے اور اعانت کی خواستگار ہوتی ہے لیکن
اس طرح کہ ہر قسم کی شرک و بت پرستی کی بنیادیں اکھڑ جاتی ہیں اور تمام
غیر الٰہی سہاروں کی جڑیں کٹ جاتی ہیں۔ مومن خدا کا دامن تھام کر تمام
سہاروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور ایک آقا کے آستانہ پر سر جھکا کر
سارے عالم کے سامنے سربلند ہو جاتا ہے استعانت کے لفظ سے دعا کی
جانب رہنمائی ہوتی ہے اور بندہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی درخواست
کرتا ہے اس موقع پر اللہ کے پاک بندوں کا ذکر آتا ہے تاکہ ہدایت کی
عملی مثالیں نگاہوں کے سامنے آجائیں اور انسانیت کے یہ مکمل نمونے
نوع انسانی کی رہنمائی کا باعث ہوں۔ اسی کے ساتھ دوسرا رخ
واضح کرنے کیلیے گمراہ اور مغضوب اشخاص کی راہ سے بچنے کی درخواست
ہوتی ہے جن کی بداعمالیوں اور اُن کے دردناک انجام کے ذکر سے سارا

اَلَّذِیْنَ - وہ لوگ جو - ایک کے لیے اَلَّذِیْ دو کیلیے اَلَّذَانِ مونث کیلیے اَلَّتِیْ اَلَّتَانِ اَلَّتِیْ
اَنْعَمْتَ - اِنْعَام (ن ع م) بخشش کرنا - اَنْعَمَ یُنْعِمُ اَنْعِمْ لَا تُنْعِمْ -
ضَالَّ (گمراہ) ضَلَالَۃ (ض ل ل) گمراہ ہونا - ضَلَّ یَضِلُّ اِضْلِلْ لَا تُضْلِلْ

تشریح :-

اس سورت سے قرآن مجید کا آغاز ہوتا ہے اسلیے فاتحۃ الکتاب (کتاب کی کھولنے والی) یا سورۂ فاتحہ کہتے ہیں - اسے اللہ تعالیٰ نے بندوں کی زبان میں نازل فرمایا ہے تاکہ وہ اسکے ذریعہ خدا کے حضور میں دعا و مناجات کریں چونکہ اس سورہ میں سارے قرآن مجید کے مطالب کا خلاصہ ہے اس لیے اسے ام القرآن بھی کہتے ہیں اسی وجہ سے یہ ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے تاکہ روزانہ بار بار مطالب قرآنی اور تعلیمات الٰہی کا نقشہ مسلمانوں کے سامنے کھنچ جایا کرے اور وہ ان چند مختصر فقروں میں ارشادات ربانی کی ایسی جھلک دیکھ سکیں جس سے اصول اسلام ان کے ذہن میں جم جائیں -

سورہ کا آغاز الحمد سے ہوتا ہے - حمد صفت کمال کو کہتے ہیں - اُردو میں اسکا ترجمہ خوبی اور تعریف کیا جاتا ہے ال کے آنے سے تعریف کی تمام صورتوں کا احاطہ ہوگیا اور الحمد کا مطلب ہوا ہر قسم کی تعریف - تمام تعریفیں اس طرح صرف ایک لفظ نے خدا کی ذات کو ہر قسم کی خوبیوں کا مرکز بنا دیا - ذات الٰہی کی یہ محمودیت پڑھنے والے کیلیے گرویدگی کا باعث ہوتی ہے اور دل بے اختیار اس کی طرف مائل ہوتا ہے آگے بڑھکر رب کے لفظ سے ربوبیت (پروردش) کی جانب اشارہ ہوتا ہے اور دل میں محبت کے ساتھ احسانمندی

سلہ دونوں لاموں کو ملا کر بھی کہہ سکتے ہیں - ضَلِّ - لَا تُضِلِّ

عطیتك لائقة ببابك۔ فانا اجعل بابك لائقا بعطیتك۔
(تفسیر کبیر)

(ج) عربی میں ترجمہ کیجیے :۔

اللہ نے مسلمانوں پر انعام کیا۔ اس نے انھیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت کی اور انھیں آگ کے عذاب سے بچالیا۔ تم شیطان کو نہ پوجو اپنے رب سے مدد چاہو۔ وہ جنت کی طرف تمھاری رہنمائی کرے گا۔ ہم نے اللہ سے پناہ مانگی۔ میں کل جامع مسجد کی طرف گیا۔ دوپہر کے بعد امام منبر پر چڑھا اور لوگوں کے سامنے تقریر کی۔ انھوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے مشرک اللہ کا دشمن ہے اور مومن اسکا دوست ہے۔ اللہ کے دوستوں کے ساتھ رہو اور شیطان کے دوستوں کو چھوڑ دو بیشک وہ تمھارا دشمن ہے۔

الفاظ کے معانی

بچانا۔ اِنْقَاذ مثل اِنْعَام منہ	چڑھنا۔ صَعِدَ یَصْعَدُ۔
دوپہر۔ نِصْفُ النَّهَار۔	قسم کھانا۔ اِقْسَام۔ (صیغے مثل اِنْعَامٌ کے ہونگے) صلہ ب آتا ہے
تقریر کرنا۔ خَطَبَ یَخْطُبُ۔	کسی۔ اَحَد۔
شریک کرنا۔ اِشْرَاك (صلہ ب ہے)	لوگ۔ النَّاس۔
دوست۔ وَلِی جمع اَوْلِیَاء	اَمام۔ سامنے۔
چھوڑ دینا۔ خَذَلَ یَخْذُلُ۔	

قرآن بھرا پڑا ہے۔ آگے قرآن مجید میں بنی اسرائیل کا تذکرہ تفصیل سے گذرے گا اور یہود کی مغضوبیت اور نصاریٰ کی گمراہی کے مفصل واقعات سامنے آئیں گے تاکہ مسلمان ضلالت اور مغضوبیت کی راہ سے بچ سکیں۔

(۱) اردو میں ترجمہ کیجیے:۔

عُذْتَ - عُذْتُ - اِسْتَعَنْتَ - اِسْتَعَنَّ - عُوْذُوْا - اِسْتَعِيْنُوْا يَعُذْنَ - آنِمُوْا - لَا تُنْعِمُوْا - يُنْعِمْنَ - هَدَيْتُ - تَهْدُوْنَ آنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْنَا - هَدَيْتُ النَّاسَ اِلَى الْاِسْلَامِ - ضَلَلْنَ عَنِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ - اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِكُمْ - لَا تَهْدِ مَنْ ضَلَّ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَهْدِيْهِ اِلَى النَّارِ۔

(ب) مندرجۂ ذیل آسان حکایت کا اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے۔ الفاظ کے مصدری معانی ان کے نیچے درج ہیں۔ آپ صیغوں کے مطابق ترجمہ کیجیے:۔

اِنَّ سائلا وقف علی باب رفیع فسال شیئا فاُعطِیَ قلیلا فجاء فی الیوم الثانی بفأس واخذ یخرب الباب فخرج صاحب البیت وقال لِمَ تفعل هذا فقال انك ما جعلت

سلہ ترمذی میں حضرت عدی ابن حاتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ الیہود مغضوب والنصاریٰ ضلال ۱۲

مقصود ہوتا ہے۔ لَا رَیْبَ کے معنی ہیں کسی قسم کا شک نہیں ہے اسے قواعد (گرامر) کی اصطلاح میں لائے نفی جنس کہتے ہیں۔

ھدایت۔ کے دو معنی ہیں (۱) راہ دکھانا (۲) منزل مقصود تک پہونچانا۔ یہاں دوسرے معنی مراد ہیں۔ پہلے معنی کے اعتبار سے قرآن ھُدًی لِّلنَّاسِ ہے اور ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ہے اور دوسرے معنی کے اعتبار سے ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔

لفظ	مصدر	مادہ	معنی	ماضی	مضارع	امر	نہی
یُؤْمِنُوْنَ	اِیْمَان	(ا م ن)	ایمان لانا	اٰمَنَ	یُؤْمِنُ	اٰمِنْ	لَا تُؤْمِنْ
یُقِیْمُوْنَ	اِقَامَۃ	(ق و م)	قائم کرنا	اَقَامَ	یُقِیْمُ	اَقِمْ	لَا تُقِمْ

مِمَّا۔ مرکب ہے مِنْ (سے) اور مَا (وہ چیز جو) سے یعنی اُس چیز سے جو۔

یُنْفِقُوْنَ	اِنْفَاق	(ن ف ق)	خرچ کرنا	سارے صیغے اِنْعَام کی طرح ہیں۔

بِمَا۔ مرکب ہے ب (ساتھ) ما (وہ چیز جو) یعنی اسکے ساتھ جو یا اس پر جو۔

اُنْزِلَ۔ مصدر اِنْزَال (اُتارنا) بروزن اِنْفَاق۔ اِنْعَام ماضی مجہول ہے۔

یُوْقِنُوْنَ	اِیْقَان	(ی ق ن)	یقین کرنا	سارے صیغے ایمان کی طرح آئیں گے۔ اَیْقَنَ۔ یُوْقِنُ۔ اَیْقِنْ۔ لَا تُوْقِنْ۔

اُولٰٓئِکَ۔ وہ سب۔

مُفْلِحُوْنَ	اِفْلَاح	(ف ل ح)	(کامیاب ہونا) کا اسم فاعل جمع ہے یعنے کامیاب ہونے والے۔ صیغے مثل اِنعام (صلہ) آئیں گے۔

دوسرا سبق

(۱) قرآن مجید :-

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے

الٓمّٓ۔ مختلف سورتوں کے شروع میں اس قسم کے حروف آئے ہیں یہ حروف مقطعات کہلاتے ہیں ان کے معانی کسی کو معلوم نہیں اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کی کیا مراد ہے۔

ذٰلِكَ۔ یہ اشارہ بعید ہے اردو میں اسکا ترجمہ وہ ہونا چاہیے لیکن اس موقع پر یہ ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ تا یعنی قرآن مجید کی عظمت کی جانب اشارہ ہو تعظیم کے موقع پر اردو میں بھی قریب کے بجائے اشارۂ بعید استعمال کیا جاتا ہے جیسے کسی بڑے یا بزرگ شخص کو مخاطب کرتے وقت ایں جناب کے بجائے آں جناب کہتے ہیں۔

رَيْبَ کے معنی شک تو آپ "دس سبق" میں پڑھ چکے ہیں یہاں اتنا اور یاد رکھیے کہ لا کے بعد جب کسی اسم پر زبر ہو تو اس کی پوری قسم کا انکار

وانتم لا یغلبکم احد وان تفرقتم واختلفتم
سھل علی عدوکم ان یتغلب علیکم۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

اس خدا پر ایمان لاؤ جس نے تمھیں عزت دی۔ اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔ والدین کے ساتھ نیکی کرو۔ انھوں نے اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔ بیشک اللہ اپنے دین کو غالب کرے گا۔ پہلی صدی میں مسلمانوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کی۔ اللہ نے اُن کی مدد کی۔ انھوں نے ملکوں کو فتح کیا۔ لوگ اللہ کے دین میں داخل ہوئے۔ آج کل انھوں نے اللہ کے عہد کو توڑ دیا۔ اللہ نے انھیں چھوڑ دیا۔ ان کے لیے نہ عزت ہے نہ شرف۔ اے مسلمانو! اللہ سے توبہ کرو اور نیک کام کرو تاکہ وہ تمھارے گناہ معاف کرے اور تم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو۔

الفاظ کے معانی

عزت دینا۔ اکرام مثل انعام	صدی۔ قَرْن جمع قُرُوْن
نیکی کرنا۔ اِحسان ء ء ء	چھوڑنا۔ ترک۔ خذل۔
توڑنا۔ نَقَضَ یَنْقُضُ	توبہ کرنا۔ تاب۔ اِلیٰ (تمام صیغے مثل عاد یعود)
عزت۔ عِزّ	گناہ۔ ذَنْب جمع ذُنُوْب
غالب کرنا۔ اِظْھَار (مثل اِنْعَام)	معاف کرنا۔ غَفَرَ یَغْفِرُ

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے :۔

اٰمَنَتْ ۔ نُوْقِنُ ۔ اَقَمْتُمْ ۔ يُقِيْمُنَ ۔ اَنْفِقُوْا ۔ اٰمِنُوْا ۔ اَفْلَحْنَا ۔ اَيْقَنْتَ ۔ مُؤْمِنٌ ۔ مُوْقِنٌ ۔ مُنْزِلٌ ۔ مُنْزَلٌ[1] مُفْلِحٌ ۔ مُنْفِقٌ ۔ مُنْفَقٌ ۔ اٰمَنَّا ۔ يُؤْمِنَّ ۔ اَنْفَقْتَ ۔ اِنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رُزِقُوْا ۔ اِنَّهُمْ اَيْقَنُوْا بِمَا وَعَدَهُمُ اللّٰهُ فَاَفْلَحُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔

ب۔ مندرجۂ ذیل حکایت کا ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

كان لرجل سبعة (سات) اولاد وكان يحبهم حبا كثيرا فلما مرض مرض الموت اراد ان ينصحهم نصيحة فجمعهم يوما واحضر (منگوانا) لهم حزمة (گٹھا) من العصي (ڈنڈے) واعطاها لاكبرهم سنا وطلب (فرمائش کرنا) اليه ان يكسرها (توڑنا) فحاول (قصد کرنا) كسرها بكل قوته ولكن ما قدر عليه فاخذها منه واعطاها للثاني (دوسرا) فالثالث (تیسرا) فالرابع فالخامس فالسادس فالسابع ولكن ما استطاع (استطاعت رکھنا) احد منهم كسرها بعد ذلك تناول الاب الحزمة وحل (کھولنا) العصي واعطى كل واحد من اولاده عصا (لینا) وطلب اليه كسرها فكسرها مع السهولة فقال لهم يا اولادي انتم مثل هذه الحزمة ان اجتمعتم

---

[1] آخری حرف سے پہلے والے حرف پر زیر اسم فاعل کی اور زبر اسم مفعول کی علامت ہے
اِفلاح ۔ اِنفاق ۔ اِیمان کا وزن اِفعال ہے ۱۲

مضارع کا آخری حرف ساکن ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی یاد رکھیے کہ یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ کے علاوہ مضارع کے آخر کے تمام نون گر جاتے ہیں مثلاً یَفْعَلَانِ سے لَمْ یَفْعَلَا یَفْعَلُوْنَ سے لَمْ یَفْعَلُوْا۔ تَفْعَلِیْنَ سے لَمْ تَفْعَلِیْ وغیرہ وغیرہ۔ ہاں ایک بات اور قابل ذکر ہے مضارع کے آخر یا درمیان میں اگر حروف علت و۔ ا۔ ی میں سے کوئی حرف ہوگا تو وہ لَمْ کے آنے سے گر جائے گا مثلاً یَھْدِیْ سے لَمْ یَھْدِ۔ یَرْضٰی سے لَمْ یَرْضَ۔ یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ اَعُوْذُ سے لَمْ اَعُذْ۔ نَسْتَعِیْنُ سے لَمْ نَسْتَعِنْ۔ یُقِیْمُ سے لَمْ یُقِمْ۔

اَنْذَرْتَ۔ اِنْذَار (ن ذ ر) ڈرانا۔ صیغے اِنعام، انفاق کی طرح آئیں گے۔

تشریح :—

جب کوئی دعوت حق شروع ہوتی ہے تو عموماً لوگوں کی تین جماعتیں ہو جاتی ہیں۔ کچھ لوگ اُسے مانتے ہیں کچھ انکار کرتے ہیں۔ اور کچھ زبان سے اقرار مگر دل سے انکار کرتے ہیں چنانچہ دعوت اسلام کے آغاز میں بھی اس طرح کی تین جماعتیں تھیں قرآن مجید کی اصطلاح میں پہلی قسم کے لوگ مومن دوسری قسم کے کافر اور تیسری قسم کے منافق کہلاتے ہیں آگے سے

تیسرا سبق

(۱) قرآن مجید

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ
أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ
قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ
غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے:—

سَوَاءٌ - برابر۔
أَ - کیا - آیا؟
أَمْ - یا۔
لَمْ - یہ لفظ مضارع کے شروع میں آتا ہے اور اُسے ماضی منفی (PAST NEGATIVE) یا انکاری کے معنی میں کر دیتا ہے مثلاً یَفْعَلُ کے معنی ہیں وہ کرتا ہے یا کرے گا لَمْ داخل ہونے کے بعد لَمْ یَفْعَلْ کے معنی ہوں گے اُس نے نہیں کیا اسی طرح لَمْ یَذْهَبْ وہ نہیں گیا۔ لَمْ یَقْرَءْ اُس نے نہیں پڑھا۔ یہ تو معنوی فرق تھا لَمْ کی وجہ سے کچھ لفظی تغیر بھی ہوتا ہے مثلاً یہ تو آپ اوپر دیکھ ہی چکے ہیں کہ لَمْ کی وجہ سے

مَرَّ مَلِكٌ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرِ السِّنِّ وَهُوَ يَغْرِسُ الْاَشْجَارَ
گزرنا بادشاہ بوڑھا لگانا
فَوَقَفَ الْمَلِكُ بِرَهْبَةٍ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا الشَّيْخُ اَلَيْسَ هٰذَا
ڈر اور
اَوَانُ غَرْسِكَ الْاَشْجَارَ فَاِنَّكَ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ
کنارہ گڑھا
الْمَوْتِ فَقَالَ الشَّيْخُ غَرَسْتُ يَا مَوْلَايَ اٰبَاءَنَا فَاَكَلْنَا
فَهٰكَذَا اَنَا اَغْرِسُ لِيَاْكُلَ اَوْلَادِيْ فَفَرِحَ الْمَلِكُ وَ
اَجَازَهٗ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ اَثْمَرَتِ
انعام دینا ہزار پھل دینا
الْاَشْجَارُ وَاِنَّا مَا فَرَغْتُ مِنْ غَرْسِهَا فَزَادَهٗ ذٰلِكَ
زیادہ کرنا
الْمَلِكُ سُرُوْرًا وَاَعْطَاهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ اُخْرٰى فَقَالَ
دوسرے
الشَّيْخُ كُلُّ شَجَرَةٍ تُثْمِرُ فِي الْعَامِ مَرَّةً وَشَجَرِيْ
اَثْمَرَ فِيْ لَحْظَةٍ مَرَّتَيْنِ -

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

ایک مسلمان نے اپنے شہر کے لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا۔ انھوں نے اس کی بات نہیں سنی۔ اس نے انھیں دوسری مرتبہ نصیحت کی۔ اس مرتبہ انھوں نے اس کی بات سُنی اور اُس کی نصیحت قبول کی۔ وہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے۔ اللہ نے اُن کے تمام گناہ بخش دیے اور اُن پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوئے۔

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک اہل ایمان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ اب اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سے عَذَابٌ عَظِیْمٌ تک کافروں کا ذکر ہے اور مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ سے دوسرے رکوع کے آخر تک منافقوں کا بیان ہے۔

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ الخ سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو زبردستی ایمان سے محروم رکھا بلکہ اس سے ان کی اس شدید سرکشانہ اور معاندانہ حالت کا اظہار مقصود ہے جس کے بعد ایمان یا قبول حق کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا۔ اس بیان واقعہ کا مقصد یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کی اس صورت حال سے باخبر کیا جائے تاکہ آپ کی تبلیغی کوششیں بے محل نہ صرف ہوں بلکہ ان معاندین حق پر قوتیں صرف کرنے کے بجائے نصیحت پذیر افراد کی اصلاح و تربیت کی جانب متوجہ ہوں۔

(۲) اردو میں ترجمہ کیجیے :-

اَنْذَرْتُ۔ اَنْذِرُوْا۔ خُتِمُوْا عَلٰی قُلُوْبِہِمْ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَاءٌ عَلَیْہِمْ اَنْذَرْتَہُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ اِنَّہُمْ اُخِذُوْا وَقُتِلُوْا وَاُدْخِلُوْا نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ وَّسَقَرَ۔

ب۔ ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

[412

حسب ذیل ہے :-

مَنْ - وہ شخص جو۔ یہ لفظ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

وَ - اس حالت میں۔ حالانکہ۔

یُخَادِعُوْنَ۔ مُخَادَعَۃٌ (خ د ع) دھوکہ بازی کرنا۔ خَادَعَ۔ یُخَادِعُ خَادِعٌ۔ لَا تُخَادِعْ۔

یَخْدَعُوْنَ۔ خَدْعٌ۔ (خ د ع) دھوکہ دینا۔ تمام صیغے فَعَلَ یَفْعَلُ کی طرح آئیں گے۔

زَادَ۔ زِیَادَۃٌ (ز ی د) بڑھانا زَادَ۔ یَزِیْدُ۔ زِدْ۔ لَا تَزِدْ۔

اِذَا۔ اور جب کے معنی کے تمام الفاظ کے بعد ماضی عموماً مضارع کے معنی میں ہو جاتی ہے مثلاً یہاں قِیْلَ قَالَ کا ماضی مجہول (PAST PASSIVE) ہے جس کا ترجمہ کہا گیا ہوتا لیکن اِذَا کے بعد ہونے کی وجہ سے مضارع مجہول کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور ترجمہ ہوتا ہے۔ جب کہا جاتا ہے۔

کَمَا۔ جیسے ——— اِنَّمَا۔ صرف۔

اَلَا۔ خبردار۔ ہوشیار۔ خوب سمجھ لو۔ یہ لفظ مخاطب کے ذہن کو متوجہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :-

یَزِدْنَ۔ زِدْتَ۔ زِیْدُوْا۔ لَا تَزِیْدِیْ۔ مُخَادِعٌ۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ مَا زِدْتَنَا اِلَّا اِیْمَانًا۔ لَا تُخَادِعُوْا مُؤْمِنًا۔ مَنْ یَخْدَعْ یُخْدَعْ۔ اَلَا اِنَّ مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ۔

الفاظ کے معانی

لوگ۔ اھل۔	بار۔ مرتبہ۔ مرّۃ۔
قبول کرنا۔ قَبِلَ یَقْبَلُ۔	دوسری۔ ثانیۃ۔ اُخریٰ
نصیحت۔ نصح۔	بخشنا۔ غَفَرَ یَغْفِرُ۔

چوتھا سبق

(۱) قرآن مجید :-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح

کاغذ کے ٹکڑے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی اور اپنے لڑکے سے کہا کہ اس پرزہ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔ اس سے کہا گیا اس میں تیرے لیے کون سا فائدہ ہے اُس نے جواب دیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ سے کہوں گا اے میرے رب تو نے کتاب بھیجی جس کا عنوان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تھا پس آج مجھ سے اپنی کتاب کے عنوان کا معاملہ کر۔

الفاظ کے معانی

بستی۔ قَرْیَۃٌ	گڑگڑانا۔ تَضَرُّع۔
مرنا۔ مَوْت (تمام صیغے مثل عَاذَ یَعُوْذُ دیکھو)	قریب ہونا۔ قَرُبَ یَقْرُبُ۔ حَانَ یَحِیْنُ
کون سا۔ اَیّ۔	رجوع ہونا۔ توبہ کرنا۔ تَابَ یَتُوْبُ۔
بھیجنا۔ اِرْسَال۔ بَعْث۔	گواہ رہنا۔ شَہِدَ۔ یَشْہَدُ
عنوان۔ عنوان۔	جواب دینا۔ اَجَابَ۔ یُجِیْبُ۔ (مثل اَقَامَ۔ یُقِیْمُ)
ٹکڑا۔ پُرزہ۔ قِطْعَۃ	معاملہ کرنا۔ مُعَامَلَۃٌ (مثل مُخَادَعَۃ ۲۳)

قواعد:۔

اس حالت میں یا اسی طرح کے وہ الفاظ جن سے حالت کا اظہار ہوتا ہے قواعد (گرامر) کی اصطلاح میں حال کہلاتے ہیں ان کے استعمال کا ایک سادہ طریقہ تو وہی ہے جو آپ دماھم بمومنین میں دیکھ چکے ہیں کہ صرف واؤ سے حالت کا مفہوم پیدا کر لیا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسم فاعل یا اسم مفعول کو زبر کے ساتھ لاتے ہیں مثلاً محمود سوار ہو کر آیا

اَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ مَا شَعُرَ ۔

ب ۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

ان انوشروانَ خرج یوما للصید فانفرد عن اصحابہ
شکار الگ ہو جانا
فرای صیدا فتبعہ حتے بُعِدَ عن عسکرہ وغلب علیہ
پیچھا کرنا دور ہونا
العطش فدخل بستانا وقال لحارسہ اَعطِنی رمانۃ
پیاس چوکیدار انار
واحدۃ فاعطاہ رُمّانۃ فشقّہا واخرج حبّہا وعصرہا
پھاڑنا دانہ نچوڑنا
فخرج منہ ماء کثیر فشربہ واعجبہ ذلک الرمان
فعزم ان یاخذ ذلک البستان من مالکہ ثم قال
ارادہ کرنا
للحارس اعطنی رمانۃ اخری فاعطاہ ولکن خرج
منہا ماء قلیل فقال ایہا الحارس لِمَا صار الرمان
ہو گیا
ھکذا فقال لعلّ ملک البلد عزم علے الظلم
شاید
فلِاَجْلِ شوم ظلمہ صار الرمان ھکذا فتاب
سبب نحوست
انوشروان فی قلبہ عن ذلک الظلم ثم شقّ رمانۃ
اخری فوجدھا مثل الاولی او اطیبَ منہا ۔
(المستطرف)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :۔

کسی بستی میں ایک عبادت گزار آدمی رہتا تھا ۔ جب اُس کی موت کا وقت قریب ہوا تو وہ اللہ کی طرف رجوع ہوا اور گڑگڑایا ۔ اس کے بعد اُس نے لوگوں سے کہا گواہ رہو میں اس حالت میں مرتا ہوں کہ میں مومن ہوں ۔ پھر اُس نے

خَلَوْا خَلْوَةٌ (خ ل و) تنہائی میں ہونا خَلَا یَخْلُوْ اُخْلُ لَا تَخْلُ۔
یَسْتَهْزِءُوْنَ۔ اِسْتِهْزَاءٌ (ہ ز ء) مذاق اُڑانا۔ اِسْتَهْزَءَ
یَسْتَهْزِئُ۔ اِسْتَهْزِئْ۔ لَا تَسْتَهْزِئْ۔
یَمُدُّ۔ مَدٌّ۔ (م د د) ڈھیل دینا مَدَّ یَمُدُّ۔ اُمْدُدْ لَا تَمْدُدْ[1]
اِشْتَرَوُا۔ اِشْتِرَاءٌ (ش ر ی) خریدنا اِشْتَرٰی۔ یَشْتَرِیْ۔ اِشْتَرِ لَا تَشْتَرِ
مُهْتَدِیْنَ۔ ہدایت پانیوالے۔ اسکا مصدر اِهْتِدَاء (مثل اِشْتِرَاء) ہے۔

تشریح:-

شیاطین سے مراد ان کے شیطان سیرت ساتھی ہیں۔
اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ الخ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ (معاذ اللہ) خدا ان کا مذاق اڑاتا ہے یا اُن سے مسخرہ پن کرتا ہے بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا ان کے مذاق کا جواب دیتا ہے یعنی اُن کے مذاق کو اُنھیں پر اُلٹ دیتا ہے۔ اُردو زبان میں بھی یہ محاورہ اس طرح رائج ہے مثلاً جب کسی شخص کی بات کا پورا پورا اور زوردار رد مقصود ہوتا ہے تو اُسی کے لفظ کو اس کے لیے دُہرا دیتے ہیں مثلاً کوئی شخص کسی سے کہتا ہے کہ آپ بیوقوف ہیں تو اُس کے جواب میں وہ فوراً کہتا ہے کہ آپ خود بیوقوف ہیں۔ بعض اوقات جواب دینے کے لیے اور سنگین الفاظ موجود ہوتے ہیں لیکن مکمل اور ترکی بترکی جواب کے موقع پر وہی لفظ دُہرایا جاتا ہے۔ اسی کو کہتے ہیں "میاں کا جوتا میاں کے سر"

---

[1] دونوں والوں کو ملا کر تشدید کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

جَاءَ مَحْمُوْدٌ رَاكِبًا۔ میں نے بیٹھ کر لکھا۔ کَتَبْتُ جَالِسًا۔ اگر تثنیہ یا جمع ہو تو عربی زبان کے دسویں سبق میں جس طرح بتایا گیا ہے اسی کے مطابق جمع یا تثنیہ کو زبر کی حالت میں لائیں گے۔ مثلاً اوپر کی مثال میں میں نے بیٹھ کر لکھا کے بجائے یہ ہوتا کہ ان سب مردوں نے بیٹھ کر لکھا تو عربی میں یوں کہا جاتا کَتَبُوْا جَالِسِیْنَ۔

پانچواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ج وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ لا اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

لَقُوْا۔ لِقَاءٌ (ل ق ی) ملنا۔ لَقِیَ۔ یَلْقٰی۔ اِلْقَ۔ لَا تَلْقَ۔

لہ لقاء۔ خلوۃ۔ استہزاء۔ اشتراء اور مدّ کے اسم فاعل بترتیب لَاقٍ۔ خَالٍ۔ مُشْتَرٍ یا المُشْتَرِی اور مَادٌّ ہوتے ہیں ۱۲

اور قبروں کے درمیان رہتا تھا اور سوتا تھا۔ ایک مرتبہ شہر کے حاکم نے اُسے بُلایا اور پوچھا کہ تم قبرستان میں کیوں رہتے ہو۔ اُس شخص نے جواب دیا اسلیے کہ مُردے نہ بغض کرتے ہیں نہ حسد۔ امیر نے پوچھا تم کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا زندگی کہ جسکے ساتھ موت نہ ہو، شباب جس کے ساتھ درماندگی نہ ہو اور خوشی جسکے بعد غم نہ ہو۔ امیر نے کہا یہ میرے پاس نہیں ہے۔ اس شخص نے کہا میں آپ سے نہیں مانگتا ہوں بلکہ میں اُس سے مانگتا ہوں جس کے پاس وہ ہے۔

الفاظ کے معانی

بھاگنا۔ هَرَبَ۔ يَهْرُبُ	خوشی۔ سُرُور۔
زندہ۔ حَيّ۔ جمع اَحْيَاءٌ	درماندگی۔ عَجَز
قبرستان۔ مَقْبَرَة جمع مَقَابِر	پاس۔ عِنْدَ

چھٹا سبق

(۱) قرآن مجید

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّا أَضَاءَتْ
مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ
لَا يُبْصِرُونَ ۝ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝
أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ ۝

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے :۔

اِشْتَرَيْنَ ۔ لَقِيتُ ۔ خَلَوْتُمْ ۔ اُخْلُوا ۔ لَا تَلْقَيَا
مَدَدْنَا ۔ يَمْدُدْنَ ۔ تَلْقَوْنَ ۔ اِلْقَ ۔ اُخْلِيَ ۔ اِشْتَرَيَا
اِهْتَدَوْا ۔ خَلَوْا ۔ يَخْلُوْنَ ۔

ب۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

كان لقمانُ رجلاً ذا حكمة وصلاح وفي بعض الايام
انه أُسِرَ وصار عبداً لرجل غني فقال له سيّده
يوماً اذبح لي شاةً فذبح له شاة فقال ائتني
بأطيب مُضغتين فيها فاتاه باللسان والقلب فقال
اما كان فيها شئ اطيب من هذين قال لا فسكت
عنه ما سكت ثم قال له اذبح لي شاة فذبح له شاة
فقال له ألقِ اخبثها مضغتين فرمى باللسان
والقلب فقال امرتك ان تاتيني باطيبهما مضغتين
فاتيتني باللسان والقلب وامرتك ان تلقي اخبثها
مضغتين فالقيت اللسان والقلب فقال له انه
ليس شئ اطيب منهما اذا طابا ولا اخبث منهما
اذا خبُثا ۔ (البداية والنهاية)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :۔

کسی شہر میں ایک آدمی رہتا تھا وہ لوگوں سے بھاگتا تھا

یَخْطَفُ۔ خَطْفٌ۔ اُچک لے جانا۔
مَشَوْا۔ مشی (م ش ی) چلنا مَشٰی یَمْشِیْ۔ اِمْشِ لا تَمْشِ۔
شَاءَ۔ مَشِیْئَۃ (ش ی ء) چاہنا شَاءَ یَشَاءُ شَأْ لا تَشَأْ۔

تشریح:-

اوپر کی آیتوں میں منافقین کی دو مثالیں بیان کی گئی ہیں پہلی مثال میں منافقین کو اُن لوگوں سے تشبیہ دی گئی ہے جنھوں نے بیابان کی سخت تاریکی میں آگ جلائی تاکہ راہ نظر آئے جب آگ روشن ہوئی اور اُس نے گرد و پیش کو منور کر دیا تو دفعۃً آگ بجھ گئی اور وہ پھر اندھیرے میں ٹھوکریں کھانے لگے مصیبت یہ ہے کہ اس سخت تاریکی کے ساتھ یہ بہرے، گونگے اور اندھے بھی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ کسی کی سن سکتے ہیں نہ کسی سے پوچھ سکتے ہیں اور نہ خود دیکھ سکتے ہیں۔ یہی حال منافقین کا تھا کہ انھوں نے اسلام قبول کیا کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ایمان کا نور چمکا اور گرد و پیش کی ہر چیز روشن ہو گئی لیکن افسوس کہ انھوں نے پھر ایمان کے بجائے نفاق کی راہ اختیار کی دفعۃً ہدایت کا نور بجھ گیا اور کفر و انکار اور عناد و سرکشی کی تاریکیوں نے پھر راہ منزل گم کر دی۔ اب ان کے پاس نہ زبان حق گو ہے نہ گوش نصیحت نیوش اور نہ نگاہ حق شناس، غرضکہ فلاح و کامگاری کی ساری راہیں بند ہیں۔

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ
حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَكَادُ
الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ
مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ
اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

اِسْتَوْقَدَ۔ اِسْتِيْقَاد (وق د) جلانا۔ اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ۔ اِسْتَوْقِدْ۔ لَا تَسْتَوْقِدْ۔

اَضَاءَتْ۔ اِضَاءَةٌ (ض و ء) روشن کرنا۔ تمام صیغے اَقَامَ یُقِیْمُ کے مثل آتے ہیں ص۱۵۔

ذَهَبَ۔ (جانا) جب اسکے بعد بِ ہوتا ہے تو لے جانا ترجمہ ہوتا ہے۔

اَظْلَمَ اور یُبْصِرُوْنَ کے مصدر اِظْلَام اور اِبْصَار (مثل انفاق و اِنذار) افعال کے وزن پر آتے ہیں اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے (انعام کی طرح) تمام صیغے آتے ہیں۔ اِظلام کے معنی ہیں تاریکی کرنا اور اِبصار کے معنی ہیں دیکھنا۔ دونوں کے مادّے علی الترتیب (ظ ل م) اور (ب ص ر) ہیں۔

يَكَادُ۔ کَوَدَ (ک و د) قریب ہونا لَكَادَ يَكَادُ۔ كَدْ۔ لَا تَكَدْ۔

تذبذب کے عالم میں ہیں کبھی فوائد کی امید میں قدم آگے بڑھاتے ہیں کبھی راہ کی مشکلات سے گھبرا کر ٹھہر جاتے ہیں۔ اس مثال میں اسلام کو بارش سے اور دین حق کی راہ میں مصائب اور مشکلات کو تاریکی، گرج اور کڑک سے تشبیہ دی ہے۔ بجلی کی خیرہ کن چمک سے اسلام کی صداقت و حقانیت کے تابناک دلائل کی جانب اشارہ کیا گیا ہے اور برقی روشنی میں ان کی رہروی اور اس کے غائب ہو جانے کے بعد ان کے توقف سے اس حقیقت کی جانب توجہ دلائی گئی ہے کہ جب مسلمانوں کو کامیابی ہوتی ہے اور راحت و آرام کے آثار نظر آتے ہیں تو منافقین اسلام کی جانب مائل ہوتے ہیں لیکن جب یہ سامان مفقود ہوتا ہے اور راحت و آرام کے بجائے مصائب و مشکلات کا سامنا ہوتا ہے تو اسلام کی طرف ان کے بڑھتے ہوئے قدم رُک جاتے ہیں اور پھر کفر و نفاق کی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے:۔

اَضَأْتُمْ۔ اُضِئُ۔ کِدْتَ۔ تَهْرُبُ۔ لَمْ یَکَدْ یَرَاهَا۔ تَمْشُوْنَ۔ یَمْشِیْنَ۔ مَشَیْتُ۔ شِئْتَ۔ اِمْشِیَا۔ یَکَدْنَ۔ یَقُلْنَ۔ لَمْ یَمْشِ۔ لَمْ یَکَدْ یَسْتَوْقِدْ نَارًا۔

ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

معن بن زایدۃ کان اجود العرب فی زمانہ۔ مرۃ

سخی تر

مذکورۂ بالا مثال میں جماعت کی مثال جماعت سے دی گئی
مَثَلُهُمْ میں ھُمْ جمع کی ضمیر ہے لیکن کَمَثَلِ الَّذِیْ میں الَّذِیْ
واحد ہے اس لیے مفسرین نے تصریح کی ہے کہ الَّذِیْ جمع کے
موقع پر بھی بولا جاتا ہے۔ چنانچہ یہاں بھی الَّذِیْنَ کے معنی میں
استعمال ہوا ہے اس کی نظیریں کلام عرب اور قرآن مجید میں
موجود ہیں۔ البتہ شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ نے موضح القرآن
میں عام مفسرین سے مختلف مطلب بیان کیا ہے۔ ان کی تشریح کے
اعتبار سے بات یوں ہے کہ کفر کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اندھیرے میں ایمان کی آگ روشن کی
اس روشنی سے آپ کا گرد و پیش منور ہو گیا۔ لیکن منافقین کی حرماں
نصیبی کی یہ کیفیت ہے کہ اس عالم نور میں بھی ان پر منزل مقصود
گم اور راہ عمل مفقود ہے۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے نبیؐ سے دین اسلام روشن کیا اور خلق نے
اس میں راہ پائی اور منافق اس وقت اندھے ہو گئے۔ آنکھوں
کی روشنی نہ ہو تو مشعل کیا کام آئے"

دوسری مثال میں اس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے کہ آسمان
سے دین حق کی بارش ہو رہی ہے تاکہ مردہ دلوں میں روح حیات
پیدا ہو لیکن افسوس کہ اب بھی چشم بصیرت وا نہیں ہوتی۔ کچھ
لوگوں (کفار) نے صاف انکار کر دیا ہے اور کچھ (منافقین)

نیک کام کرے گا۔

الفاظ کے معانی

محلہ۔ حیّ جمع اَحْیَاء۔
ستانا۔ اذیٰ۔ یُؤْذِیْ۔
زیور۔ حَلْیٌ وحِلْیَۃٌ جمع حُلِیٌّ
اس اثنا میں۔ بَیْنَمَا۔
چھپنا۔ اِخْتِفَاء (مثل اِشْتِوَاء)
اسم فاعل المختفی یا مختفٍ ہوگا
چھپانا۔ اِخْفَاء (اَخْفٰی یُخْفِیْ)
رجوع ہونا۔ تَابَ اِلٰی اَنَابَ یُنِیْبُ
بخشش چاہنا۔ اِسْتِغْفَار۔

ضرورت۔ حَاجَۃٌ جمع حَاجَاتٌ وحَوَائِجُ
چرانا۔ سَرَقَ۔ یَسْرِقُ۔
مال۔ مَتَاع۔ جمع اَمْتِعَۃٌ۔
پڑوسی۔ جَار جمع جِیْرَان۔
فروخت کرنا۔ بَیْع (صیغے مثل زاد یزید)
آہستہ۔ خَفِیّ۔ خَافِتٌ۔
آواز۔ صَوْت۔
کانپنا۔ اِرْتِعَاش (رع ش) مادہ
اِرْتَعَشَ۔ یَرْتَعِشُ۔

ساتواں سبق

(۱) قرآن مجید:۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ

قبض علی کثیر من الاسیرنی وعرضهم للقتل فالتفت
الیه بعضهم وقال له ایها الامیر لا تجمع علینا بین
الجوع والعطش ثم القتل۔ فامر لهم حینئذ
بطعام وشراب فاکلوا وشربوا ومعن ینظر الیهم
فلما فرغوا من اکلهم قالوا له ایها الامیر۔ اطال
الله بقاءك انا قد کنا اسراك والان صرنا
ضیوفك فانظر کیف تصنع بضیوفك فقال معن
عفوت عنکم وامر لکل منهم بکسوة ومال۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :۔

کسی محلہ میں ایک شریر آدمی رہتا تھا وہ لوگوں کو ستاتا تھا۔ جب لوگ اپنی ضرورتوں کے لیے بازار چلے جاتے تو وہ اُن کا سامان چُرا لیتا۔ ایک دن اُس نے ارادہ کیا کہ اپنے پڑوسی کے زیور چُرا لے تاکہ اس سے خوبصورت کپڑے اور قیمتی گھڑیاں خریدے اس اثنا میں کہ لوگ بازار میں خرید و فروخت کرتے تھے وہ اپنے پڑوسی کے مکان میں چھپ کر داخل ہوا۔ صندوق کھولا۔ زیور لیا اور ارادہ کیا کہ گھر سے باہر نکلے کہ ایک آہستہ آواز سُنی "تو نے اپنا گناہ لوگوں سے چھپا لیا لیکن تو قدرت نہیں رکھتا کہ اسے اللہ سے چھپائے"۔ بس اس کا بدن کانپ اٹھا وہ خدا کی طرف رجوع ہوا اپنے گناہ کی بخشش چاہی اور عہد کیا کہ آج سے

شُهَدَآءَ - شَهِيْد کی جمع ہے - شَهَادَة اور شهود مصدر اور (ش ہ د) مادہ ہے شهادة کے اصلی معنی ہیں دیکھنا - یہاں شہید سے مراد ساتھی ہیں کیونکہ وہ اپنے ساتھی کی حالت کے دیکھنے والے ہوتے ہیں -

دُوْنَ - علاوہ - کمتر -

(۲) ا - اُردو میں ترجمہ کیجیے :-

اَخْرِجُوْا - نَزَّلْتُمْ - نَزِّلِيْ - اَتَيْتُ - يَاتِيْنَ - تَاتُوْنَ - اٰتِيْ - اَتَيَا - يَدْعُوْنَ - دَعَوْتُ - دَعَتْ - دَعَوَا - اِتَّقَوْا - اِتَّقُوْا - اِتَّقَيْنَ -

ب - اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

كان لرجل حارس امين فاراد يوما ان يختبر امانته فاتاه مُتَنَكِّرًا وهو في البستان وقال له اعطني ثمرة فقال هذه الثمار ليست لنا بل لمولانا قال اعطني واحدة منها فان مولاك ليس ههنا ولا يراك الآن ولا ارى احدا يخبره فقال الحارس ذلك ليس من شاننا انه جعلني امينا على بستانه فلا ينبغي لي ان اخونه وان لم يراني فان الله يراني ويسألني يوم القيامة عن ذالك فرجع الرجل الى بيته و دعا حارسه واعطاه صُرَّة فيها خمسمائة روبية

(جانچنا) (بھیس بدلے ہوئے) (اس جگہ) (نہ چاہیے) (تھیلی)

تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا
فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

تَتَّقُوْنَ - اِتِّقَاء (و ق ی) ڈرنا۔ بچنا۔ پرہیزگاری اختیار کرنا صیغے اِشْتِرَاء کی طرح آئیں گے ص۲۷

اَخْرَجَ - اِخْرَاج (خ ر ج) نکالنا۔ (اِنْعَام ص۱۰)

اَنْدَاد - ہمسر نِدٌّ کی جمع ہے ——— اِنْ - اگر۔

كُنْتُمْ - کون (ک و ن) ہونا۔ تمام صیغے عَاذَ يَعُوْذُ کی طرح ہوں گے ماضی میں ہے اور تھا دونوں ترجمے ہوتے ہیں جیسے انگریزی میں WAS اور IS ہوتے ہیں۔

نَزَّلْنَا - تَنْزِيْل (ن ز ل) اُتارنا نَزَّلَ - يُنَزِّلُ - نَزِّلْ - لَا تُنَزِّلْ -

فَأْتُوْا - اِتْيَان (ا ت ی) اَتٰى - يَاتِيْ - اِئْتِ - لَا تَأْتِ - فَأْتُوْا ف (پس) اور اِئْتُوْا (آ ؤ) سے مرکب ہے۔ شروع میں ف کے آجانے کی وجہ سے اِئْتُوْا کا الف (جسے عربی قواعد میں ہمزہ کہتے ہیں) بیکار ہو کر گر گیا اور فَأْتُوْا رہ گیا۔

اُدْعُوْا - دَعْوَة (د ع و) سے امر ہے۔ صیغے خَلَا يَخْلُوْا کی طرح آئیں گے ص۲۶

دربان۔ بوّاب۔	شام۔ مَساء آقا۔ سید۔ مولیٰ
جلا ہوا۔ مُحترق۔ احتراق جلنا مصدر ہے۔	پہچاننا۔ عَرَفَ یعرِفُ۔

آٹھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ
وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۝
وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا
مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا
مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِیْهَا اَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ
اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؘ یُضِلُّ
بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا
الْفٰسِقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
مِیْثَاقِهٖ ۠ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ ۙ وَ

ولكن الحارس لم يقبلها وقال شاكرا لمولاه على صنيعته ما فعلت لهذا انما فعلته لله تعالى ليحسن (احسان) ويقيني من سوء يوم الحساب۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے: (بچانا (وقی۔یقی) برائی)

ایک مالدار آدمی اپنے گھر میں سو رہا تھا۔ اس کی دوکان کا چوکیدار اس کے پاس آیا اور اُسے جگایا اور کہا اُٹھیے آپ کی دوکان میں آگ لگ گئی۔ وہ شخص گھبرا کر اٹھا اور دوکان کی طرف لپکا۔ جب وہاں پہونچا تو اُس نے اُسے جلا ہوا پایا۔ پس وہ بہت غمگین ہوا کیونکہ وہ اب فقیر ہو گیا تھا۔ اس آدمی کا ایک مالدار دوست تھا شام کے وقت وہ اُس کے مکان گیا اور دربان سے کہا کہ اپنے آقا کے پاس جاؤ اور کہو آپ کا دوست آپ کی ملاقات کے لیے آیا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد دربان واپس آیا اور کہا میرے آقا کہتے ہیں میں آپ کو نہیں پہچانتا اور نہ میں نے اس وقت سے پہلے آپ کا نام سُنا ہے۔

الفاظ کے معانی

دوکان۔ دکّان۔	گھبرایا ہوا۔ مَذعُور (دیکھیے بیان حال ۲۵)
جگانا۔ ایقاظ (مثل اِنعام ۱۰)	لپکنا۔ اِسراع۔
اُٹھنا۔ نَهَضَ۔ یَنهَضُ۔	وہاں۔ هُنَا۔
آگ لگ گئی۔ اِلتَهَبَتِ النَّارُ۔	ہو جانا۔ صَارَ یَصِیرُ۔

مَثَلًا مَّا۔ کوئی سی مثال۔ نکرہ کے ساتھ مَا آنے سے اس کا نکرہ پن اور بڑھ جاتا ہے۔

فَوْقَ۔ اوپر۔ بڑھ کر۔

يُضِلُّ۔ إِضْلَال۔ (ض ل ل) گمراہ کرنا۔ أَضَلَّ۔ يُضِلُّ أَضِلَّ۔ لَا تُضِلَّ۔

يُوْصَلُ۔ وصل (و ص ل) ملانا۔ وَصَلَ۔ يَصِلُ۔ صِلْ لَا تَصِلْ۔

أَحْيَا۔ إِحْيَاء (ح ی ی) زندہ کرنا۔ أَحْيَا۔ يُحْيِيْ۔ أَحْيِ لَا تُحْيِ۔

يُمِيْتُ۔ إِمَاتَة (م و ت) موت دینا۔ مارنا۔ تمام صیغے مثل أَقَامَ۔ يُقِيْمُ کے ہوں گے۔

إِسْتَوٰى۔ إِسْتِوَاء (مثل إِشْتِرَاء[۲۶]) (س و ی) ویسے تو إِسْتِوَاء کے عام معنی سیدھے ہونے کے ہیں لیکن جب اس کے بعد صلہ إِلٰى ہو تو قصد کرنا ترجمہ ہوتا ہے۔

سَوّٰى۔ تَسْوِيَة (س و ی) برابر کرنا۔ سَوّٰى۔ يُسَوِّيْ۔ سَوِّ لَا تُسَوِّ۔

تشریح:-

سورۃ کے آغاز ہی میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ کتاب الٰہی ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہے اس کے بعد مومنین و متقین پھر

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ كَيْفَ
تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :—

لَنْ۔ ہرگز نہیں۔ لَنْ مضارع سے پہلے آتا ہے اس کی وجہ سے مضارع کے آخری حرف کو زبر ہو جاتا ہے یَفْعَلُنَ اور تَفْعَلُنَ کے علاوہ آخری تمام نون گر جاتے ہیں مثلاً لَنْ یَفْعَلَ (وہ ایک مرد ہرگز نہیں کرے گا) لَنْ یَفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کریں گے) لَنْ یَفْعَلُوْا (وہ سب مرد ہرگز نہیں کریں گے)۔

بَشِّرْ۔ تَبْشِیْرٌ (ب ش ر) خوشخبری دینا بَشَّرَ۔ یُبَشِّرُ۔ بَشِّرْ لَا تُبَشِّرْ۔

اُتُوْا۔ آتَوْا کا مجہول ہے۔ اس کی گردان گزر چکی ہے۔ اس کے بعد ب آتا ہے تو آنا کے بجائے لانا ترجمہ ہوتا ہے۔

یَسْتَحْیِیْ۔ اِسْتِحْیَاءٌ (مثل اِسْتِفْعَالٌ) شرمانا۔ حیا سے بنا ہے ماوہ (ح ی ی) ہے۔ ایک شکل اور بھی ہے اِسْتَحْیَا۔ یَسْتَحْیِیْ اِسْتَحْیِ۔ لَا تَسْتَحْیِ۔

ہمت ہوئی۔ نہ اس کے بعد چودہ سو برس کی طویل مدت میں کوئی اس طرح کی چند سطریں پیش کر سکا۔

حق کے مقابلہ میں اس مکمل عاجزی و درماندگی کے بعد مخالفین کے لیے اس کے سوا اور کیا چارہ کار تھا کہ وہ فضول اور لایعنی بحثیں چھیڑیں۔ چنانچہ اس قسم کی ایک بات یہ بھی تھی کہ اس مقدس کلام الٰہی میں مچھر، بھنگے، مکھی وغیرہ کی چھوٹی چھوٹی مثالیں کیوں بیان کی گئیں۔ حالانکہ بات بالکل صاف تھی۔ مثالیں لوگوں کے سمجھانے کے لیے استعمال ہوتی ہیں اس لیے جس قسم کی مثال سے بات واضح ہو سکے اور لوگ اُسے آسانی سے سمجھ سکیں اُسے بیان کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں اسی نقطۂ نظر سے یہ مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اعتراض کے شوق میں مخالفین کو یہ بھی نظر نہیں آیا کہ خود ان کے نامور شعراء کا کلام اس قسم کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ اس سلسلہ میں صلاحیت پذیر اور عناد پسند طبیعتوں کے ذہنی خصائص کا مختصر بیان بھی کر دیا گیا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ دعوت حق کے مخالفین کس قسم کے انسان ہیں اور گمراہی اور کج روی کی صلاحیت کس قسم کے لوگوں میں ہوتی ہے۔ اس موقع پر پہلی بات تو یہ کہی گئی ہے کہ یہ لوگ فاسق ہیں۔ فاسق کے معنی ہیں دائرۂ اطاعت سے باہر نکل جانے والا۔ اس ایک لفظ میں یہ بہت بڑی حقیقت ظاہر

منکرین و منافقین کے حالات اور اُن کی ذہنی کیفیات کا مفصل تذکرہ نظر سے گزرا۔ اب یا ایھا الناس اعبدوا ربکم سے عام نوع انسانی کو خطاب کیا جا رہا ہے اور انھیں رحمت و ربوبیت کے مظاہر اور اختیار و قدرت کے علائم و آثار کے جانب توجہ دلا کر قبول حق کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اس موقع پر پھر اس حقیقت کا اعلان کیا گیا کہ کلام ربانی ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہے۔ لیکن اگر اس کے باوجود کسی شخص کو اس میں شک ہو تو وہ اس طرح کا کلام بنا لائے اور اگر زبان دانی اور فصاحت و بلاغت کے دعووں کے باوجود قرآن مجید کی طرح کی عبارت نہ پیش کی جا سکے تو پھر عناد و سرکشی کو چھوڑ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر اعتبار کیا جائے اور بے چون و چرا دین حق کو تسلیم کر لیا جائے تاکہ عذاب دوزخ سے محفوظ رہ سکے اور نعائم جنت سے بہرہ مند ہو سکے۔

اس پُرزور چیلنج کا جواب جب کفار سے کسی طرح نہ بن آیا تو انھوں نے فضول بحثوں میں مسلمانوں کو اُلجھانا چاہا کسی نے کہا کہ یہ کیا مشکل بات ہے ہم چاہتے ہی نہیں ورنہ اگر ہم چاہیں تو اس قسم کا کلام ہم بھی بنا سکتے ہیں۔ لیکن ان کی ساری زندگی ختم ہو گئی مگر انھیں کبھی اس کی توفیق نہ مل سکی۔ قرآن مجید کا چیلنج تیز سے تیز تر ہوتا گیا۔ لیکن نہ اس وقت کسی کو جواب کی

یضحك منهم وفی الیوم الثانی آتی ذئب حقیقة فخاف الولد
وزعق مرة اخری "الذئب الذئب" فظن الناس ان
الولد عاد یسخر منهم کما فعل اول مرة ولذلك لم یهتموا
لصیاحه فقتل الذئب بعده عظیم من الغنم ولو لا کذب به
فی المرة الاولی لصدقه الناس عند صیاحه فی المرة
الثانیة وجاءوا لنجدته۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے:-

ایک عالم کسی جنگل سے گزرا اُس نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ لوگوں سے الگ ہو کر ایک غار میں اپنے رب کو یاد کرتا ہے عالم کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر سوچتا رہا پھر اس عبادت گزار آدمی کو مخاطب کیا اور کہا اے زاہد تو لوگوں سے کیوں بھاگتا ہے اور شہروں میں کیوں نہیں قیام کرتا۔ اُس نے جواب دیا اے عالم دنیا بُرائیوں اور بے حیائیوں سے بھر گئی ہے۔ لوگوں نے اُسے چھوڑ دیا جس کا انھیں اللہ نے حکم دیا تھا۔ اب خواہشات اُن کا معبود اور شیطان اُن کا مشیر ہے۔ آج دین پر قیام شعلہ کا پکڑنا ہے اسلیے میں جنگل میں رہتا ہوں۔ عالم نے کہا اے عابد یہ مومن کی شان نہیں ہے مومن وہ ہے جو اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا بلکہ موت کے وقت تک اللہ کے کلمہ کو اونچا کرنے کے لیے جہاد کرتا ہے اور کسی سے نہیں ڈرتا۔

کر دی گئی کہ گمراہ و کج رو وہی ہو سکتے ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کے خیال سے خالی ہیں۔ پھر اس کے بعد ان لوگوں کے بعض اہم اور بنیادی خصائص کا ذکر کیا گیا ہے یعنی وہ خدا سے پکّا عہد کر چکنے کے بعد اُسے توڑ دیتے ہیں۔ وفاء عہد و حسن سلوک سے خالی ہیں۔ تعمیر و اصلاح کے بجائے تخریب و فساد سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

ان باتوں کے اظہار کے بعد رکوع کے آخری حصّے میں انسان کی بے حقیقتی و بے بسی اور اللہ تعالیٰ کی زبردست قوت و اختیار کے اظہار کے بعد پھر ایمان اور قبول حق کی دعوت دی گئی ہے۔

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے:۔

اَضْلَلْنَ۔ نَصِلُ۔ اَحْیَیْتَ۔ لَا تُمِتْ۔ صِلُوْا۔ سَوَّیْتُ
یُسَوِّیْنَ۔ سَوُّوْا۔ سَوَّوْا۔ سَوَّیَا۔

ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

کان ولد یرعی غنما فیخرج بها کل یوم الی مرعی
چرانا بکری چراگاہ
قریب من بلده لتاکل من العشب الاخضر ذات
گھاس سبز
یوم انه اراد ان یسخر من اهل البلد فصاح باعلی
مذاق کرنا چیخنا
صوته "الذئب الذئب" فخرج الرجال بعصیهم لنجدته
بھیڑیا مدد
ولکنهم لم یجدوا شیئا فعادوا من حیث اتوا والولد

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے:۔

سفک۔ بہانا۔

نُسَبِّحُ۔ تَسْبِیح (مثل تَبْشِیْر) (س ب ح) پاکی بیان کرنا صیغے مثل بَشَّرَ یُبَشِّرُ ہوں گے ص۴۰۔

نُقَدِّسُ۔ تقدیس (ق د س) پاکیزگی بیان کرنا۔

عَلَّمَ۔ تعلیم (ع ل م) سکھانا۔ علم فعل لازم ہے اور تعلیم متعدی۔

عرض۔ پیش کرنا۔

اَنْبِئُوْا۔ اِنْبَاء (ن ب ء) خبر دینا۔ تمام صیغے اِنْعام کی طرح آئیں گے۔ ص۹

تُبْدُوْنَ۔ اِبْدَاء (ب د و) ظاہر کرنا۔ اَبْدٰی۔ یُبْدِیْ اَبْدِ۔ لَا تُبْدِ۔

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے:۔

سَبِّحُوْا۔ اُسَبِّحُ۔ قَدِّسْ۔ عَلَّمْنَا۔ اَنْبَأْتُ۔ اَبْدَیْتُ لَا تُنْبِئُوْا۔ اَبْدُوْا۔ لَا تُبْدُوْا۔ اُنْبِئُ۔

ب۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

ادخل رجل ابنہ فی عمل وطلب منہ ان یاتیہ کل یوم باجرۃ وکان للولد اُمّ جاھلۃ تحبہ ولا تودّ ان یشتغل لئلا یتعب۔ فکان الولد یھرب من

اجرت — چاہنا — مشغول ہونا — تاکہ نہ — تھکنا

الفاظ کے معانی

الگ۔ مُنفَرِد۔	یَمتَلِئُ۔
مخاطب کرنا۔ مُخَاطَبَة (مثل مُخَادَعَة ۲۳)	سوچنا۔ تفکّر۔
شعلہ کا پکڑنا۔ قبض علی الجمر	خواہشات۔ اَھوَاء۔
بلند کرنا۔ اِعلَاء۔ (مثل اِحیَاء ۴۱)	مایوس ہونا۔ قَنَطَ یَقنُطُ۔
بھر جانا۔ مَلِءَ یَملَأُ۔ اِمتَلَأَ	جہاد کرنا۔ مُجَاھَدَة۔

نواں سبق

(۱) قرآن مجید:۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ
قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ
وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ
عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ
اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ
فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

باپ نے بیٹے کو مخاطب کیا اور کہا اے میرے بیٹے انسان بھی اس درخت کی طرح ہے اگر چھٹپن میں اس کی تعلیم و تادیب نہ کی گئی تو بڑے پن میں اس کی درستی ناممکن ہوتی ہے۔

الفاظ کے معانی

چہل قدمی کرنا۔ اِستِرَاضَۃ۔ اِستَرَاضَ یَستَرِیضُ۔
سیڑھی۔ مِعرَجٌ۔
میرے بیٹے۔ بُنَیَّ۔
چپ ہونا۔ سَکَتَ یَسکُتُ
چھٹپن۔ صِغَر۔
عرض کرنا۔ سَأَلَ یَسأَلُ۔

شاخ۔ غُصن۔ جمع غُصُون اَغصَان۔
سیدھا کرنا۔ تَقوِیم (مثل تَبشِیر)۔
ممکن ہونا۔ اِمکَان (مثل اِنعَام)
ہو جانا۔ صَارَ یَصِیرُ۔
بڑا پن۔ کِبَر۔

دسواں سبق

(۱) قرآن مجید:۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا

عمله ويجتمع باخوانه البطالين ويقضي معهم النهار
كله۔ ومتى جاء المساء عاد الولد الى البيت فتعطيه
امه قدر اجرته ليقدمه الى ابيه ولكن الرجل ياخذ
هذه الدراهم ويرميها من الشباك۔ ولما طال
الحال بتلك الامم الجاهلة نفد مالها فقالت لابنها
اذهب واشتغل اليوم لان امك قد فنى كل نقد فذهب
الولد واشتغل طول النهار وعاد ومعه اجرته
وقدمه الى ابيه فاخذ الرجل الدراهم وهم
ان يرميها من الشباك كعادته فصرخ الولد وقال
لا تفعل يا ابي فاني كسبتها اليوم بكدي ولا يهون
علي ضياعها۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :۔

ایک آدمی کسی باغ میں چہل قدمی کے لیے گیا۔ اس کے ساتھ
اس کا لڑکا بھی تھا دونوں ایک درخت کے پاس سے گزرے
اس درخت کی شاخ ٹیڑھی تھی۔ لڑکے نے اپنے والد سے عرض
کیا کہ وہ اس ٹیڑھی شاخ کو سیدھا کر دے لیکن باپ نے
اُسے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے اگر یہ چھوٹا درخت ہوتا تو
اس کی شاخ کا سیدھا کرنا ممکن ہوتا لیکن اب یہ ممکن نہیں ہے
کیونکہ درخت بڑا ہو گیا ہے۔ لڑکا چپ ہو گیا۔ ذرا دیر کے بعد

لیکن اُردو محاورہ میں معاف کرنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا
ترجمہ کیا جاتا ہے۔ تمام صیغے عَوْذ کی طرح آتے ہیں۔
اِمّا۔ اگر۔ یا تین میں ن تاکید کا ہے۔ اس جگہ اِمّا حرف شک
اور نون تاکید دونوں کے جمع کرنے کی غرض یہ ہے کہ انسان کو
اگرچہ شک ہے لیکن خدا کی طرف سے ہدایت کا آنا یقینی ہے اس
عبارت کا اگر پورا پورا ترجمہ کیا جائے تو اُردو میں اس کے سوا
اور کوئی چارۂ کار نہیں کہ تکرار سے کام لیا جائے اور کہا جائے
کہ پس اگر تمھارے پاس میری جانب سے کوئی ہدایت آجائے اور
وہ یقیناً آئے گی۔
کَذَّبُوْا۔ تکذیب (ک ذ ب) جھٹلانا۔ دیکھو تبشیر ۲۰۔
(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے:۔
اَنْزَلْتَ۔ یُنْزِلُنَ۔ اَبَوْا۔ تَلَقَّیْتُ۔ یَتَلَقَّوْنَ۔ یَتَلَقَّیْنَ
کُلُوْا۔ اِسْتَکْبَرْتِ۔
ب۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔
کان رجل فقیر جالسا فی الطریق یاکل خبزا فرای
کلبا نائما علی بُعد فناداہ ومدّ الیہ یدہ بقطعۃ
من الخبز حتی ظنّ الکلب انہ سیعطیہ منہ لقمۃ
فقرب منہ لیتناول الخبز فضربہ الصبی بالعصا
علی راسہ ففرّ الکلب وھو یعوی من شدۃ الالم۔

الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ
مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ
فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے:۔

اَبٰی۔ اِبَاء (ا ب ی) انکار کرنا۔ اَبٰی۔ یَابٰی۔ اِئْبَ۔ لَا تَأْبَ۔
اِسْتَكْبَرَ۔ اِسْتِكْبَار (ک ب ر) بڑا سمجھنا۔ تمام صیغے اسی قیاس کی طرح آئیں گے
كُلَا۔ اَكْلٌ۔ کھانا۔ اَكَلَ۔ یَاْكُلُ۔ كُلْ۔ لَا تَاْكُلْ۔
رَغَدًا۔ سیر ہو کر ——— حَيْثُ۔ جہاں
اَزَلَّ۔ اِزْلَال (مثل افعال) (ز ل ل) پھسلانا۔ گردان اِضْلَال کی طرح ہوگی۔
تَلَقّٰى۔ تَلَقِّيْ (ل ق ی) سیکھنا۔ یَتَلَقّٰى۔ یَتَلَقَّى۔ تَلَقَّ۔ لَا تَتَلَقَّ
تَابَ۔ توبۃ (ت و ب) رجوع ہونا۔ محاورہ میں توبہ کرنا ترجمہ کیا جاتا ہے اور جب صلہ علیٰ ہوتا ہے تو معاف کرنا ترجمہ ہوتا ہے۔ اسی طرح تَوَّاب کا اصلی ترجمہ بڑا رجوع ہونے والا ہے

ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ سے اس سے زیادہ ڈریں جتنا لوگوں سے ڈرتے ہیں۔

الفاظ کے معانی

پڑوسی۔ جار جمع جیران۔
پھل دار۔ مُثمِر۔
چُرانا۔ سَرَقَ یَسرِقُ۔
یکایک۔ فَاِذَا۔
ہم پر لازم ہے۔ یجب علینا یا صرف علینا لگا۔ مضارع سے پہلے جعل لگا دینے سے یہ معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔

کھڑا کرنا۔ اِیقَاف (وق ف) اَوقَفَ۔ یُوقِفُ۔
چڑھنا۔ تَسَلَّقَ۔ صَعِدَ عَلٰی۔
میوہ۔ فَاکِھَۃ جمع فَوَاکِہُ۔
توڑنا۔ اِقتِطَاف (ق ط ف) اِقتَطَفَ یَقتَطِفُ۔

گیارھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَ
وَاَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ ۚ وَاِیَّایَ فَارْھَبُوْنَ ۝
وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ وَلَا تَکُوْنُوْٓا اَوَّلَ
کَافِرٍ بِہٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫ وَّاِیَّایَ
فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝

وفی ذلك الوقت كان رجل يُطِلّ من شباكه ورأى
ما فعل الصبي فنزل الى الباب ومعه عصا خبأها وراءه
ونادى الصبي وأبرز له دوبية فاسرع ومدّ يده
ليأخذ الدوبية فضربه الرجل بالعصا على اصابعه
فصرخ الولد صُراخا عاليا وقال للرجل لما ضربتني
انا لم اطلب منك شيئاً فاجابه الرجل ولما ضربت
الكلب وهو لم يطلب منك شيئاً فجزاء سيئة سيئة مثلها

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

ایک شخص کو شیطان نے گمراہ کیا وہ اپنے پڑوسی کے پھل دار
باغ کی طرف گیا تاکہ اس کے پھل چرائے۔ وہ اپنے ساتھ اپنے
چھوٹے لڑکے کو بھی لے گیا۔ جب وہ دونوں باغ تک پہونچے
تو وہ شخص فصیل پر چڑھ گیا اور اپنے لڑکے کو اس کے نیچے کھڑا
کر دیا۔ اور اُس سے کہا اے میرے بیٹے اگر مجھے کوئی دیکھے تو
مجھے خبر دے دینا تاکہ میں فصیل سے اُتر آؤں۔ آدمی مطمئن ہو کر
میوہ توڑنے لگا کہ یکایک لڑکا چیخنے لگا۔ اے میرے باپ اے
میرے باپ لوٹ آیئے کوئی ہمیں دیکھتا ہے۔ آدمی فوراً دیوار سے
نیچے اُترا لیکن کسی شخص کو نہیں پایا۔ اس نے اپنے لڑکے سے پوچھا
مجھے کون دیکھتا تھا۔ لڑکے نے جواب دیا اللہ ہمیں دیکھتا ہے اور وہ
جانتا ہے جسے ہم ظاہر کرتے ہیں اور جسے ہم چھپاتے ہیں۔ لہٰذا

مضارع کے عین پر زیر ہو تو مذکورہ بالا معنی ہوں گے اور اگر ماضی کے عین پر زیر اور مضارع کے عین پر زبر ہو تو پہنا ترجمہ ہوگا۔

تَنْسَوْنَ۔ نِسْیَان (ن س ی) بھولنا۔ نَسِیَ۔ یَنْسٰی۔ اِنْسَ۔ لَا تَنْسَ۔
تَتْلُوْنَ۔ تِلَاوَۃٌ (ت ل و) پڑھنا۔ تمام صیغے خَلَا یَخْلُوْ کی طرح آئیں گے۔
خَاشِعٌ۔ ڈرنے والا۔ خُشُوْع مصدر اور (خ۔ ش ع) مادہ ہے۔
مُلَاقُوْا۔ مُلَاقَاۃ کا اسم فاعل جمع ہے اصل میں ملاقون تھا اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔

تشریح:-

نوع انسانی سے خطاب کے بعد پچھلے رکوع میں انسان کی آفرینش اور شیطان کی عداوت کے واقعات بیان کرنے کے بعد پیروان ہدایت کو فلاح و کامیابی کی بشارت سنائی گئی اور کفار و مکذبین کے لیے ہمیشہ آتش دوزخ میں رہنے کا اعلان کیا گیا اس کے بعد انسانوں کی نافرمانی اور سرکشی کے واقعات کا بیان شروع ہوتا ہے اس سلسلہ میں بنی اسرائیل کے عبرت انگیز و المناک حالات پیش کیے جا رہے ہیں تاکہ مسلمان مغضوبیت کی راہوں سے بچ سکیں۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے:-

اُرْھَبُ۔ اِرْھَبْ۔ اُلَاقِیْ۔ تَنْسَیَانِ۔ اُتْلُ۔ تُوْفِیْ۔
نُوْفِیْ۔ اِخْشَعِیْ۔ نُوْفِیْ عَھْدَنَا۔ تَلَوْتُ الْقُرْاٰنَ۔

ب اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:-

آتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ
الْكِتٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَإِنَّهَا
لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ۝ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلٰقُوا
رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

بَنِیْ۔ اِبْن کی جمع بَنُوْن ہے اضافت کی حالت میں مثنی اور جمع کا نون گر جاتا ہے۔ چونکہ یہاں بھی اسرائیل کی طرف اضافت تھی اس لیے جمع کا نون گر گیا " عربی زبان کے دس سبق " کے آخری سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ زبر کی حالت میں جمع کا واو۔ ی سے بدل جاتا ہے اس لیے یہاں بھی یہی ہوا کیونکہ مضاف پر حرف ندا آنے سے زبر ہو جاتا ہے لہذا بنو کا واو۔ ی سے بدل گیا اور بنی اسرائیل ہو گیا۔

اِسْرَائِیْل۔ حضرت یعقوبؑ کا لقب نام ہے۔

اَوْفُوْا۔ اِیْفَاء (وفی) پورا کرنا۔ اَوْفٰی۔ یُوْفِیْ۔ اَوْفِ۔ لَا تُوْفِ۔

رَهَبَ۔ ڈرنا۔ اُوْفِ، فَارْهَبُوْن اور فَاتَّقُوْن کے آخر سے ی گر گئی ہے۔

اْتُوْا۔ اِیْتَاء (اتی) دیا۔ اَتٰی۔ یُؤْتِیْ۔ اْتِ۔ لَا تُؤْتِ۔

لَبْس۔ خلط ملط کرنا۔ ماضی کے عین یعنی درمیانی حرف پر زبر اور

دریافت کرتا ہوں اور تم قبرستان کی طرف اشارہ کرتے ہو
فرمایا اس لیے کہ ہر روز قبرستان کی آبادی بڑھتی ہے اور
شہر ویران ہوتے ہیں۔

الفاظ کے معانی

بیان کیا جاتا ہے۔ یُحْکٰی۔ یُقَالُ	ہونا۔ کَوْن۔ مثل عَوْذ۔
جنگل۔ غَابَۃٌ۔	نہیں ہے۔ لَیْسَ
سپاہی۔ جُنْدِی	آبادی۔ عُمْرَان۔
ویران ہونا۔ خَرِبَ یَخْرَبُ۔	قبرستان۔ مقابر واحد مقبرۃ
کون۔ مَنْ۔	بیان کیا گیا۔ حُکِیَ۔ قِیْلَ۔

بارھواں سبق

(۱) قرآن مجید:-

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ
وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ
نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا
یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِذْ نَجَّیْنٰکُمْ
مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ
اَبْنَآءَکُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ

ان فرعون رای فی منامہ کان نارا اقبلت من البیت
المقدس وحاطت بمصر واحرقت کل قبطی بھا ولم تتعرض
لبنی اسرائیل فہالہ ذلک وسال الکہنۃ عن رؤیاہ
فقالوا یولد غلام یکون علی یدیہ ھلاکک وزوال
ملکک فامر فرعون بقتل کل غلام یولد فی بنی اسرائیل
ووکل بالقوابل لکن یفعلن ذلک حتی قتل فی طلب موسی
اثنا عشر الفا وقتل سبعون الفا فدخل روساء القبط
علی فرعون وقالوا ان الموت قد وقع فی بنی اسرائیل
فتذبح صغارھم ویموت کبارھم فیوشک ان یقع العمل
علینا فامر فرعون ان یذبح سنۃ ویترک سنۃ فولد
ھارون فی السنۃ التی لا یذبح فیھا وولد موسی فی السنۃ
التی یذبح فیھا ولکن اللہ حفظہ۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم ابن ادہم جنگل میں جا رہے تھے
ایک سپاہی انھیں ملا۔ اُس نے آپ سے پوچھا تمھارا نام کیا ہے
فرمایا بندہ کہا آبادی کس طرف ہے آپ نے قبرستان کی طرف
اشارہ کیا۔ سپاہی غصہ ہوا اور کہا تم مجھ سے مذاق کرتے ہو
فرمایا نہیں۔ کہا پھر کیوں کہتے ہو میں بندہ ہوں فرمایا کون ہے
جو اللہ کا بندہ نہیں ہے۔ کہا میں تم سے آبادی کے متعلق

اَنْجَيْنَا۔ اِنجاء (ن ج و) نجات دینا اِحیاء ص۱۲ کی طرح تمام صیغے آئیں گے۔

وَاعَدْنَا۔ مُوَاعَدَة (و ع د) مثل مخادعۃ ص۱۳ وعدہ کرنا۔

اَرْبَعِيْنَ۔ چالیس۔ اصل میں اَرْبعون ہی زبر کی حالت میں ہونے کی وجہ سے واؤ سے بدل گیا ہے (درس سبق دسواں قاعدہ)

اِتَّخَذْتُمُ۔ اِتِّخَاذ (اَخ ذ) بنا لینا اِتَّخَذَ۔ يَتَّخِذُ۔ اِتَّخِذْ۔ لَا تَتَّخِذُ۔

عِجْل بچھڑے کا بچہ۔

ظٰلِمُوْن۔ حد سے گزرنا۔

فُرْقَان۔ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا یہاں معجزہ مراد ہے۔

تَهْتَدُوْنَ۔ اِهْتِدَاء (ہ د ی) ہدایت پانا۔ صیغے اِشْتِرَاء ص۱۲ کی طرح ہوں گے۔

تشریح :-

اس رکوع میں بنی اسرائیل کے جن واقعات کی طرف اشارات ہیں ان میں سے بعض کا ذکر پچھلی عربی عبارت میں گزر چکا ہے مزید واقعات آئندہ ترجمہ کی عربی عبارت میں آرہے ہیں۔

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے :-

اُفَضِّلُ۔ تُنَجِّيْ۔ سُمِّيَتِ۔ وَاعِدُ۔ اَنْجَيْتُ۔ اِتَّخِذِيْ۔ اِهْتَدَيْنَا۔ وُعِدَ۔ اَهْتَدِيْ۔ اُنْجِيْ۔

رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝ وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝ وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۝ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے:-

فَضَّلْتُ۔ تفضیل (مثل تبشیر) فضیلت دینا۔

نَجَّيْنَا۔ تنجیۃ (ن ج و) نجات دینا۔ نَجّٰی۔ یُنَجِّیْ۔ نَجِّ۔ لَا تُنَجِّ تعلیم تبشیر۔ تبدیل سب تفعیل کے وزن پر ہیں۔ اس قسم کے مصدر کا ایک وزن تَفْعِلَۃٌ ہے تَنْجِیَۃٌ اسی وزن پر ہے اس وزن کے مصدروں کی گردانیں مذکورۂ بالا وزن پر آتی ہیں۔

آلَ۔ پیرو۔ متبعین۔

یَسُوْمُوْنَ۔ سوم (مثل عوذ) تکلیف دینا جس میں دوام ہو اور تکلیف پہونچانے والے کو لطف آتا ہو (جمل)

یَسْتَحْیُوْنَ۔ استحیاء صفحہ ۴۰ پر گزر چکا ہے گردان بالکل اسی طرح ہوگی۔ البتہ معنی یہاں مختلف ہیں وہاں حیا کی بنیاد پر شرمانا ترجمہ تھا۔ اس جگہ حیات کی بنیاد پر زندہ رکھنا ترجمہ ہوگا۔

الیہ وجعلوا یعبدون العجل۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

جب موسیٰ علیہ السّلام واپس آئے اور انھوں نے جانا کہ بنی اسرائیل نے کیا کیا اور کس طرح انھیں سامری نے گمراہ کیا تو وہ بہت غصّہ ہوئے اپنی قوم کو ڈانٹا سامری کو بددعا دی اور بچھڑے کو پھونک دیا پھر ریزہ ریزہ کرکے اسے سمندر میں ڈال دیا۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ اپنے نفسوں کو قتل کریں یہی ان کے لیے بہتر ہے۔ پھر بنی اسرائیل میں سے ستر آدمی منتخب کیے اور ان سے کہا کہ روزہ رکھو اور اپنے جسموں اور کپڑوں کو پاک کرو پھر ان کے ساتھ طور کی طرف گئے وہاں اللہ نے اُن سے کلام کیا لیکن لوگوں نے کہا کہ ہم آپ پر یقین نہ کریں گے یہاں تک کہ اللہ کو علی الاعلان دیکھ لیں۔ اللہ ان پر بہت غصہ ہوا اور انھیں ایک کڑک نے آدبوچا لیکن موسیٰ علیہ السّلام نے روتے اور گڑگڑاتے ہوئے خدا سے دعا مانگی۔ پس اللہ نے بنی اسرائیل پر رحم کیا لیکن اس کے بعد بھی انھوں نے شکر نہ کیا۔

الفاظ کے معانی

کس طرح۔ کَیْفَ۔	ریزہ ریزہ کرکے ڈال دینا۔ نَسْفًا
ڈانٹنا۔ زَجَرَ۔ یَزْجُرُ۔	منتخب کرنا۔ اِنْتِخَاب (اِنْتَخَبَ یَنْتَخِبُ۔ اِنْتَخِبْ۔ لَا تَنْتَخِبْ
بددعا دینا۔ دعا علیٰ۔	

ب۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

لمّا دنا هلاك فرعون امر الله موسٰى عليه الصّلوٰة
قریب ہونا
والسلام ان يسرى ببنى اسرائيل ثم خرج فرعون فى
لے جانا
طلبهم وسار بنو اسرائيل حتى وصلوا البحر والماء
چلنا
فى غاية الزيادة ونظروا حين اشرقت الشمس فاذا هم
چمکنا۔ طلوع ہونا
بفرعون فى جنوده فقالوا يا موسٰى كيف نصنع هذا
فرعون خلفنا ان ادركنا قتلنا والبحر امامنا ان دخلناه
پا لینا
غرقنا فاوحى الله الى موسٰى ان اضرب بعصاك البحر
فضربه فانفلق وخاضته بنو اسرائيل فعبروه سالمين
پھٹ جانا
داخل ہونا
ولما وصل فرعون راى البحر منفلقا فدخله مع جنوده
پھٹا ہوا
كما دخل موسٰى مع بنى اسرائيل فامر الله البحر ان
ياخذهم فالتطم عليهم واغرقهم اجمعين بمراى من
مل جانا
روبرو
بنى اسرائيل لما انجى الله بنى اسرائيل من البحر واغرق
عدوهم دعا موسٰى الى الطور لينزل عليه التوراة
فاستخلف موسٰى اخاه هارون على قومه وذهب الى
جانشین مقرر کرنا
ميقات ربه فلما فصل موسٰى صاغ السامرى عجلا من
جدا ہونا
ڈھالنا
الذهب مرصّعا بالجواهر وقال يا بنى اسرائيل هذا
الهكم واله موسٰى فنصحهم هارون ولكن لم يلتفتوا

سلہ چانک کوئی بات ظاہر ہو جائے تو اس طرح کہتے ہیں ۱۲

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

مَنّ و سلویٰ۔ مَنّ کے لفظی معنی احسان اور سلویٰ کے لفظی معنی تسلی کے ہیں۔ بنی اسرائیل کی تاریخ میں ایک آسمانی کھانے کا نام ہے جو انھیں مصر سے نکل کر جنگل میں خدا کی طرف سے ملتا تھا۔ مَن کا ترجمہ ترنجبین اور سلویٰ کا بٹیر بھی ہوتا ہے۔ بعض مترجمین نے یہی ترجمہ کیا بھی ہے۔

حِطَّة۔ حَطَّ یَحُطُّ کے معنی ہیں گرانا۔ اُتارنا۔ بنی اسرائیل کو حکم تھا کہ شہر مذکور میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے کہیں کہ اے خدا ہمارے گناہوں کو دور کر دے ——— رِجْز۔ عذاب

تشریح :-

فرعون کی غرقابی کے بعد بنی اسرائیل کی تاریخ کا نیا دور شروع ہوتا ہے دشمنوں کی ہلاکت کے بعد زندگی کا نیا میدان سامنے آتا ہے۔ تورات مرحمت ہوتی ہے اور نصرت و کامیابی کے وعدوں سے ہمت افزائی کی جاتی ہے لیکن ایک طویل محکومانہ زندگی کے باعث ارادوں میں ضعف ہمتوں میں کمی اور قوائے عمل میں اضمحلال پیدا ہو چکا ہے نتیجہ یہ ہے کہ آگے بڑھنے کے بجائے قدم رہ رہ کر پیچھے کی طرف اُٹھ رہے ہیں۔ لغزشوں، کوتاہیوں، نافرمانیوں اور

پھونکنا۔ تحریق۔ (مثل تبشیر منہ)	اِختیار (اختار یختار اختر لاتختر)
ستر۔ ستبعون۔	روزہ رکھنا۔ صوم۔ مثل عوذ۔
پاک کرنا۔ تطہیر (مثل تبغیر)	علی الاعلان۔ جہرۃ۔

تیرھواں سبق

(۱) قرآن مجید:-

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ
الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ
وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝
وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ
رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

حکم ملا اور المناک واقعات پیش آئے۔ ان مراحل سے گزرنے کے بعد جب بیت المقدس کے قریب پہونچے تو عمالقہ کی قوت و اقتدار کو دور ہی سے دیکھ کر ہراساں ہو گئے اور موسیٰ علیہ السلام کے بار بار اُبھارنے اور صریح وعدۂ الٰہی کے باوجود کسی طرح جہاد کے لیے آمادہ نہ ہوئے بلکہ صاف انکار کر دیا اور کہا کہ اے موسیٰ اُس میں بڑی زبردست قوم ہے جب تک وہ لوگ موجود ہیں ہم وہاں ہرگز نہ داخل ہوں گے البتہ جب وہ نکل آئیں گے تو ہم چلے جائیں گے۔ سر دست تو آپ اور آپ کا خدا دونوں جائیں اور جنگ کریں ہم تو اسی جگہ بیٹھے ہیں۔

اس بزدلانہ حالت کے بعد ظاہر ہے کہ غلبہ کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا تھا اس لیے اللہ تعالےٰ نے چالیس برس تک بنی اسرائیل کے لیے بیت المقدس میں داخلہ اور فلسطین پر قبضہ مؤخر فرما دیا۔ اس طویل مدت میں وہ ایک مخصوص قطعہ میں حیران و سرگرداں پھرتے رہے۔ اسرائیلی تاریخ میں یہی خطہ وادی تیہ کہلاتا ہے۔ چالیس برس کے بعد جب تمام پچھلی نسل ختم ہو گئی اور آزاد فضا میں ایک نئی نسل تیار ہوئی تو پھر انھوں نے فلسطین کو فتح کیا، اور بنی اسرائیل کے حاکمانہ دور کا آغاز ہوا۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا انتقال اسی وادی تیہ ہی میں ہوا تھا۔

(۲) اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:—

گمراہیوں کا زور ہے۔ بات بات پر کج رائی اور قدم قدم پر کج روی کا مظاہرہ ہے۔ ان حالات کا لازمی نتیجہ تھا کہ نصرت الٰہی کے ظہور میں تاخیر ہو۔ چنانچہ یہی ہوا اور بنی اسرائیل کی شاندار اور سربلند زندگی بہت عرصہ کے بعد شروع ہو سکی۔ اس موقع کی آیتوں کو سمجھنے کے لیے چند ضروری واقعات کی جانب سرسری اشارے ناگزیر ہیں۔ مستند تاریخی سامان مہیا نہ ہونے کی وجہ سے ان واقعات کی ترتیب و تفصیل میں بڑی پیچیدگیاں ہیں جنھیں ان مختصر سطور میں حل کرنا بہت دشوار ہے اس لیے بحث و تمحیص میں پڑے بغیر سادہ اور مختصر طور پر ضروری واقعات پیش خدمت ہیں :—

فرعون کی ہلاکت، توراۃ کے نزول اور سامری کے واقعات اور ان کے اثرات کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ توبہ کے بعد بنی اسرائیل سے ارض مقدس (فلسطین) کا وعدہ ہوتا ہے اور وہ عمالقہ سے مقابلہ کے لیے بیت المقدس کی سمت روانہ ہوتے ہیں۔ راستہ میں غیر آباد میدانوں سے گزرنا پڑا۔ لیکن دھوپ سے بچنے کے لیے بادل کا سایہ، کھانے کے لیے من و سلویٰ اور پینے کے لیے بارہ چشموں کا ظہور ہوا۔ اسی سلسلہ میں یہ واقعہ پیش آیا کہ انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ من و سلویٰ کھاتے کھاتے ہم پریشان ہو گئے۔ ہمارے لیے ساگ بات وغیرہ دوسرے کھانوں کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اُن کو اس غرض سے شہر جانے کا

دروازہ پر ڈال دیا اور اپنے گھر واپس آگیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگ
لگا اور بدلہ کا مطالبہ کرنے لگا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
پاس کچھ لوگوں کو لایا اور ان کے خلاف قتل کا دعوے کیا۔
موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں سے دریافت کیا لیکن انھوں
نے انکار کیا۔ اور مقتول کا معاملہ ان پر مشتبہ ہوگیا۔ موسیٰ
علیہ السلام نے اس بارہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تاکہ وہ اس
معاملہ کو ان کے لیے واضح کردے جو ان پر مشتبہ ہوگیا ہے اللہ
تعالیٰ نے انھیں حکم دیا کہ ایک گائے ذبح کریں اور اس کے
گوشت کے ٹکڑے مقتول کو ماریں۔ موسیٰ علیہ السلام نے جیسا
حکم دیا گیا تھا کیا۔ مقتول اللہ کی اجازت سے کھڑا ہوگیا اور کہا
مجھے میرے چچازاد بھائی نے قتل کیا پھر مُردہ ہوکر گر پڑا۔

الفاظ کے معانی

زمانہ۔ زَمَنٌ۔
سوا۔ سِوَی۔
وارث ہونا۔ وَرِثَ۔ یَرِثُ۔
طویل ہونا۔ طَالَ یَطُوْلُ۔
صبح کرنا۔ اِصْبَاح (مثل اِنْعَام)
چچازاد بھائی۔ اِبْنُ عَمّ
چاہنا۔ وَدَّ۔ یَوَدُّ۔

جائداد۔ عَقَار جمع عَقَارٌ۔ عقارات
لاش۔ جُثَّۃ جمع جُثَثٌ۔
ڈالنا۔ اِلْقَاء (اَلْقٰی۔ یُلْقِیْ)
خلاف دعویٰ کیا۔ اِدَّعٰی عَلٰی۔
معاملہ۔ اَمْر۔
ٹکڑا۔ قِطْعَۃ جمع قِطَع۔ قِطعات
مُردہ ہوکر گر پڑا۔ سَقَطَ کے بعد لفظ

زار خلیفة من بنی العباس یوما وزیرہ فی دارہ وکان
للوزیر ولد نجیب فلما جلس الخلیفة اجلس الصبی الی
جانبہ وسألہ "ای دار الخلیفة احسن ام دار ابیک"
فاجاب الصبی علی الفور "متی کان الخلیفة فی دار ابی
فدار ابی احسن" ثم اراہ خاتما ثمینا فی خنصرہ
وسألہ "ھل رأیت خیرا من ھذا الخاتم" فقال
الصبی "نعم الید التی ھو فیھا خیر منہ"

فدھش الخلیفة من حسن جوابہ وقال "ھل تحب
ان تکون خلیفة بعدی" فقال الصبی "لا لان الخلافة
منصب جلیل ولا استطیع ان اقوم بواجباتھا" فزاد
سرور الخلیفة من ھذا الجواب الذی یدل علی الذکاء
والاتقاء والتفت الی ابیہ وقال لہ "لا بد ان یکون
لابنک ھذا شان متی بلغ الرجولة"

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا چچا زاد بھائی کے
سوا اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ آدمی جلد مر جائے
تاکہ وہ اس کے مال اور جائداد کا وارث ہو جائے جب اس کی
موت طویل ہو گئی تو ایک رات اُس نے اُسے قتل کر دیا۔ اور
اس کی لاش کو ایک دوسری بستی تک اُٹھا کر لے گیا اور اس کے

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

اِسْتَسْقٰی۔ اِسْتِسْقَاء (س ق ی) پانی مانگنا اِسْتَسْقٰی۔ یَسْتَسْقِیْ اِسْتَسْقِ۔ لَا تَسْتَسْقِ۔

اِنْفَجَرَتْ۔ اِنْفِجَار (ف ج ر) بہ نکلنا۔ اِنْفَجَرَ یَنْفَجِرُ اِنْفَجِرْ لَا تَنْفَجِرْ

اِثْنَتَا عَشْرَةَ بارہ۔ مذکر کے لیے اِثْنَا عَشَرَ استعمال ہوتا ہے معدود یعنی جس کی تعداد بتائی جا رہی ہو وہ گیارہ سے ننانوے تک واحد اور زبر کے ساتھ آتا ہے مثلاً اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ تِسْعُوْنَ اِمْرَءَةً تین سے دس تک زیر کے ساتھ جمع آتا ہے۔ مثلاً ثَلَاثَةُ اَثْلَاثٍ۔ عَشَرَةُ رِجَالٍ۔

عَیْن۔ چشمہ۔ جمع عُیُوْن۔ اُنَاس۔ لوگوں۔ واحد اِنْس۔

مَشْرَب۔ پانی پینے کی جگہ۔ گھاٹ۔

لَا تَعْثَوْا۔ عُثُوٌّ۔ (ع ث و) بدمعاشانہ پھرنا عَثَا۔ یَعْثُو مثل خَلَا یَخْلُوْ ص۲۶

تُنْبِتُ۔ اِنْبَات (ن ب ت) اُگانا۔ مثل انعام ص۱

بَقْل۔ ساگ۔ جمع بُقُوْل ——— فُوْم۔ گیہوں۔ لہسن۔

عَدَس۔ مسور۔ ——— بَصَل۔ پیاز

تَسْتَبْدِلُوْنَ۔ اِسْتِبْدَال۔ (مثل اِسْتِیْقَاد ص۳) (ب د ل) بدلنا۔ چاہنا۔ تبدیلی چاہنا۔

میت بطور حال کے استعمال ہوگا۔ حسب قاعدہ ص۲۵ بدلہ۔ شمار۔	واضح کرنا۔ بَیَّنَ ۔ یُبَیِّنُ۔ مشتبہ ہونا۔ اِشْتِبَاہ علٰے مثل اِنْتِخَاب

چودھواں سبق

(۱) قرآن مجید :۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ ؕ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ
كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ
وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰی
لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ
لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا
وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ
اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا
سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ
بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

اعلےٰ قانون اور بہترین قیادت یہی دو مرکزی ستون ہیں جن پر ساری اجتماعی سربلندی موقوف ہے۔ قرآن مجید کی زبان میں قانون کا نام آیات اللہ ہے اور قائدین انبیاء علیہم السّلام کہلاتے ہیں۔ بنی اسرائیل قانون الٰہی کی تعمیل سے انکار کرتے تھے اور انبیاء علیہم السّلام کو قتل کر ڈالتے تھے اور یہ ان کی زندگی کا کوئی اتفاقی حادثہ نہ تھا بلکہ وہ بے حکمی کے عادی اور زیادتی و سرکشی کے خوگر تھے۔ اس روش کا انجام ظاہر تھا۔ انفرادی اصلاح اور اجتماعی مصالح کے لیے جب نہ کوئی قانون باقی رہے اور نہ اس سے کام لینے والی کوئی شخصیت محفوظ ہو تو خود غرضی اور نفس پرستی کے سوا اور کیا باقی رہ جاتا ہے اور اس حالت کا انجام ذلت و تباہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ آیات آج کل مسلمانوں کے لئے خاص طور سے قابل غور ہیں۔

(۳) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے:۔

اِسْتَسْقَوْا۔ اِسْتَسْقَیْنَا۔ عَتَوْتُمْ۔ اَنْبَتَتْ۔ اِسْتَبْدَلَ لَنَا اِسْئَلْ۔ سَلُوْا۔ بُؤْ۔ بُئِّتْ۔ اِعْتَدَیْنَ۔ عَتَوْا۔ عَصَیْنَ۔ تَعْصِیْ۔ عَصَیْتَ۔ اِسْتَسْقُوْا۔

ب۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

اراد اللہ ان یبتلی بنی اسرائیل فحرم علیھم صید (آزمانا) (حرام کرنا)
السمک فی یوم السبت وکان اذا دخل یوم السبت

اَدْنٰی۔ کمتر ——— خَیْرٌ۔ بہتر
سَاَلْتُمْ۔ سُؤَال (س ء ل) پوچھنا۔ مانگنا۔ سَاَلَ۔ یَسْاَلُ۔
سَلْ۔ لَا تَسْئَلْ ——— مَسْکَنَۃ۔ بیچارگی۔
بَاءُوْا۔ بَوْء۔ مثل عَوْذ۔ اس لفظ کے اصل معنی ہیں رجوع ہونا مگر
محاورہ میں حاصل کرنا ترجمہ ہوگا۔
عَصَوْا۔ مَعْصِیَۃ (ع ص ی) نافرمانی کرنا۔ تمام صیغے ھدیٰ کی طرح آئیں گے
یَعْتَدُوْنَ۔ اِعْتِدَاء (ع د د) زیادتی کرنا۔ تمام صیغے اشتویٰ کی طرح آئیں گے

تشریح:۔

بنی اسرائیل کے تاریخی واقعات پچھلے اسباق میں مختصر طریقے سے بیان ہو چکے ہیں۔ یہاں اس رکوع کے آخری ٹکڑے کے متعلق چند باتیں قابل ذکر ہیں:۔

بنی اسرائیل کی مضروبیت، ذلت و بیچارگی کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتا ہے کہ وہ آیات الٰہی کا انکار کرتے تھے اور انبیا علیہم السلام کو قتل کرتے تھے اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ وہ بے حکمی کے خوگر اور زیادتی کے عادی تھے۔ قرآن مجید کے یہ مختصر الفاظ ایک عظیم الشان اجتماعی حقیقت کے حامل ہیں۔ قوموں اور جماعتوں کی ترقی اس پر منحصر ہے کہ:۔

(۱) ان کی اصلاح و تعمیر کے لیے بہترین قانون و دستور العمل ہو۔
(۲) اور اسے بروئے کار لانے کے لیے اعلیٰ درجے کے رہنما ہوں۔

ہوں۔ حضرت حاتم نے تعجب کرتے ہوئے فرمایا تم کیا کہتی ہو کیا تمھاری زندگی میرے ہاتھ میں ہے۔ بیوی نے کہا تو کیا میری روزی آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت حاتم اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنی بیوی کے اس حسن ظن اور ان کے ایمان کی قوت پر بہت خوش ہوئے اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے انھیں ایسی نیک بیوی بخشی۔

الفاظ کے معانی

سفر کرنے والا۔ مُسَافِر۔	کتنے۔ کَمْ مِنْ۔

پندرھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ
وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ
عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا
مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ ۖ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ
بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ
مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ
لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ

لم یبق حوت فی البحر الا اجتمع هناك حتی لا یری
الماء من کثرتها فاذا وضی السبت تفرقت
الحیتان ولزم من قعر البحر فوسوس الشیطان الیهم
وقال انما نهیتم عن اخذها یوم السبت ولم
تنهوا عن اخذها فی غیره فعمد رجال
منهم فحفروا حیاضا کبارا حول البحر وشرعوا
منه الیها انهارا فاذا کان عشیة الجمعة فتحوا تلك
الانهار فیقبل الموج من البحر بالحیتان الی تلك
الحیاض فیقعن فیها ولا یقدرن علی الخروج
منها لعمقها فاذا کان یوم الاحد اخذوها۔
ففعلوا ذلك زمانا ولم تنزل بهم عقوبة فتجرؤا
علی السبت فنهوا عن ذلك ولکنهم لم یقبلوا نصیحة
الناصحین فغضب الله علیهم وجعلهم قردة
فمکثوا هکذا ثلاثة ایام ثم هلکوا۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

حاتم اصم زاہد و متقی آدمی تھے ایک مرتبہ انھوں نے ارادہ
کیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ انھوں نے اپنی بیوی سے کہا
میں کل سفر کرنے والا ہوں۔ میں تمھیں کس قدر روپے دیدوں
بیوی نے جواب دیا جس قدر آپ میری زندگی پسند کرتے

تَوَلَّيْتُمْ۔ تَوَلِّيْ (ول ی) تمام صیغے تَلَقّٰی کی طرح ہوں گے۔
لَوْ۔ اگر۔
خَاسِرِيْنَ۔ نقصان اُٹھانے والے۔ خَاسِرٌ کی جمع ہے (خ س ر) مادہ ہے
لَقَدْ۔ (ل + قد) سے مرکب ہے، زور دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے
ماضی کو قریب بنانے کے لیے بھی قَدْ ماضی سے پہلے
استعمال ہوتا ہے۔
خَاسِئِيْنَ (خَاسِئٌ) کی جمع ہے۔ ذلیل۔ دُھتکارا جانے والا۔
نَكَالَ[1] عبرت (ن ک ل) مادہ ہے۔ سزا بھی ترجمہ کرتے ہیں۔
بَيْنَ يَدَيْ۔ سامنے۔ آگے ـــــ خَلْفَ۔ پیچھے۔ بعد۔
مَوْعِظَةً۔ نصیحت (وع ظ) مادہ ہے۔ صیغے مثل وَصَّلَ کے آتے ہیں۔
هُزُوًا۔ مذاق۔ مضحکہ ـــــ عَوَانٌ۔ درمیانی۔
صَفْرَاءُ زرد ـــــ ذَلُوْلٌ۔ کام کا جو۔
تَسُرُّ۔ سُرُوْرٌ (س ر ر) صیغے مَدَّ کی طرح آئیں گے۔ خوش کرنا۔
تُثِيْرُ۔ اِثَارَةٌ (ث و ر) جوتنا۔ تمام صیغے اِقَامَةٌ کی طرح آئیں گے۔
تَسْقِيْ۔ سَقْيٌ (س ق ی) سیراب کرنا۔ سینچنا۔ تمام صیغے مثل هَدٰى ہوں گے
حَرْثٌ۔ کھیتی ـــــ مُسَلَّمَةٌ۔ صحیح سالم ـــــ شِيَةَ۔ داغ

---

[1] اصل میں اُس رسّی کو کہتے ہیں جو جانور کے پیر میں ڈال دی جاتی ہے تاکہ بھاگنے سے رُکا رہے چونکہ دہشت عذاب عبرت بھی غلطی سے روک کا باعث ہوتی ہیں اس لیے اس موقع پر نکال کا لفظ استعمال کیا گیا ۱۲

اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً
خَاسِئِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا
وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ
يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ
قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ قَالُوا ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ
لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ ۖ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا
تُؤْمَرُونَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ
إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ
النَّاظِرِينَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ
تَشَابَهَ عَلَيْنَا ۖ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۝ قَالَ إِنَّهُ
يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي
الْحَرْثَ ۖ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ
بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری
تشریح حسب ذیل ہے :-

هَادُوا۔ هُوْد (ہ و د) یہودی ہونا۔ صیغے عُوْذ کی طرح ہوں گے۔
صَابِئِيْنَ۔ صَابِئ کی جمع ہے۔ دین سے نکل جانے والا۔ ستارہ پرست
(ص ب ء) مادہ ہے۔ قریش بے دین کیلیے یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

ایک شخص کسی بزرگ کے پاس آیا اور اُن سے کہا میں گناہ کرتا ہوں اور اُن کے چھوڑنے پر قدرت نہیں رکھتا ہوں مجھ سے فرمائیے کہ میں کیا کروں۔ اُن بزرگ نے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے عہد کرتے ہو کہ جھوٹ نہیں بولو گے۔ اُس نے کہا، بسر و چشم۔ پھر اُس نے اُن سے اس پر عہد کیا اور اپنے گھر لوٹ گیا۔ دوسرے دن جب اُس نے ارادہ کیا کہ چوری کرے تو اُس نے کل کی بات یاد کی اور اپنے دل میں کہا اگر شیخ نے پوچھا تو کیا جواب دوں گا پس میرے لیے بہتر ہے کہ میں چوری سے دور رہوں۔ اس کے بعد جب جب وہ ارادہ کرتا تھا کہ کوئی گناہ کرے اپنا عہد یاد کرتا تھا اور اس سے دور رہتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی حالت درست ہو گئی اور وہ بہترین لوگوں میں سے ہو گیا۔

الفاظ کے معانی

بزرگ۔ شیخ	قدرت رکھنا۔ قدر۔ اِسْتِطَاعَ یَسْتَطِیْعُ
گناہ کرنا۔ اِقْتِرَاف۔	عہد کرنا۔ مُعَاهَدَة۔ عَاهَدَ یُعَاهِدُ
گناہ۔ ذَنْب۔ جمع ذُنُوْب	جھوٹ بولنا۔ کِذْب۔
بسر و چشم۔ سَمْعًا وَطَاعَةً۔	ہاں۔ نَعَمْ۔
دور رہنا۔ اِبْتَعَدَ یَبْتَعِدُ۔	یاد کرنا۔ تَذَکُّر یَتَذَکَّرُ۔
بہترین۔ خِیَار۔ خیر کی جمع ہے	درست ہو جانا۔ صَلَحَ یَصْلُحُ۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :۔

یَتَوَلَّوْنَ ۔ تَوَلَّ ۔ عِظُوا ۔ أَعِظُ ۔ بَيَّنْتُ ۔ تَشَابَهَتْ ۔
سَرَرْتُ ۔ يَسُرُّونَ ۔ آثَارُوا ۔ آثَرْنَ ۔ سَقَيْتُ
اِسْقِ ۔ وُعِظُوا ۔

ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

ان جماعة من القردة كانوا ساكنين في جبل فالتمسوا
في ليلة باردة ذات رياح وامطار نارا فلم يجدوا ۔ فرأوا
يراعة تطير كأنها شرارة نار فظنوها نارا وجمعوا
حطبا كثيرا فألقوه عليها وجعلوا ينفخون بأفواههم
ويتروحون بأيديهم طمعا في ان يوقدوا نارا
ويصطلون بها من البرد ۔ وكان قريبا منهم طائر
على شجرة ينظرون اليه وينظر اليهم وقد
رأى ما صنعوا فجعل ينا ديهم ويقول لا تتعبوا فان
الذي رأيتموه ليس بنار فلما طال ذلك عليه عزم
على القرب منهم لينهاهم عما هم فيه فمر به
رجل فعرف ما عزم عليه فقال له لا تلتمس تقويم
ما لا يستقيم ولكن الطائر ابى ان يطيعه وتقدم الى
القردة ليعرفهم ان اليراعة ليست بنار فتناوله
بعض القردة فضرب به الارض فمات ۔

هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ
لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝
وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ
اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ
اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰي مَنْ كَسَبَ
سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗـَٔتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

اِدَّارَءْتُمْ۔ اِدَّارُءٌ (د ر ء) دفع کرنا۔ ایک دوسرے پر ڈالنا۔ ٹالنا اِدَّارَءَ۔ یَدَّارِءُ۔ اِدَّارِءْ۔ لَا تَدَّارَءْ۔ اس کی اصل تَدَارُءٌ ہے تفاعل کے وزن پر جیسے تظاھر، ت کو دال سے بدل دیا گیا اور الف بڑھا دیا گیا اِدَّارُءٌ ہو گیا۔

یُرِیْ۔ اِرَاءَۃٌ (ر ء ی) دکھانا اَرٰی۔ یُرِیْ۔ اَرِ۔ لَا تُرِ۔

تَسْئَمُ۔ تَسَاؤُمٌ (ق س و) سخت ہونا۔ صیغے خَلَا یَخْلُوْ کی طرح ہوں گے

یَتَفَجَّرُ۔ تَفَجُّرٌ (ف ج ر) پھٹ جانا۔ تَفَجَّرَ۔ یَتَفَجَّرُ۔ تَفَجَّرْ۔ لَا تَتَفَجَّرْ

یَتَشَقَّقُ۔ تَشَقُّقٌ (ش ق ق) چاک ہونا۔ ٹکڑے ہو جانا صیغے تَفَجَّرَ۔ یَتَفَجَّرُ کی طرح ہوتے ہیں لیکن ان صیغوں کے استعمال کی ایک شکل یہ ہے

سولھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا
كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ
يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝
ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ
اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ
مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاۗءُ ۭ
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ
بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا
اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاۗجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ
رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ فَوَيْلٌ
لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۤ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ

مَسَّ ۔ چھونا ۔ مَسَّ ۔ یَمَسُّ ۔ مَسَّ ۔ لَا تَمَسَّ ۔
مَعْدُوْدَۃ ۔ گنے ہوئے ۔ چند ۔
بَلٰی ۔ نہیں بلکہ ۔ جی نہیں ۔ سابق خیال کی تردید کیلیے استعمال ہوتا ہے ۔

(۲) ا ۔ عربی سے اُردو میں ترجمہ کیجیے :۔

مَسَسْتُ ۔ لَمْ یَمْسَسْنَ ۔ اَسْرَرْتُمْ ۔ حَاجَجْنَا
حَرَّفُوْا ۔ یَشْقَقْنَ ۔ ذَھَبُوْا ۔ لِیَاْکُلُوْا ۔ لَمْ اُرِ ۔ حَدِّثْ

ب ۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

ان جُعیلو کا کان یجری علیہ من بیت رجل تاجر فی کل یوم رزقہ من السمن والعسل وکان یاکل منہ قوتہ وحاجتہ ویرفع الباقی ویجعلہ فی جرۃ فیضعہا فی وتد فی ناحیۃ البیت حتی امتلأت ۔ فبینما الناسک ذات یوم مستلق علی ظھرہ والعصا فی یدہ والجرۃ معلقۃ فوق راسہ تفکر فی غلاء السمن والعسل فقال سابیع ما فی ھذہ الجرۃ بدینار واشتری بھا عشرا عنزا فیحبلن ویلدن فی کل خمسۃ اشھر مرۃ فتصیر معزا کثیرا فاشتری بھا ارضا وازرع فیھا فلا تاتی علیّ خمس سنین الا وقد اصبت من الزرع مالا کثیرا فابنی بیتا فاخرا واشتری اماء وعبیدا و اتزوج امرءۃ صالحۃ جمیلۃ فتحبل ثم تاتی بغلام

کہ ت کو ش سے بدل دیا جاتا ہے اور ش کو ش سے ملا دیا جاتا ہے پھر شروع میں ایک الف زیر کے ساتھ بڑھا دیا جاتا ہے مثلاً تَشَقَّقَ سے اِشَقَّقَ اس کی گردان یوں ہوتی ہے اِشَقَّقَ یَشَقَّقُ اِشَقَّقْ لَا تَشَقَّقْ۔

یُحَرِّفُوْنَ۔ تَحْرِیْف (ح ر ف) بدل دینا۔ صیغے تَنْزِیْل کی طرح آتے ہیں۔

تُحَدِّثُوْنَ۔ تَحْدِیْث (ح د ث) بیان کرنا۔ 〃 〃 〃

لِیُحَاجُّوْکُمْ۔ مضارع سے پہلے لام زیر کے ساتھ آتا ہے تو تاکہ ترجمہ میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ کے علاوہ تمام نون گر جاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں نون نہیں ہوتا ہو ان کے آخری حرف کو زبر ہو جاتا ہے جیسا کہ آپ لَنْ کے ذکر میں پڑھ چکے ہیں (ص۴۰) مثلاً

لِیَذْهَبَ۔ لِیَذْهَبَا۔ لِیَذْهَبُوْا۔ لِاَهْدِیَ۔

اسی قاعدہ کے مطابق لام کی وجہ سے یُحَاجُّوْنَ کا نون گر گیا اور لِیُحَاجُّوْ رہ گیا۔ اس کا ماضی حَاجَّ مضارع یُحَاجُّ امر حَاجَّ حَاجِّ نہی لَا تُحَاجَّ لَا تُحَاجِّ اسم فاعل اور اسم مفعول مُحَاجٌّ اور مصدر مُحَاجَّةٌ آتا ہے معنی ہیں بحث کرنا۔ دلیل پکڑنا۔

یُسِرُّوْنَ۔ اِسْتِسْرَار۔ مثل اِضْمَلَالٌ۔ چھپانا۔

یُعْلِنُوْنَ۔ اِعْلَان۔ مثل اِنْعَامٌ۔ ظاہر کرنا۔

اَمَانِیّ۔ اُمْنِیَّةٌ کی جمع ہے۔ آرزو۔ باطل خیالی (م ن ی) مادہ ہے۔

گر پڑنا۔ خوّ۔ یخِرُّ۔	جلانا۔ اِیقاد (اَوْ قَدَ یُوْقِدُ)
بیہوش ہوکر۔ صَعِقًا	کہیں ایسا نہ ہو میں۔ اَنْ لَّا اَکُوْن

سترھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ
اِلَّا اللّٰهَ ط وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ
وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ
لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ
دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ
اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا
مِّنْکُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ط وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ
وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ
الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ
مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ج وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ

نجیب فاذا ترعرع ادبته واشدد علیه فی ذلک فان
قبل منی فذاک (جوان ہوتا) والا ضربته بهذه العصا واشار
بیده الی الجرة فکسرها فسال ما فیها علی وجهه و
تهدم البیت الذی بناه (گر پڑنا) (کلیلہ ودمنہ)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

کسی بزرگ نے ایک لڑکے کو روتا ہوا دیکھا انھوں نے اس سے پوچھا تم کیوں روتے ہو لڑکے نے جواب دیا میں اللہ کے خوف سے روتا ہوں ان بزرگ نے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ ابھی بچے ہو اور اور بچوں سے باز پرس نہیں کی جاتی اللہ نے بچوں سے قلم اٹھا لیا ہے۔ اس لڑکے نے کہا لیکن میں اپنے گھر میں روزانہ دیکھتا ہوں کہ میری ماں چولھا جلانے کے لیے پہلے لکڑی کے چھوٹے ٹکڑے جلاتی ہیں پھر بڑے ٹکڑے ڈالتی ہیں۔ میں ڈرتا ہو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن میں بھی جہنم کی آگ جلانے کے لیے پہلے جلایا جاؤں۔ بزرگ نے لڑکے کی یہ بات سنی تو چیخ اٹھے اور بیہوش ہو کر گر پڑے۔

الفاظ کے معانی

بزرگ۔ شیخ۔
خوف۔ خَشْیَۃ
لکڑی۔ حَطَب (جلانے والی)

رونا۔ بَکٰی۔ یَبْکِیْ۔
باز پرس کرنا۔ مُؤَاخَذَۃ۔
(اَخَذَ۔ یُؤَاخِذُ)

زور تھا۔ اسی قسم کی ایک بات اس رکوع میں بیان کی گئی ہے۔

توراۃ میں حکم تھا کہ وہ آپس میں حُسنِ سلوک سے پیش آئیں اور باہم ربط و تعاون کے ساتھ زندگی بسر کریں اگر اتفاق سے کہیں اُن کا کوئی بھائی قید ہو جائے تو ان کا فرض تھا کہ وہ اُسے فدیہ دے کر رہا کرائیں لیکن اس بہترین حکم کی اُنھوں نے یہ گت بنائی تھی کہ آپس میں لڑتے ایک دوسرے کو قتل کرتے اپنے بھائیوں کو گھر سے بے گھر کرتے اور اُن کے خلاف دشمنوں کی مدد کرتے حکم الٰہی کی اس مسلسل خلاف ورزی کا انھیں احساس نہ ہوتا لیکن جب ان اعمال کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا کہ یہودی دشمنوں کے ہاتھ میں اسیر ہو جاتے تو پھر وہ اُنھیں چھڑانے کے لیے فدیہ پیش کرتے اور کہتے کہ توراۃ کے حکم کے مطابق ہمارا یہ فرض ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے اس طرزِ عمل کو کتاب (توراۃ) کے بعض حصہ پر ایمان اور بعض حصہ سے انکار قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کا نتیجہ ذلت و رسوائی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں قانونِ الٰہی کے بجائے خواہشات معیارِ عمل بن جاتی ہیں جو حکم مرضی کے موافق ہوتا ہے اُس پر عمل کیا جاتا ہے اور جو ناپسند ہوتا ہے ترک کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ مزاج میں اختلاف طبیعتوں میں تفاوت اور اغراض میں بہت فرق ہوتا ہے اس لیے جب قانونِ الٰہی کے بجائے خواہشات معیارِ عمل بن جائیں تو وحدتِ قومی کا پارہ پارہ ہو جانا لازمی ہے

إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

تَظٰهَرُوْنَ۔ تَظَاهُرٌ (ظ ہ ر) ایکا کرنا۔ تَظَاهَرَ یَتَظَاهَرُ تَظَاهُرٌ۔ لَا تَتَظَاهَرُ۔

دِیَار۔ گھر۔ دار کی جمع ہے۔ دُور بھی جمع ہوتی ہے۔

عُدْوَان۔ زیادتی ——— اِثْم۔ گناہ۔ آثام جمع ہے۔

أُسَارٰی۔ قیدی۔ أَسِیْر کی جمع ہے۔

تُفٰدُوْنَ۔ مُفَادَاۃٌ (ف د ی) فدیہ دینا فَادٰی۔ یُفَادِیْ۔ فَادِ۔ لَا تُفَادِ۔

مُحَرَّمٌ۔ حرام کیا گیا۔ تَحْرِیْمٌ مثل تَبْشِیْرٌ مصدر ہے۔

خِزْیٌ۔ رسوائی ——— رَدَّ۔ مثل مَدَّ لوٹانا۔ پھیرنا۔

تشریح :-

اس رکوع میں بھی بنی اسرائیل کی نافرمانہ ذہنیت کا ذکر ہے عہد کے بعد بدعہدی، اقرار کے بعد انکار اور حسن سلوک کے بجائے بدسلوکی ان کی سرشت بن گئی تھی دینی روح ختم ہو چکی تھی اور اس کے بجائے صرف ظاہرداری اور رسم پرستی کا

فامن عقلاء القوم وکفر سفهاءهم فهلکوا واعزّ
اللّٰہ نبیّہ ونصر اعوانہ واظهر دینہ علی الادیان کلها
وتوفی صلے اللّٰہ علیہ وسلم فی یوم الاثنین من شهر
ربیع الاول وکان عمرہ اذ ذاک ثلثۃ وستین سنۃ۔
(السیرۃ النبویہ) ۶۳

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پینتیس ۳۵ برس کو پہونچے تو قریش نے ارادہ کیا کہ کعبہ کو بنائیں اُنھوں نے اُسے گرا دیا پھر اُس کی بنیاد رکھی اور اس کی دیواریں بلند کیں جب حجر اسود رکھنے کا وقت آیا تو ہر شخص نے چاہا کہ وہ اس پتھر کو اپنے ہاتھ سے رکھے۔ پس انھوں نے باہم اختلاف کیا اور قریب تھا کہ ان میں کے بعض بعض کو قتل کریں۔ لیکن ایک شخص نے کہا کہ کل جو شخص سب سے پہلے حرم میں داخل ہو وہ ہمارا حکم ہو۔ جب صبح وہ لوگ آئے تو اُنھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں موجود ہیں۔ پس وہ خوش ہوئے اور انھوں نے آپ کو اپنا حکم بنا لیا۔ آپ نے ایک چادر میں حجر اسود کو رکھا اور قبائل کے سرداروں کو حکم دیا کہ وہ اسکے کناروں کو پکڑ لیں پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے حجر اسود کو اس کی جگہ لگا دیا۔

الفاظ کے معانی

پینتیس ۳۵ خمس وثلثین۔	پہونچنا۔ بلغ یبلغ۔
بنیاد۔ بنیان۔ قواعد واحد قاعدۃ	بنانا۔ بنی یبنی۔

اور اس کا انجام ذلت و رسوائی یقینی ہے چنانچہ بنی اسرائیل کا انجام یہی ہوا اور یہی انجام ایسی تمام جماعتوں کا ہوتا ہے اور ہوگا۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے:۔

فَادَّيْتُ - اُنَادِيْ - حَرَّمْتُ - تَظَاهَرُوْا - فَادَيَا - اَتَيْتُ - فَدَوْا - فَادُوْا - اَتَوْ - لَاتُقُوْا - لَاتُوْتِ -

ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

فی صبیحة یوم الاثنین من شهر ربیع الاول وُلِدَ رسولنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وتُوُفِّیَ ابوہ عبد اللہ من قبل فربّتْهُ امه آمنة وارضعتْهُ حلیمة بنت ابی ذؤیب فلما کانت السادسة من عمرہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتت امه فربّاہ جدہ عبد المطلب ولکن تُوُفِّیَ ایضا بعد سنتین واوصی به قبل وفاته الی ابی طالب عمّه ولخمس وعشرین سنة من مولدہ تزوّج السیدة خدیجة بنت خویلد وکان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم مشهورا فی قومه بالامانة والصدق والعفاف حتی سمّوہ الامین وفی یوم الاثنین من شهر رمضان کان یتحنّث بغار حراء اذ جاءہ الوحی وکان عمرہ اذ ذاک اربعین سنة۔

ثم دعا صلی اللہ علیہ وسلم قومه الی الاسلام

عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ
وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ
اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا
فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ
قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۚ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ
بِكُفْرِهِمْ ۭ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ
اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ
عَلٰي حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ
لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ
اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری
تشریح حسب ذیل ہے:-

گرانا۔ ھَدَمَ۔ یَھْدِمُ۔	بنیاد رکھنا۔ تَاسِیْس (صیغے مثل تَبْشِیْر)
جگہ۔ مکان	
کنارہ۔ طَرَف۔ جمع اطراف	چادر۔ رِدَاء۔ جمع اَرْدِیَة۔
پکڑنا۔ اَخَذَ یَاخُذُ	سردار۔ رَئِیْس جمع رُؤَسَاء۔

اٹھارھواں سبق

(۱) قرآن مجید:۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ
بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا
لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ
وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ
اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمْ
كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ
قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

کہ ان کی بے قانونی کا یہ حال ہے کہ جب بھی کوئی نبی ان کی مرضی کے خلاف کوئی پیغام حق لایا تو وہ اس کے دشمن ہوگئے۔ کسی کو جھٹلایا۔ کسی کو قتل کیا۔ یہی حال ان کا آج بھی ہے۔

ان کے حسد و عناد کا یہ عالم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے وہ آپ کے منتظر تھے دشمنوں کے مقابلے میں آپ کی ذات سے فتحیابی کے متمنی تھے۔ جب انھیں مخالفین کے ہاتھوں سے تکلیف پہونچتی تھی تو نبی آخرالزماں کو یاد کرتے تھے اور آپ کی تشریف آوری کی آرزو کرتے تھے لیکن جب آپ آگئے اور مدتوں کی تمناؤں کی تکمیل کا وقت آیا تو وہ دفعتہً مخالف ہوگئے۔ اللہ تعالےٰ نے بیان کیا کہ ان کی اس مخالفت کی وجہ حسد و عناد اقتدار طلبی اور جاہ پسندی کے سوا اور کچھ نہیں ان کی اخلاقی اور علمی زندگی معائب سے لبریز تھی وہ بے قیدی کے عادی اور بے راہ روی کے خوگر تھے اس لیے ضابطہ کی زندگی بسر کرنے سے گریزاں تھے لیکن اپنی اس حالت کو چھپانے کے لیے اپنے دین کو آڑ بنانا چاہتے تھے اور ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اپنی شریعت اور اپنے انبیاء کی محبت میں کر رہے ہیں لیکن قرآن مجید نے برملا کہا کہ یہ بالکل غلط ہے انھیں نہ اپنی شریعت سے تعلق ہے نہ اپنے انبیا سے محبت۔ چنانچہ ان کی تاریخ کے چند مشہور واقعات کی جانب اشارہ کرکے

قَفَّيْنَا۔ تَقْفِيَۃ (ق ف ی) پیچھے لانا۔ تمام صیغے سَوّٰی کی طرح آئیں گے۔
بَيِّنَات۔ بَيِّنَۃ کی جمع ہے۔ روشن نشانیاں۔ دلائل۔
اَيَّدْنَا۔ تائید (ا ی د) مدد دینا۔ صیغے تبشّیر کی طرح آئیں گے۔
رُوْحُ الْقُدُس۔ روح پاک حضرت جبرئیل۔
تَهْوٰی۔ هَوًی (ہ و ی) محبت کرنا۔ چاہنا هَوِیَ یَهْوٰی اِهْوَ لَا تَهْوَ
غُلْف۔ غِلاف کی جمع ہے۔ غلاف۔ پردہ۔
يَسْتَفْتِحُوْنَ۔ اِسْتِفْتَاح (ف ت ح) فتح چاہنا۔ صیغے اِسْتِکْبَار کی طرح آئیں گے۔
يَعْرِفُوْنَ۔ عِرْفَان۔ مَعْرِفَۃ (ع ر ف) پہچاننا۔ جاننا۔
بِئْسَمَا۔ کیا ہی بُرا ——— مُهِيْن۔ رُسوا کرنے والا۔
اُشْرِبُوْا۔ اِشْرَاب۔ مثل اِنْعَام (ش ر ب) پلانا۔ اُشْرِبُوْا ماضی مجہول ہے۔
يَوَدُّ۔ وَدّ (و د د) چاہنا۔
يُعَمَّرُ۔ تعمیر (ع م ر) عمر دیا جانا۔ صیغے مثل تَبْشِیْر آئیں گے۔ يُعَمَّرُ مضارع مجہول ہے۔
مُزَحْزِحِ۔ زَحْزَحَۃ۔ دور کرنا۔ ہٹانا زَحْزَحَ يُزَحْزِحُ زَحْزِحْ لَا تُزَحْزِحْ

تشریح:۔

یہود کے متعلق اوپر گذر چکا ہے کہ قانون الٰہی کے بجائے ہوائے نفس ان کا دستور حیات تھا۔ اس سلسلہ میں اس رکوع میں فرمایا گیا

حتی اثرت حاشیۃ البرد بعاتقہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
ثم قال یا محمد من یمنعک منی فقال اللہ الذی عندک
فاتقت الیہ فضحک ثم امر لہ بعطاء۔ وکان یعفو و
یصفح ما ضرب بیدہ شیئا قط الا ان یجاھد فی سبیل
اللہ ولا ضرب خادما ولا امرأۃ۔ کان اجود الناس
صدرا واصدق الناس لھجۃ والینھم عریکۃ و
اکرمھم عشرۃ من رای بدیھۃ ھابہ ومن خالطہ معرفۃ
احبہ۔ (السیرۃ النبویہ)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے:-

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس ہوئے
آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے۔ راستہ میں ایک وادی میں
آپ اور آپ کے اصحاب اُترے لوگ علیحدہ علیحدہ ہوگئے
ہر شخص نے کسی درخت کا سایہ حاصل کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم بھی ایک سایہ دار درخت کے نیچے اُترے اپنی تلوار
اس پر لٹکا دی پھر لیٹے اور سو گئے اس درمیان میں کہ آپ
سو رہے تھے مشرکین میں سے ایک آدمی آیا اور تلوار لے لی
جب آپ جاگے تو آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی آپ کے
سامنے کھڑا ہے تلوار اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ کہتا ہے
اے محمد تمھیں مجھ سے کون روکے گا آپ نے فرمایا کہ اللہ ہیں

بتلایا کہ وہ ان بزرگوں کو کس قدر پریشان کر چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید نے یہ بھی کہا کہ وہ دنیا کے حریص اور یہیں کی زندگی کے آرزومند ہیں انھوں نے اپنی آخرت کو اس درجہ ویران کر رکھا ہے کہ موت کے تصور سے بھی ان کی روح گھبراتی ہے۔

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے:۔

اَیَّدْتَّ۔ تُؤَیِّدُ۔ تُقَفُّوْنَ۔ هَوُوْا۔ یَهْوُوْنَ۔ زَحْزَحْنَا۔ عُمِّرَ۔ وَدِدْتَ۔ یَوْدُوْنَ۔ اِسْتَفْتَحْنَا

(ب)۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشدّ الناس تواضعا قال ابو امامۃ رضی اللہ عنہ خرج علینا متوکّئا علی عصًا فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما تقوم الاعاجم وکان یعود المساکین ویجالس الفقراء ویجیب دعوۃ العبد لمّا فتحت علیہ مکۃ ودخلہا بجیوش المسلمین طأطأ علی رحلہ راسہ تواضعا للہ تعالیٰ وقال انس رضی اللہ عنہ خادمہ لقد خدمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی قطّ اُفٍّ ولا قال لشیٔ فعلتہ لما فعلتہ مرۃ جبذہ اعرابی بردائہ جبذۃ شدیدۃ

تکیہ لگائے ہوئے — کھڑے ہونا — عیادت کرنا — نجمی — جھکا دینا — کجاوہ — کھینچنا

تک ہو سکتے ہیں لیکن مادّہ کے اصل حروف کے اعتبار سے اسم تین، چار اور پانچ حروف کا اور فعل صرف تین اور چار حروف کا ہوتا ہے۔ تین حرفی ثلاثی اور چار حرفی رباعی کہلاتا ہے ہر ایک کی دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو صرف اصلی حروف (۳ یا ۴) ہی ہوتے ہیں یا (۴-۳) اصلی حروف کے ساتھ کچھ زائد حروف بھی شامل ہوتے ہیں۔ ذیل کے نقشہ سے یہ بات خوب واضح ہوتی ہے :-

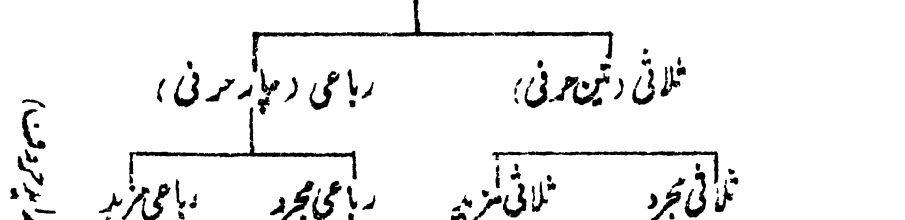

ثلاثی مجرد کی چھ شکلیں استعمال ہوتی ہیں جنھیں ابواب کہتے ہیں ہر باب علیحدہ علیحدہ حسب ذیل ہے :-

(۱) ماضی اور مضارع دونوں کے عین کو یعنی درمیانی حرف کو زبر مثلاً فَتَحَ یَفْتَحُ

(۲) ماضی اور مضارع دونوں کے عین کو یعنی درمیانی حرف کو زیر مثلاً حَسِبَ۔ یَحْسِبُ۔

سلہ صرف کی کتابوں میں ایسا ہی ہے لیکن قرآن میں حَسِبَ یَحْسَبُ استعمال ہوا ہے اس باب سے کوئی لفظ صحیح نہیں آتا مگر اِنْ یَرِثُ وغیرہ آیا ہے۔

تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ پھر رسول اللہ نے اُسے کھینچ لیا اور کہا اب تجھے مجھ سے کون روکے گا۔ اس کا بدن لرز گیا اور اُس نے کہا آپ بہترین لینے والے ہو جیے۔ آپ نے اُسے معاف کر دیا اور اُس کی راہ چھوڑ دی۔

الفاظ کے معانی

واپس ہونا۔ قفل یقفُلُ۔	سایہ حاصل کرنا۔ اِستظلّ یستظِلُّ۔
اترنا۔ نَزَلَ۔ یَنزِلُ۔	سایہ دار۔ ظلیل۔
علیحدہ علیحدہ ہونا۔ تفرّق۔ مثل تفرُّقٌ	گرنا۔ سقط (ن)
راہ چھوڑ دینا۔ خلّی یُخلّی۔	کھینچنا۔ اِختَرَطَ یختَرِطُ
	بہترین لینے والے۔ خیر آخِذ

قواعد :- (گرامر)

"عربی زبان کے دس سبق" میں آپ ماضی اور مضارع کا ذکر پڑھ چکے ہیں لیکن وہاں آپ نے یہ دیکھا کہ فَعَلَ اور یَفعَلُ دونوں کے عین پر صرف زبر ہوتا ہے لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا چنانچہ آپ نے مختلف عبارتوں میں دیکھا ہوگا کہ ماضی اور مضارع کے عین پر زبر کے علاوہ زیر اور پیش بھی ہوتا ہے۔ اس کتاب کے نوین سبق کے آخر میں اس بارہ میں کچھ اشارہ کیا گیا ہے لیکن اب وضاحت کی ضرورت ہے اچھا سنیے :-

عربی زبان میں جیسے تو اسم میں سات حروف اور فعل میں چھ حروف

انیسواں سبق

(۱) قرآن مجید:-

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ
قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى
وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ
وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۝
وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا
إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ
فَرِيقٌ مِّنْهُم بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَمَّا
جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ
نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ
وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّبَعُوا مَا
تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ
وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ
وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ
وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ
فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ
الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا

(۳) ماضی اور مضارع دونوں کے عین یعنی درمیانی حرف کو پیش مثلاً کَرُمَ - یَکْرُمُ۔

(۴) ماضی کے عین (درمیانی حرف) کو زبر اور مضارع کے عین کو پیش مثلاً نَصَرَ - یَنْصُرُ۔

(۵) ماضی کے عین کو زبر اور مضارع کے عین کو زیر مثلاً ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

(۶) ماضی کے عین کو زیر اور مضارع کے عین کو زبر مثلاً سَمِعَ یَسْمَعُ۔

نوٹ :-

لغت کی کتابوں میں جہاں الفاظ کے معانی بیان کیے جاتے ہیں وہاں اس لفظ کا باب بھی بتا دیا جاتا ہے۔ اب آئندہ ہم بھی مصدر کے ساتھ باب لکھا کریں گے۔ اختصار کے لیے ہم فَتَحَ کے لیے (ف) حَسِبَ کے لیے (ح) کَرُمَ کے لیے (ک) نَصَرَ کے لیے (ن) ضَرَبَ کے لیے (ض) سَمِعَ کے لیے (س) لکھیں گے۔ اسے اچھی طرح یاد رکھیے تاکہ آئندہ زحمت نہ ہو۔ ثلاثی مزید کے ابواب آئندہ بیان ہوں گے۔

کسی سنجیدہ بات کے بجائے فضول باتیں کرتے رہتے تھے۔
اسی قسم کی اُن کی ایک بات یہ تھی کہ وہ کہتے تھے کہ جبریل ہمارا
پرانا دشمن ہے۔ چونکہ وہی اس مرتبہ بھی قرآن لا رہا ہے اس لیے
ہم کسی طرح قبول نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کے اس
لغو اعتراض کا اس رکوع میں یہ جواب دیا ہے کہ حضرت جبریل تو
محض ایک واسطہ ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے وحی لاتے ہیں پھر یہ
کلام الٰہی مومنین کے لیے ہدایت و بشارت ہے اور پہلے کے انبیاء
علیہم السلام اور اُن کی تعلیمات کی تصدیق کرتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا
کہ اللہ کے معصوم فرشتوں اور رسولوں پر اتمام اور اُن سے عداوت
دراصل خود اللہ تعالیٰ سے عداوت ہے۔ کلام حق اس قدر واضح اور
آیات الٰہی اتنی صاف ہیں کہ اُن سے انکار صرف فاسق اور نافرمان
سرشت انسان ہی کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں ان کی ذہنی پستی اور عملی
کج روی کا بیان کیا گیا کہ اُن کا یہ حال ہے کہ کتاب الٰہی کو تو پس
پشت ڈالتے ہیں مگر جادو اور ٹونوں کے پیچھے پڑتے ہیں حالانکہ انہیں
بخوبی معلوم ہے کہ نفع نقصان تمام تر اللہ کے ہاتھ ہیں اور وہ ان ساحرانہ
چالوں سے کسی کو نہ فائدہ پہونچا سکتے ہیں نہ نقصان البتہ اپنی آخرت
برباد کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق قرآن
مجید نے صاف صاف بیان کیا کہ ساحرانہ اعمال سے ان کی ذات بالکل
بری ہے۔ ان گمراہانہ افعال کی ساری ذمہ داری ان شیاطین پر ہے۔

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے:۔

نَبَذَ۔ نَبْذًا (ن ب ذ) پھینکنا۔ ڈال دینا۔ (مض)

وَرَاءَ۔ پیچھے ——— ظُهُوْرِ۔ پیٹھ۔ ظَهْرٌ کی جمع ہے

اِتَّبَعُوْا۔ اِتِّبَاعٌ (ت ب ع) پیروی کرنا۔ صیغے اِتَّخَاذٌ کی طرح ہوں گے۔

مُلْكٌ۔ عہد۔ بادشاہی ——— بَابِلَ۔ مشہور شہر کا نام ہے۔

ضَارِّيْنَ۔ ضَرَرٌ کا اسم فاعل ہے۔ نقصان پہونچانے والے۔ ب کی وجہ سے ضَارُّوْنَ ضَارِّيْنَ ہوگیا ہے دیکھیے "درس سبق" کا آخری سبق۔

خَلَاقٍ۔ حصہ ——— مَثُوْبَةٌ۔ بدلہ۔

شَرَوْا۔ شِرَاءٌ (ش ر ی) بیچنا۔ خریدنا۔ صیغے هَدٰی کی طرح آتے ہیں۔

تشریح:۔

یہود کی ذہنی اور اخلاقی حالت کا ذکر اوپر کافی ہو چکا ہے وہ قرآن مجید کے دلائل کے سامنے عاجز ہو چکے تھے اس لیے

لہ ان الفاظ میں سے ہی جن پر زبر و زیر پیش کبھی نہیں آتے اور زیر کی جگہ زبر آتا ہے۔ قواعد کی اصطلاح میں ایسے الفاظ غیر منصرف کہلاتے ہیں ۱۲

بھیجا تاکہ وہ اس کی حقیقت واضح کر دیں۔ لیکن ان کی فہمائش اور ہدایت کے باوجود لوگ ان سے جادو سیکھتے اور اس سے نقصان رسانی کے کام کرتے۔ مفسرین کی اس جماعت کے نزدیک مَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ میں مَا جو کے معنی میں ہے اور اس کا عطف وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ پر ہے یعنی انھوں نے اس کی پیروی کی جو شیاطین حضرت سلیمان کے زمانہ میں پڑھتے تھے اور اس کی پیروی کی جو بابل میں ہاروت و ماروت پر نازل کیا گیا۔

مفسرین کی ایک دوسری جماعت سحر کے اس سارے قصہ سے انکار کرتی ہے وہ کہتی ہے یہ شیاطین یہود کا افترا ہے اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت منقول نہیں جو کچھ بھی ہے اس کی بنیاد اسرائیلی روایات پر ہے اور ملائکہ و انبیاء علیہم السلام پر اس کا افترا معلوم ہے۔ چنانچہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے پہلے حضرت سلیمان کے خلاف یہودیوں کی افترا پردازی کا ذکر کیا پھر اس پر ہاروت و ماروت کے قصہ کا عطف کیا۔ (خازن)

تلاوہ یتلوہ کے بعد جب علیٰ ہوتا ہے تو کذب و افترا پردازی کے معنی ہوتے ہیں[1] (احکام القرآن جصاص ص۵۵) اس بنا پر سارا قصہ یہود کا افترا پردازی کی داستان ثابت ہوتا ہے۔ اس گروہ کے نزدیک عطف کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ کو

---

[1] جب کہ تلاہ کو تلا کے مفہوم میں لیا جائے اس جگہ یہ لوگ تلو کو تقول کے معنی میں لیتے ہیں

دوران کلام میں ہاروت وماروت کا ذکر آیا ہے یہ کون تھے؟
اس بارہ میں بسند صحیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث
ثابت نہیں اسرائیلی (یہودی) روایات کا حاصل یہ ہے کہ انسانوں
کی بدعملی پر یہ دونوں فرشتے معترض ہوئے اللہ تعالےٰ نے انھیں
انسانی خصائص کے ساتھ دنیا میں امتحاناً بھیجا۔ یہاں پہونچ کر وہ
زہرہ نامی ایک عورت کے عشق میں مبتلا ہوگئے۔ اس حال میں وہ
اس کے حکم سے بت پرستی، شراب خواری اور قتل کے گناہ میں
مبتلا ہوئے عورت آسمان پر اڑ گئی اور ستارہ (زہرہ) بن گئی۔ ہاروت
وماروت سزا کے مستحق قرار پائے۔ انھوں نے خدا سے خواہش کی کہ
آخرت کے بجائے دنیا ہی میں انھیں عذاب دیدیا جائے ان کی
درخواست منظور ہوئی اور وہ چاہ بابل میں قیامت تک کے لیے الٹے
لٹکے ہوئے ہیں۔ وہیں لوگ سحر کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

اس روایت کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اس کی بے اصلی
خود ہی ظاہر ہے اوپر عرض کیا جا چکا ہے کہ اس بارہ میں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت منقول نہیں ہے مفسرین کی
ایک جماعت نے ان آیات کی تفسیر میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ایک
زمانہ میں بابل جادو کا مرکز تھا۔ لوگ ساحرانہ مشاغل میں اتنے منہمک
تھے کہ معجزات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے
ہاروت وماروت دو فرشتوں کو علم سحر سے واقف کرکے

فاتی الاعمٰی فقال ای شیٔ احب الیک قال ان یرد اللہ
الیّ بصری فابصر الناس فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ
قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا
فانتج ھذا وولد ھذا فکان لھذا واد من الابل ولھذا
واد من البقر ولھذا واد من الغنم ثم انہ اتی
الابرص فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین قد
انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ
ثم بک اسألک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد
الحسن والمال بعیرا اتبلغ بہ فی سفری فقال الحقوق
کثیرۃ فقال کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک
الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت
ھذا المال کابر عن کابر فقال ان کنت کاذبا
فصیرک اللہ الی ما کنت واتی الاقرع فی صورتہ و
ھیئتہ فقال لہ مثل ما قال لھذا ورد علیہ مثل ما رد
ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت
واتی الاعمٰی فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین
وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی
الیوم الا باللہ ثم بک اسألک بالذی رد علیک

بعیرا، اسألک کا دوسرا مفعول ہے ۱۲

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ پر عطف کیا جائے کیونکہ یہ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ کے مقابلہ میں قریب ہے۔ اس صورت میں چونکہ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ میں مَا "نہیں" کے معنی میں ہے اس لیے وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ میں بھی مَا کے معنی "نہیں" ہوں گے اور یہ جملہ منفی (negative) ہو جائے گا۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے:۔

اِتَّبَعْتُمْ۔ اِتَّبِعْ۔ نَمْدُدْكَ۔ عَاهَدْنَا۔ تَوَلَّوْا۔ تَعَلَّمْتُ شَرَيْتُ۔ عَلِمْتُ۔ تَعَلَّمُوْا۔ اِتَّيْتَ۔ شَرَيْنَ۔ يَشْرُوْنَ۔

ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

اِنَّ ثَلَاثَةً من بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی اراد اللّٰہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللّٰہ لک فیھا فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللّٰہ لک فیھا

سلہ ان آیات کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں جو تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر اور تفسیر کبیر وغیرہ میں درج ہیں یہاں صرف دو تین مشہور قول اور ترکیبیں ذکر کی گئی ہیں ۱۲

الفاظ کے معانی

جمع ہونا۔ اجتماع مثل انتخاب ص۶۱	سردار۔ وُجُوہ۔ رُؤَسَاء۔
لڑائی۔ حرب۔	مخالفت۔ مثل مُخَادَعَۃ ص۶۲
مشغول ہونا۔ تَشَاغُل۔ مثل تظاہر ص۸۴	اصرار۔ اَمَسَّ۔ یُصِرُّ۔
موقع ہاتھ آنا۔ اَمْکَنَتِ الْفُرْصَۃُ۔	آپس میں لڑنا۔ اِقْتِتَال۔
ہمیں چاہیے۔ یَنْبَغِیْ لَنَا۔	لڑانا۔ اِحْوَاش مثل انعام ص۱۰۱
حملہ کرنا۔ ھَجَمَ یَھْجُمُ۔	متوجہ ہونا۔ اِقْبَال مثل اِنعام ص۱۰۱
باز آجانا۔ رَجَعَ۔ یَرْجِعُ (ض)	

بیسواں سبق

(۱) قرآن مجید:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا
وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ
عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ؕ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ
مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ مَا نَنْسَخْ مِنْ
اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِھَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَآ اَوْ مِثْلِھَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ

بصرك شاة اتبلغ بها فی سفری فقال قد کنت اعنی
فردّ الله الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت
فوالله لا اجهدك الیوم بشیء اخذته لله عزّ
وجلّ فقال امسك مالك فانما ابتلیتم فقد رضی
الله عنك وسخط علی صاحبیك ۔ (بخاری۔ مسلم)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :۔

جب عبدالملک بن مروان مصعب بن زبیر کے ساتھ لڑائی میں مشغول ہوا تو روم کے سردار ۔۔۔۔ شاہ روم کے پاس جمع ہوئے اور کہا اب موقع ہاتھ آیا ہے عرب اس وقت ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم اسوقت اُنپر حملہ کر دیں اور اپنا مقصد پورا کریں۔

شاہ روم نے اس رائے کی مخالفت کی لیکن سرداروں نے اصرار کیا جب ان کا اصرار بہت بڑھا تو شاہ روم نے دو کتے بُلوائے اور انھیں لڑا دیا کتے آپس میں خوب لڑے کچھ دیر کے بعد شاہ روم نے ایک بھیڑیا منگوایا کتوں نے جب بھیڑیے کو دیکھا تو اپنی لڑائی بھول گئے اور بھیڑیے پر حملہ کر دیا اور اُسے مار ڈالا۔

شاہ روم نے کہا یہی حال عربوں کا ہے وہ آپس میں لڑتے ہیں۔ لیکن جب ہم اُن پر حملہ کریں گے تو وہ اپنی لڑائی چھوڑ دیں گے اور ہم پر متوجہ ہو جائیں گے۔ آخر کار سردار اپنی رائے سے باز آئے۔

ہمارے چرواہے۔ اس طرح وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے تھے۔ اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ یہ لفظ استعمال نہ کریں بلکہ اس کے بجائے اُنْظُرْنَا کہیں تاکہ یہودیوں کو شرارت کا موقع ہی نہ مل سکے۔

یَخْتَصُّ۔ اِخْتِصَاصٌ (خ ص ص) خاص کرنا۔ اِخْتَصَّ۔ یَخْتَصُّ۔ اِخْتَصِّ۔ لَا تَخْتَصِّ۔

نَنْسَخْ۔ نَسْخٌ (ن س خ) منسوخ کرنا۔ باب (ف) سے آتا ہے۔

نُنْسِهَا۔ اِنْسَاءٌ (ن س ی) مثل اِحْیَاءٌ ص۴۱ بھلا دینا۔

مُلْكٌ۔ بادشاہی۔

وَلِیٌّ۔ حمایتی۔ دوست۔ کارساز۔ جمع اَوْلِیَاءُ

یَتَبَدَّلْ۔ تَبَدُّلٌ (ب د ل) بدلنا۔ صیغے تَفَجُّرٌ ص۷۹ کی طرح ہوں گے

تَبَیَّنَ۔ (ب ی ن) مثل تَفَجُّرٌ ص۷۹ واضح ہو جانا۔

اِصْفَحُوْا۔ صَفْحٌ (ص ف ح) درگزر کرنا۔ باب (ف)

تُقَدِّمُوْا۔ تَقْدِیْمٌ (ق د م) آگے بڑھانا۔ صیغے تَبْشِیْرٌ ص۴۰ کی طرح ہوں گے

بُرْهَانٌ۔ دلیل ——— وَجْہٌ۔ چہرہ۔

مُحْسِنٌ۔ نیکی کرنے والا۔

اَسْلَمَ۔ اِسْلَامٌ (س ل م) مثل اِنْتِقَامٌ ص۱۰ جھکا دینا۔ سونپ دینا۔

تشریح:-

اہل کتاب و مشرکین کے اخلاقی اور عملی حالات اور ان کی معاندانہ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ
كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ط وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ج حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ
اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ج فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا
حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ط
تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ط قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
بَلٰى ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

رَاعِنَا۔ مُرَاعَاۃ (رع ی) رعایت کرنا رَاعٰی یُرَاعِی رَاعِ لَا تُرَاعِ۔
رَاعِنَا۔ راع۔ رعایت کر) نا (ہماری) سے مرکب ہے اس کے لفظی معنی ہیں
ہماری رعایت کیجیے۔ ہمارا خیال فرمائیے۔ لیکن یہودی شرارت سے
رَاعِنَا کو ذرا زبان دبا کر رَاعِیْنَا کہتے تھے جس کے معنی ہو جاتے تھے

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے :-

رَاعِیَتٌ - یُرَاعُوْنَ - رَاعٍ - رَاعُوْا - اِخْتَصَصْنَ - اِخْتَصِصْنَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۸) اور کو کسی قسم کی بھلائی نصیب ہو لیکن اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہتا ہے خاص کرتا ہے لہٰذا اُس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمایا آپ کی نبوت اور قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد اگر توراۃ کے بعض احکام منسوخ ہوئے ہیں تو کچھ ہرج نہیں ان کے بجائے اُن ہی جیسے یا اُن سے بہتر احکام لائے جاتے ہیں۔

مذکورۂ بالا تفصیل کی بنا پر ہماری سمجھ میں یہی آرہا ہے کہ اس جگہ نسخ سے اگلی شریعت کا نسخ مراد ہے لیکن مفسرین کی کافی جماعت نسخ سے خود قرآن مجید کی بعض آیتوں کا نسخ سمجھتی ہے ان کے نزدیک واقعہ کی نوعیت یہ ہے کہ ایک حالت میں ایک حکم آتا تھا جب وہ حالت باقی نہ رہتی تھی تو وہ حکم منسوخ ہو جاتا تھا اور اس موقع اور حالت کے اعتبار سے دوسرا حکم آجاتا تھا۔

نسخ کی جو بھی صورت مراد لی جائے اس کی وجہ اس کے سوا اور کوئی نہیں ہوتی کہ موقع اور حالات کے لحاظ سے جو احکام آتے ہیں جب وہ صورت حال بدل جاتی ہے تو اس حکم کو بھی ترمیم یا تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب تھی اس لیے ضروری تھا کہ جہاں تک ہو سکے اُسے زمانی اور مکانی حالات سے بلند رکھا جائے اسمیں صرف وہی آیات درج ہوں جن کا حکم دائمی ہو یا جن سے دعوت اسلام کی تدریجی ارتقاء معلوم ہو سکے یا جن سے مسائل و احکام کی علت کا پتہ چل سکتا ہو اور استنباط و استدلال میں سہولت ہو یا انہیں فکر و قیاس اور بحث و نظر کا سامان ہو یا اُن سے اجتہاد و اختیار کی راہیں کھل سکیں اس بنا پر ضروری تھا کہ اصولی باتیں زیادہ ہوں مگر جزئیات کا بیان اور انکی تفصیلات

(باقی صفحہ ۱۱۰ پر)

ذہنیت کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس موقع پر پھر اس کی جانب اشارہ کیا گیا تاکہ مسلمان ان سے متاثر نہ ہوں۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں سے خاص طور سے کہا گیا کہ وہ اسے خوب سمجھ لیں کہ اہل کتاب مشرکین اور کفار کو ان کے ساتھ سخت حسد عناد ہے انھیں ہرگز یہ گوارا نہیں کہ مسلمانوں کو کسی قسم کی بھلائی نصیب ہو پھر بھلا وہ یہ کیسے دیکھ سکتے ہیں کہ نبوت کے سے بلند اور عظیم منصب پر کوئی اور سرفراز ہو یہی جذبۂ حسد ہے جو انھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف ابھارتا رہتا ہے۔

یہود یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ توراۃ کے احکام قیامت تک کبھی منسوخ نہ ہوں گے۔ جب قرآن مجید سے اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے تو انھیں ناگواری پیدا ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے انھیں بتایا کہ اصل دین تو ہمیشہ سے ایک ہی ہے اور ایک ہی رہے گا لیکن ہر زمانہ کے حالات کے اعتبار سے کچھ احکام ہوتے ہیں۔ جو حالات کی تبدیلی سے بدل جاتے ہیں یا لوگوں کے ذہن سے فراموش ہو جاتے ہیں اب اگر اس قسم کے احکام نزول قرآن کے بعد منسوخ ہو گئے تو اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے آخر توراۃ نے بھی تو اپنے سے پہلے کی شریعتوں کے بہت سے احکام منسوخ کیے ہیں[1]۔

---

[1] اس جگہ اوپر کی آیتوں میں اہل کتاب کا ذکر ہے اور پھر بعد کی آیتوں میں بھی انھیں کا ذکر ہے نسخ کی آیت سے پہلے یہود کی حاسدانہ ذہنیت کا ذکر ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ انکے علاوہ کسی

(باقی بر صفحہ ۱۰۹)

اللّٰھم کان لی ابوان شیخان کبیران فکنت لھما غبوقھما
فوجدتھما نائمین فکرھت ان اوقظھما والصبیۃ یتضاغون عند رجلی
فاستیقظا فشربا غبوقھما اللّٰھم ان کنت فعلت ذالک
ابتغاء وجھک ففرج عنا ما نحن فیہ من ھذہ الصخرۃ
فانفرجت شیئا لا یستطیعون الخروج منہ۔

قال الآخر اللّٰھم انہ کانت لی ابنۃ عم کانت احب الناس
الیّ فارد تھا علی نفسھا فامتنعت منّی فاعطیتھا عشرین
ومائۃ دینار علی ان تخلی بینی وبین نفسھا ففعلت حتی
اذا قدرتھا قالت اتق اللّٰہ ولا تفض الخاتم الا بحقہ فانصرفت عنھا اللّٰھم ان کنت
فعلت ذالک ابتغاء وجھک ففرج عنا ما نحن فیہ فانفرجت
الصخرۃ غیر انھم لا یستطیعون الخروج منھا۔ (بخاری مسلم)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے کچھ مزدور اجرت پر رکھے اور
سولے ایک آدمی کے اُن کو اُن کی اجرت دیدی۔ اس نے اپنا
حق چھوڑ دیا اور چلا گیا میں نے اس کی اجرت کو بڑھایا یہاں تک
کہ اُس سے بہت مال ہو گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا
اور کہا اے خدا کے بندے میری اجرت مجھے دیدے میں نے کہا
جو کچھ تو اونٹ، گائے، بکری اور غلاموں میں سے دیکھتا ہے تیری

اَنْسَیْتَ - اَنْسَوْ - اَنْسُوْا - تَبَدَّلْتُمْ - قَدِّمْ - اَسْلِمْ -
من لا یراعی الناس لا یراعی اللہ - یا ایہا الذین آمنوا ان اللہ
قد اختصکم بدعوۃ دینہ لکن نسیتم امرہ فانساکم - انظروا
ابویکم فی کبرہما کما نظروا کما فی صغرکم - لا ینسخ اللہ آیۃ الا
یأتی بخیر منہا -

ب - اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

انطلق ثلاثۃ نفر ودخلوا غارا فانحدرت صخرۃ من الجبل
چلنا - شخص - نیچے گر پڑنا - چٹان
فسدت علیہم الثار فقالوا لا ینجیکم من ہذہ الصخرۃ
بند کرنا
الا ان تدعوا اللہ تعالی بصالح اعمالکم فقال رجل منہم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹) کم سے کمتر ہوں چنانچہ قرآن مجید کے مطالعہ میں آپ کو نمایاں طور پر محسوس ہوگا کہ اہم سے اہم واقعات کے بیان میں قصہ کی تفصیلات یا اشخاص کا نام بنام تذکرہ شاید ہی کیا گیا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کیسے کیسے تھے لیکن ابولہب کے سوا اور کسی کا نام ہے؟ یہاں تک کہ ابوجہل کا بھی نام نہیں اسی طرح لاکھوں جاں نثاروں اور عقیدت مندوں میں سے کس کا نام لیا گیا ہی؟ ناموں کے ذکر اور جزئیات کی تفصیل سے اجتناب اسلیے تھا تاکہ ہمیشہ ترمیم و تبدیل کی ضرورت پیش نہ آئے اور کلام ربانی وقتی حالات کی ترجمانی کے بجائے دائمی ہدایات اور اصولی ارشادات کا حامل رہے اسی بنا پر لوگوں کو بار بار سوالات سے مجتنب رہنے کی تاکید کی جاتی تھی تاکہ ایک طرف قرآن مجید وقتی معاملات کے بیان سے محفوظ ہو جائے اور دوسری طرف آیندہ فکر و اجتہاد کے دائرہ میں تنگی نہ پیدا ہو سکے اور ائمہ و مجتہدین کیلیے ہر زمانہ میں بحث و نظر استدلال و استنباط اور ترجیح و اختیار کی راہیں کھلی رہیں ۱۲

اکیسواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ
النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ
كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا
اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ
يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ
لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ
لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ بَدِيْعُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا
اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ
لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

اُجرت ہے۔ اُس شخص نے کہا بندۂ خدا میرے ساتھ مذاق نہ کر
میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا۔ پس اُس نے وہ سب لے لیے
اور انھیں ہنکا لے گیا اور کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ
تیری خوشنودی کی طلب میں کیا ہو تو ہماری اس حالت کو دور کر دے
جس میں ہم ہیں پس چٹان کھل گئی اور وہ نکل آئے۔

الفاظ کے معانی

مزدور۔ اَجِیْر جمع اُجَرَاء۔ بڑھنا۔ کثر (ک)
اُجرت پر رکھنا۔ اِسْتَاجَرَ یَسْتَاجِرُ مذاق۔ اِسْتِہْزَاء (اشتراء) ص۲۷
اُجرت۔ اَجْر۔ ہنکا لے جانا۔ اِسْتَاقَ یَسْتَاقُ
بڑھانا۔ تَثْمِیْر مثل تبشیر ص۴۰ غلام۔ رَقِیْق۔

قواعد:۔

ثلاثی مجرد کے ابواب پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ثلاثی مزید کے
بھی کئی ابواب آتے ہیں زیادہ استعمال ہونیوالے حسب ذیل ہیں:۔

اِفْعَال مثل اِنْعَام ص۱۰ اِنْفِعَال مثل اِنْفِجَار ص۶۹
تَفْعِیْل " تبشیر ص۴۰ اِفْتِعَال " اِنْتِخَاب ص۶۱
تَفَعُّل " تفجر ص۷۹ اِسْتِفْعَال " اِسْتِبْدَال ص۶۹ اِسْتِیْقَاد ص۳۰
مُفَاعَلَة " مُخَادَعَة ص۲۳ اِفَّاعُل " اِدَّارُء ص۷۹
تَفَاعُل " تَظَاهُر ص۸۴ اِفَّعُّل " اِشَّقُّق ص۸۰

أَهْوَاء - خواہشات ھوی کی جمع ہے -

تشریح :-

یہود و نصاریٰ کی معاندانہ ذہنیت کا ذکر اوپر کافی ہو چکا ہے یہاں ان کی ضد اور عناد کے بعض اور واقعات بیان کیے گئے ہیں - مسلمانوں کے مقابلہ کے علاوہ وہ آپس میں بھی اتنا شدید اختلاف رکھتے تھے کہ ایک دوسرے کے ساتھ نہ صرف یہ کہ رواداری کے لیے تیار نہیں تھے بلکہ ضد میں آکر ان چیزوں سے بھی انکار کر دیتے تھے جو خود ان کے نزدیک صحیح اور قابل تسلیم تھیں - اسی قسم کا ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ نجران کا نصرانی وفد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں مدینۂ منورہ آیا اس موقع پر احبار (علماء) یہود ان کے پاس آئے آپس میں گفتگو ہوئی اور مناظرہ چھڑ گیا - یہودیوں نے جوش میں آکر کہا کہ تمھیں ذرہ برابر بھی حقانیت حاصل نہیں اس سلسلہ میں انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل سے بھی قطعی انکار کیا اس کے جواب میں نصاریٰ نے یہودیوں سے کہا کہ تمھیں دین کا ایک ذرہ بھی نصیب نہیں اس کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توراۃ کا بھی انھوں نے انکار کر دیا حالانکہ کتاب الٰہی سے وہ واقف تھے اور انھیں معلوم تھا کہ واقعہ ایسا نہیں ہے مگر ضد میں وہ جانی بوجھی

وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ
الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ
هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ
بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ
يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

سَعٰی۔ سَعْی (س ع ی) کوشش کرنا سَعٰی یَسْعٰی اِسْعَ لَا تَسْعَ۔
خَرَاب۔ ویرانی ——— ثَمَّ۔ وہیں
اَیْنَمَا۔ جہاں کہیں ——— قَانِت۔ فرمانبردار۔
بَدِیع۔ مُوجِد۔ بے نمونہ بنانے والا۔
قَضٰی۔ قضاء (ق ض ی) طے کرنا فیصلہ کرنا۔ صیغے مثل ھدیٰ کے آئیں گے
یُکَلِّمُ۔ تَکْلِیم (ک ل م) بات کرنا۔ صیغے مثل تبشیر کے آئیں گے۔
اَرْسَلْنَا۔ اِرْسَال (ر س ل) بھیجنا۔ صیغے مثل اِنعام کے آئیں گے۔
تَرْضٰی۔ رِضًی و رِضْوَان (ر ض ی) راضی ہونا۔ صیغے ھوی کی طرح آئیں گے۔
لَوْلَا۔ کیوں نہیں۔

آگیا اور دشمنوں کے لیے لرزتے اور ڈرتے ہوئے آنے کے سوا اور کوئی شکل باقی نہ رہی ۔ بعض مفسرین خالفین کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ مسجد کی تخریب و ویرانی کے درپے ہیں حالانکہ مساجد ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں آتے وقت انسان کے دل کو خدا کے خوف سے لبریز ہونا چاہیے ۔ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ سے تحویل قبلہ کی تمہید شروع ہو جاتی ہے جس کا ذکر دوسرے پارے کے شروع میں تفصیل سے ہوگا ۔ یہود و نصاریٰ کی محرومی کے ذکر کے بعد گویا یہ مرکز کی تبدیلی کا اعلان ہے ۔ امام رازیؒ کا رجحان یہ ہے کہ پہلے بیت المقدس قبلہ تھا اس آیت کے ذریعہ اختیار دیا گیا کہ جس طرف جی چاہے رُخ کیا جائے اس کے بعد خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا شاید اس درمیانی اختیار سے اس حقیقت کا اعلان ہو کہ خدا کسی سمت میں محدود نہیں ہے ۔ دوسرے مفسرین کا خیال یہ ہے کہ بیت المقدس سے خانۂ کعبہ کی طرف تبدیلی کے بعد جب یہود نے اس پر چہ میگوئیاں کیں تو ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی لیکن مشکل یہ ہے کہ ترتیب میں یہ آیت تحویل قبلہ کی آیت سے پہلے ہے ۔ بعض اصحاب کی رائے میں یہ آیت سفر کی حالت میں سواری پر نماز پڑھنے کے متعلق ہے یا اس حالت کے متعلق ہے کہ جب اندھیرے یا کسی اور سبب سے سمت قبلہ معلوم نہ ہو سکے ہمارے خیال میں ان تمام

حق بات کا اس طرح صاف انکار کر گئے۔ مشرکین عرب کا بھی یہی حال تھا وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے باوجود اسلام کو قبول نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کے متعلق ان کا مشہور فقرہ ہے کہ ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن جو پیغام آپ لائے ہیں اُسے تسلیم نہیں کر سکتے۔

اس سلسلہ میں ان کے تعصب سے اللہ کی عبادت گاہیں تک محفوظ نہ تھیں۔ یہودی عیسائیوں کی عبادت گاہوں کی ویرانی میں ساعی تھے۔ عیسائیوں کے تعصب کا یہ حال تھا کہ بیت المقدس کے یہودی مرکز کو انھوں نے غلاظت گاہ بنا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بیت المقدس فتح کیا تو صخرہ نجاستوں سے اٹا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اسے صاف کیا تو مدتہائے دراز کے بعد لوگوں کو اس کی صورت نظر آئی۔ خانہ کعبہ کو قریش نے بتوں کی آلایش سے ملوث کر رکھا تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس میں قدم رکھنے کے روادار نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس افسوسناک صورت حال کا ذکر کر کے فرمایا کہ ان اعمال کے بعد اب ان لوگوں کو حق نہیں کہ وہ ان مقدس عبادت گاہوں کے متولی رہیں اس طرح یہ خبر دی کہ عنقریب یہ لوگ تولیت سے محروم کیے جائیں گے چنانچہ یہی ہوا اور کچھ ہی دنوں بعد مکہ معظمہ فتح ہو گیا اس کے کچھ عرصہ بعد بیت المقدس بھی مسلمانوں کے قبضہ میں

كان رجل قتل تسعةً وتسعين نفسا فسأل عن اعلم اهل الارض فدُلّ على راهب فاتاه فقال انه قتل تسعةً وتسعين نفسا فهل له من توبة فقال لا فقتله فكمّل به المائة ثم سأل عن اعلم اهل الارض فدلّ على رجل عالم فقال انه قتل مائة نفس فهل له من توبة فقال نعم ومن يحول بينه وبين التوبة انطلق الى ارض كذا وكذا فان بها اناسا يعبدون الله فاعبد الله معهم ولا ترجع الى ارضك فانها ارض سوء فانطلق حتى اذا نصف الطريق اتاه الموت فاختصمت فيه ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فقالت ملائكة الرحمة جاء تائبا مقبلا بقلبه الى الله تعالى وقالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قط فاتاهم ملك في صورة آدمي فجعلوه بينهم حكما فقال قيسوا ما بين الارضين فالى ايتهما كان ادنى فهو له فقاسوا فوجدوه ادنى الى الارض التي اراد فقبضته ملائكة الرحمة۔ (بخاری مسلم)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

صورتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے یہ آیت جیسا کہ امام رازی کا خیال ہے پہلے نازل ہوئی ہوگی پھر جب تحویل کے بعد یہود نے یہ میگوئیاں کی ہوں گی تو انھیں پھر یہ آیت سنا کر اصل اصول کا اعلان کیا گیا ہوگا اور خانہ کعبہ کو سمت قبلہ قرار دینے کے بعد سفر میں سواری پر یا اور کسی مجبوری کی حالت میں اس آیت کی روح کے مطابق دوسری سمت رخ کرنے کی اجازت باقی رہی ہوگی۔ مختلف اصحاب نے مختلف حالات کے اعتبار سے اس کے علیحدہ علیحدہ معنی بیان کر دیے ہیں۔

یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کے عناد و تعصب اور ضد و ہٹ دھرمی کی تفصیل بیان کرکے آخر میں فرمایا کہ اس کے بعد اس کا کوئی سوال ہی نہیں باقی رہتا کہ یہود و نصرانی کبھی بھی تمھیں پسند کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنا دین چھوڑ دو اور ان کی ملت میں شامل ہو جاؤ جو صریح گمراہی ہے لہٰذا اس کا خیال ہی دل سے نکال دیا جائے۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :۔

سَعَیْتُ ۔ سَعَوْا ۔ قَضَیْتَ ۔ یَقْضُوْنَ ۔ یَقْضِیْنَ ۔ اِسْعَ اِقْضِ ۔ رَضِیْتُمْ ۔ رَضُوْا ۔ یَرْضَوْنَ ۔ اَرْضٰی ۔ تُرْسِلُ اُکْلُہٗ ۔

ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

نوٹ :-

کَانَ - صَارَ - لَیْسَ مبتدا کو پیش اور خبر کو زبر دیتے ہیں مثلاً کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا - لَیْسَ حَامِدٌ فَاتِحًا - صَارَ مَحْمُوْدٌ شَاعِرًا - کَانَ وغیرہ فعل ناقص کہلاتے ہیں -

قواعد :-

ثلاثی مزید اور رباعی مجرد کے ابواب کا بیان اوپر (صفحہ ۱۱۱) گزر چکا ہے - صیغوں کا بیان بھی ہو چکا ہے - اب اس سلسلہ میں ایک بات اور سنیئے - ماضی معروف تو آپ پڑھ چکے ہیں - ماضی مجہول بنانے کے لیے ماضی معروف کے اُن تمام حرفوں کو پیش دیا جاتا ہے جن پر حرکت (زبر زیر پیش) ہوتی ہے اور آخری حرف سے پہلے کے حرف کو زیر دیدیا جاتا ہے مثلاً اِسْتَبْدَلَ سے اُسْتُبْدِلَ - اِنْتَخَبَ سے اُنْتُخِبَ - نَزَّلَ سے نُزِّلَ - تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ - اَنْعَمَ سے اُنْعِمَ - زَخْرَجَ سے زُخْرِجَ -

باب مفاعلۃ کے ماضی مجہول کے پہلے حرف پر تو اسی طرح پیش اور آخری حرف سے پہلے کے حرف پر زیر آتا ہے لیکن پہلے حرف کے بعد ایک واؤ بڑھ جاتا ہے مثلاً خَادَعَ سے خُوْدِعَ - سَافَرَ سے سُوْفِرَ -

باب تفاعل میں ذرا سا فرق ہوتا ہے یعنی دوسرے حرف کے بعد واؤ بڑھایا جاتا ہے مثلاً تَحَادَثَ سے تُحُوْدِثَ

صحابی تھے ایک مرتبہ کسی ضرورت سے انھوں نے مدینۂ منورہ سے کسی دوسرے شہر کی طرف سفر کیا۔ اس اثنا میں کہ وہ سفر کرنے والے تھے ان کا لڑکا بیمار ہوا اور اُن کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے مرگیا۔ ان کی بیوی نے اپنے گھر والوں سے کہا ابوطلحہ سے بچہ کے متعلق کوئی کچھ نہ کہے میں خود انھیں بتاؤں گی جب حضرت ابوطلحہ آئے تو انھوں نے پوچھا میرا بچہ کیسا ہے بیوی نے جواب دیا وہ اس سے زیادہ پرسکون ہے جتنا پہلے کبھی تھا پس اطمینان سے بیٹھ گئے بیوی کھانا لائیں انھوں نے کھانا کھایا۔ پھر کچھ دیر دونوں نے باہم گفتگو کی اس کے بعد بیوی نے کہا کچھ لوگوں نے ایک گھر والوں کو عاریت دی پھر انھوں نے مانگی تو کیا ان کو روکنے کا حق ہے حضرت ابوطلحہ نے کہا نہیں۔ بیوی نے کہا کہ اپنے بیٹے پر صبر کرو۔ اور اُسے دفن کرو۔

الفاظ کے معانی

صحابی۔ صاحب۔
سفر کرنا۔ مُسَافِرَۃ مثل مُخَادِعَۃ ص۲۳۵
اس اثنا میں کہ بَیْنَمَا ھُوَ
(دوسرے ٹکڑے سے پہلے
اِذْ آئے گا)

بتانا۔ تحدیث مثل تبشیر ص۲
اطمینان سے۔ مُطْمَئِنًّا۔
باہم گفتگو کرنا۔ تحادث مثل
تظاھر ص۴۳۔
عاریت دینا۔ اِعَارَۃ مثل اقامۃ ص۱۵

وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے:۔

اِبْتَلٰى۔ اِبْتِلَاء (ب ل و) آزمانا۔ صیغے مثل اِشْتِلَاء کے ہوں گے

اَتَمَّ۔ اِتْمَام (ت م م) پورا کرنا۔ صیغے مثل اِضْلَال کے ہوں گے

يَنَالُ۔ نَيْل (ن ی ل) پہونچنا۔ حاصل کرنا۔ صیغے مثل کَالَ کے ہوں گے

مَثَابَةً۔ مرجع۔ لوٹنے کی جگہ ——— اَمْن۔ قَامَنَ۔ جائے امن۔

مُصَلًّى۔ نماز پڑھنے کی جگہ۔

طَائِفِيْنَ۔ طواف کرنے والے۔

عَاكِفِيْنَ۔ اعتکاف کرنے والے۔

اَلرَّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ رکوع سجدہ کرنے والے۔

اُمَتِّعُ۔ تَمْتِيْعٌ۔ (م ت ع) فائدہ دینا۔ صیغے تبشیر کی طرح آتے ہیں۔

اَضْطَرُّ۔ اِضْطِرَار (ض ر ر) کھینچنا۔ مجبور کرنا۔ اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ اِضْطَرِّ لَا تَضْطَرِّ۔

بِئْسَ۔ کیا ہی برا ہے۔

مَصِيْر۔ جائے بازگشت۔ ٹھکانا۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے:۔

تَخَاصَمَ سے تُخُوصِمَ۔ مختصر طریقہ پر اس کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مفاعلۃ اور تفاعل کے ماضی معروف کے الف کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہی۔ اچھا چند لفظوں کو غور سے دیکھیے اور ترجمہ کیجیے:۔
اُرْسِلَ۔ کُلِّمَ۔ خُوْدِعُوْا۔ تُظُوْهِرَ۔ تُفُجِّرَ۔ اُجْتُنِبْتُ (بچنا)۔ زُحْزِحَتْ

بائیسواں سبق

(۱) قرآن مجید

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا

قلت لابی بکر ادخل رسول اللہ یبشرک بالجنۃ
فدخل ابوبکر حتی جلس عن یمین النبی صلے اللہ
علیہ وسلم معہ فی القف ودلی رجلیہ فی البئر کما
صنع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکشف عن
ساقیہ ثم رجعت وجلست فاذا انسان یحرک
الباب فقلت من ھذا فقال عمر بن الخطاب
فقلت علے رسلک ثم جئت علے رسول اللہ فسلمت
علیہ وقلت ھذا عمر یستاذن فقال ائذن لہ
وبشرہ بالجنۃ فجئت عمر فقلت اذن ادخل ویبشرک
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالجنۃ فدخل فجلس
مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی القف عن
یسارہ ودلی رجلیہ فی البئر ثم رجعت فجلست
فجاء انسان فحرک الباب فقلت من ھذا فقال
عثمان بن عفان فقلت علے رسلک وجئت الی
النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال ائذن
لہ وبشرہ بالجنۃ مع بلوے تصیبہ فجئت فقلت
ادخل ویبشرک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بالجنۃ مع بلوے تصیبک فدخل فوجد القف
قد ملیء فجلس وجاھھم من الشق الاخر۔ (بخاری مسلم)

اِبْتَلَيْتَ - مُتِّعُوْا - اُضْطُرِرْتُمْ - نِلْتُ - يَنَلْنَ - اَتْمَمْنَا
اُتِمَّ - طَافَ - طُفْتِ - صَبَلَيْتُ - اُبْتُلِيْتُ بِمُصِيْبَةٍ
عَظِيْمَةٍ فصبرتُ فَمَتَّعَنَا اللّٰهُ بِنِعْمَةٍ ونلتُ - رزقًا
عظيمًا - اُضْطُرِرْتُ مرةً فی حاجةٍ لی الیك فذهبتُ
الی بیتك وطفتُ حوله لكن لم اجدك - هل اتممت صلوتك؟

ب - اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

عن ابی موسی الاشعری رضی اللّٰہ عنہ انہ توضأ فی بیتہ
ثم خرج فقال لألزمن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ولاکونن معہ یومی ھذا فجاء المسجد فسأل عن
النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالوا وجّہ ھٰھنا قال
فخرجت علی اثرہ اسأل عنہ حتی دخل بئر اریس
فجلست عند الباب حتی قضی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم حاجتہ وتوضأ فقمت الیہ فاذا
ھو قد جلس علی بئر اریس وتوسط قفّہا وکشف
عن ساقیہا ودلاھما فی البئر فسلّمت علیہ ثم
انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاکونن بوّاب
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الیوم فجاء ابو بکر
رضی اللّٰہ عنہ فدفع الباب فقلت من ھذا فقال ابو بکر
یستاذن فقال ائذن لہ وبشّرہ بالجنۃ فاقبلت حتی

ہو جانا - صَارَ یَصِیْرُ مثل زَادَ یَزِیْدُ پھیر دینا - صَرَفَ (ض)
(نیز دیکھیے اکیسواں سبق ص۱۱۱) ضروریات - حوائج واحد حَاجَة
برابر - مَا زَالَ - یہ بھی فعل ناقص ہے - مقرر کرنا - فَرَضَ (ض)
تنخواہ - رَاتِب جمع رَوَاتِب -

قواعد :-

پچھلے سبق میں ثلاثی مزید اور رباعی مجرد کے ماضی مجہول کا بیان ہو چکا ہے - ان ابواب سے مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مضارع معروف کے پہلے حرف یعنی علامت مضارع کو پیش اور آخری حرف سے پہلے والے حرف کو زبر دیا جاتا ہے - مثلاً یُنْعِمُ سے یُنْعَمُ - یُنَزِّلُ سے یُنَزَّلُ - یَتَقَبَّلُ سے یُتَقَبَّلُ - یُخَادِعُ سے یُخَادَعُ - یَسْتَأْذِنُ سے یُسْتَأْذَنُ یُحَرْجِمُ سے یُحَرْجَمُ -

اسم فاعل اور اسم مفعول کا بنانا بھی مضارع کی طرح بہت آسان ہے - ثلاثی مجرد کا اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر مثلاً نَاصِرٌ - فَاتِحٌ اور اسم مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر مثلاً مَنْصُوْرٌ - مَفْتُوْحٌ آتا ہے -

ثلاثی مزید اور رباعی مجرد کے ابواب سے اسم فاعل بنانے کا اصول یہ ہے کہ مضارع معروف کی علامت (ی ت ا ن) کے بجائے میم پیش کے ساتھ لائی جاتی ہے اور آخری حرف پر تنوین لے آئی

۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

خلافت سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ محلہ کی ایک ضعیف عورت کی بکری دوہ دیتے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں نے انھیں اپنا خلیفہ منتخب کیا اس کے بعد وہ اس عورت کے گھر سے گزرے اس کی چھوٹی بچی کھیل رہی تھی اُس نے کہا اب یہ خلیفہ ہو گئے ہیں اب یہ ہماری بکری نہ دوہیں گے۔ حضرت ابوبکر نے فوراً جواب دیا نہیں بلکہ میں اس کے بعد بھی تمھارے لیے دودھ دوہوں گا۔ چنانچہ وہ برابر اس ضعیف عورت کی بکری دوہتے رہے۔

خلافت سے پہلے وہ تجارت کرتے تھے خلافت کے بعد بھی وہ تجارت میں مشغول رہے لیکن مسلمانوں نے ان سے کہا کہ تجارت کی مشغولیت آپ کو لوگوں کی ضروریات کی طرف سے پھیر دے گی پس آپ نے تجارت چھوڑ دی اور مسلمانوں نے آپ کے لیے تنخواہ مقرر کر دی۔ انتقال کے وقت اُنھوں نے وصیت کی کہ اس مال کے بدلہ میں جو انھوں نے بیت المال سے لیا ہے اُن کی زمین مسلمانوں کے لیے وقف ہے۔

الفاظ کے معانی

دھنا۔ حَلَبَ (ض۔ن)	تجارت کرنا۔ اتجار مثل اتخاذ ص۹
رہنا۔ مَرَّ علےٰ (ن)	مشغول رہنا۔ اِشتغال مثل انتخاب ص۶۱

لِمَنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ
لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَوَصّٰی بِہَآ اِبْرٰھٖمُ بَنِیْہِ وَیَعْقُوْبُ
یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے:-

قَوَاعِدَ۔ قَاعِدَۃٌ کی جمع ہے۔ بُنیاد۔

تَقَبَّلْ۔ تَقَبُّلٌ (ق ب ل) قبول کرنا۔ مثل تَفَحُّصٌ ص۹۔

مَنَاسِکَ۔ آداب و طریق حج۔ مَنْسَکٌ کی جمع ہے۔

یُزَکِّیْھِمْ تَزْکِیَۃٌ (ز ک ی) پاک کرنا۔ صیغے قَفّیٰ کی طرح آئیں گے۔

عَزِیْزٌ۔ غالب

یَرْغَبُ۔ (رغ ب) جب اسکے بعد عَنْ ہو تو اعراض کرنا ترجمہ ہوگا (س)

سَفِہَ۔ نادان بنانا۔ (س)

اِصْطَفَیْنَا۔ اِصْطِفَاءٌ (ص ف و) برگزیدہ کرنا۔ چن لینا۔ صیغے اِسْتِفْعَالٌ ص۳۲ کی طرح ہوں گے۔

اَسْلِمْ۔ اِسْلَامٌ (س ل م) فرمانبردار ہو جانا صیغے اِنْعَامٌ ص۱۰ کی طرح آتے ہیں۔

وَصّٰی۔ تَوْصِیَۃٌ (وص ی) وصیت کرنا صیغے قَفّیٰ ص۱۰ کی طرح آتے ہیں۔

جاتی ہے مثلاً یُنْعِمُ سے مُنْعِمٌ۔ یَتَحَادَثُ سے مُتَحَادِثٌ یَنْتَخِبُ سے مُنْتَخِبٌ وغیرہ وغیرہ۔

اسم مفعول بھی اسی طرح مضارع مجہول سے بنتا ہے مثلاً یُزَحْزَحُ سے مُزَحْزَحٌ۔ یُقَاتَلُ سے مُقَاتَلٌ یُنْعَمُ سے مُنْعَمٌ۔ یُنْتَخَبُ سے مُنْتَخَبٌ وغیرہ وغیرہ۔

تیئیسواں سبق

(۱) قرآن مجید:-

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ

نبعث بها لتباع فقال ولكنّ الرسول رسول
المسلمين والبريد بريدهم والمسلمون عظّموها
فی صدرها فامر بردّها الی بیت المال ورد عنها
بقدر نفقتها۔

وکان رضی اللہ عنہ یشدّد مع اهل بیته لکیلا
یجد غیرهم مجالا للعدول عن جادة الحق وکان
یتحاشی ان ینتفع احد من آل بیته بشئ لیس له
حق۔ وکان اذا صعد المنبر فنهی الناس عن شئ
جمع اهله فقال انی نهیت الناس عن کذا و
کذا وانّ الناس ینظرون الیکم نظر الطیر الی
اللحم واُقسم باللہ لا اجد احدا منکم فعله
الا اضعفت علیه العقوبة۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے:۔

حضرت حکیم بن حزام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی
تھے انھوں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
مال مانگا آپ نے انھیں دیا انھوں نے دوسری مرتبہ مانگا آپ نے
پھر دیا انھوں نے پھر مانگا آپ نے پھر دیا۔ پھر فرمایا اے
حکیم یہ مال شیریں اور خوشگوار ہے جس نے اس کو سخاوت نفس
کے ساتھ لیا اس کے لیے اس میں برکت دی گئی اور جس نے

تَمُوْتُنَّ - مَوْت (م و ت) مرنا - صیغے عاذ مثل کی طرح آئیں گے
زور دینے کے لیے آخر میں نون مشدد لیے آئے ہیں اور
زیادہ زور دینا ہوتا ہے تو شروع میں لام زبر کے ساتھ
بھی لے آتے ہیں -

(۲) ا - اردو میں ترجمہ کیجیے :-

زَكَيْتَ - يُزَكُّوْنَ - تَقَبَّلْنَا - اِصْطَفَيْتُ - اِصْطَفَوْا
اِصْطَفُوْا - اَسْلَمْتُ - مِتَّ - يَمُتْنَ - اُوْصِيْ - وَصّٰى
لَيُقَاتِلَنَّ - لَاَسْلَمَ - لِيُسْلِمُنَّ - يُزَكِّيَنَّ -

ب - اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

بعثت ام كلثوم زوج عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
وعنها الى ملكة الروم بطيب مع بريد المسلمين
فارسلت الملكة اليها عقدا فاخرا فلما رجع البريد
ورای عمر رضی اللہ عنہ هدية الملكة دعا
المسلمين وقال لاخير فی امر الروم عن غير شوری
قولوا فی هدية اهدتها ام كلثوم لامرءة ملك
الروم فاهدت لها امرءة ملك الروم فقال
قائلون هولها بالذی لها وليست امرءة الملك
بذمة فنصانع به ولا تحت يدك فنتقيك
وقال آخرون قد كنا نهدی الثياب لنستشيب

مفارقت کرنا۔ مفارقۃ مثل مخادعۃ ص۲۳	بلانا۔ دعا۔ یدعو مثل خلا ص۲۶
	گواہ بنانا۔ اشہاد مثل انعام ص۱۰

چوبیسواں سبق

(۱) قرآن مجید:-

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ
قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ
اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ تِلْكَ اُمَّةٌ
قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا
تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا
اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ
يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَ
مَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ
مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا

اسے حرص نفس کے ساتھ لیا اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی گئی اور وہ اس کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم نے کہا یا رسول اللہ اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کے بعد کسی سے نہ مانگوں گا یہاں تک کہ دنیا سے مفارقت اختیار کر دوں۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں حضرت حکیم کو بلایا تاکہ انھیں عطیہ دیں لیکن انھوں نے انکار کیا پھر حضرت عمرؓ نے اپنے عہد میں ان کو بلایا لیکن انھوں نے انکار کیا پس حضرت عثمانؓ نے مسلمانوں سے کہا کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں حکیم کو ان کا حق پیش کرتا ہوں مگر وہ انکار کرتے ہیں۔ حضرت حکیم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کچھ نہیں لیا۔

الفاظ کے معانی

دینا۔ اِعطاء مثل اِحیاء ص۱۲۱
مرتبہ۔ بار۔ مَرَّۃٌ۔
میٹھا۔ حلو۔ شیریں
سرسبز۔ خضر۔ خوشگوار
اوپر والا۔ عُلیا مذکر اَعلیٰ۔ ہاتھ عربی میں مؤنث ہے۔

برکت دینا۔ مُبارکۃ مثل مُخادعۃ ص۱۳۱
ماضی مجہول کا استعمال دیکھیے اکیسواں سبق قواعد ص۱۲۱
حرص نفس۔ اِشراف نفس
سیر ہونا۔ شبع۔ (س)
نیچے والا۔ سُفلیٰ مذکر اَسفل

الاَسْبَاط۔ اولاد۔
شِقَاق۔ اختلاف۔ شق کے اصلی معنی پھٹنے کے ہیں۔ اختلاف میں بھی چونکہ دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوتے ہیں اس لیے اس کو شقاق کہتے ہیں۔ بعض مفسرین نے شقاق کے معنی گمراہی کے کیے ہیں کیونکہ وہ بھی حق سے علیحدہ ہوتی ہے۔
یَکْفِیَ۔ کِفَایَۃ (ک ف ی) کافی ہونا۔ صیغے ھدیٰ کی طرح آئیں گے۔
س۔ سَوْفَ۔ عنقریب کے معنی پیدا کرنے کے لیے مضارع کے شروع میں لاتے ہیں۔
صِبْغَۃَ (ص ب غ) رنگ۔ اس سے پہلے صَبَغْنَا محذوف ہے یہ اس کا مفعول مطلق ہے اس لیے صِبْغَۃ کی ت کو زبر ہے۔ نصاریٰ اپنے بچوں کو زرد پانی میں غوطہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اس طرح وہ پاک ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اُسے عیسائی سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اُن سے کہیں کہ ہمیں تمہارے رنگ کی ضرورت نہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس نے ہمیں اپنے رنگ میں رنگ لیا ہے۔
اَحْسَنُ۔ زیادہ بہتر ـــــ یہ لفظ اسم تفضیل کہلاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی دکھلائی جائے۔

لہ وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اس کا مادہ فعل کا ہم معنے ہو جیسے ضَرَبْتُ۔ ضَرْبًا۔ نَصَرْتُ۔ نَصْرًا۔

فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ صِبْغَةَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ
اللَّهِ صِبْغَةً ۚ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ۝ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا
فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
أَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ۝ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ
كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ قُلْ ءَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ ۗ
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ
وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ
خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ
عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

خَلَتْ۔ خَلْوَۃ (ض ل و) سے گزرنا۔ یہ لفظ صفحہ ۲۶ میں گزر چکا ہے معنی اُس جگہ دوسرے تھے اسلیے ذکر کیا گیا۔ صیغے صفحہ ۲۶ کے مطابق آئیں گے۔

مِلَّۃ۔ دین ملت کی ت کو زبر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے نَتَّبِعُ محذوف ہے۔ اسلیے ملۃ مفعول ہے اور مفعول کو زبر ہوتا ہے۔

حَنِيفًا۔ جو سب سے کٹ کے ایک کا ہو رہے۔ یہ حال ہے۔ حضرت ابراہیم کی حالت بیان کی گئی ہے۔ اسی لیے زبر ہے ملاحظہ ہو صفحہ ۲۵

سبب ہے۔ پھر بتایا کہ یہی عمل اُن کے صحیح جانشینوں میں قائم رہا اور اب بھی یہودیت اور نصرانیت کی غلط گروہ بندی کے بجائے دین ابراہیمی کو اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ انھوں نے اپنا تعلق سب سے توڑ کر اللہ ہی سے جوڑا تھا۔

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے:۔

كَفَيْنَا۔ خَلَوْتُمْ۔ اِكْفِ۔ حَاجَجْتُمْ۔ لَا تُحَاجُّوْا۔ اُوْتِيْتُمْ۔ اٰتُوْا۔ خَلَوْتُ۔ اِهْتَدَيْنَا۔ كَفَانَا مَا اٰتَيْتَ۔ خَلَوْتُ الى اصحابى۔ حاجَجْتُهُم لكنهُم لم يهتدوا۔ نحنُ نحب صبغة الله۔ سيُدْخِلُنَا الله فى رحمته انه غفور رحيم۔

ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

كانت ايلياءُ عاصمةَ الدين ففيها البيت المقدس فلذا الحّ اهلُها ان يكون المتولى لعقد الصلح امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه فكتب اليه قائدُ جنود المسلمين عمرو بن العاص رضى الله عنه بذلك فسار الى الشام فلما وصل الجابية جاءته رسلُ اهل ايلياء يطلبون السلام فسالهم وكتب لهم كتابا۔ وبعد ان اعطاهم الامان شخص الى البيت المقدس وبينما هو فى

(پایۂ تخت مرکز) (اس وجہ سے اصرار کرنا) (اخراج) (چلے) (ایک مقام کا نام) (قاصد) (صلح) (مصالحت کرنا) (قصد کرنا)

مثلاً زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے افضل ہے)
خَالِدٌ اَکْبَرُ مِنْ نَاصِرٍ (خالد ناصر سے بڑا ہے) اَحْسَنُ کا مؤنث حُسْنٰی آتا ہے۔

کَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ - اس کا سادہ مطلب تو یہ ذہن میں آتا ہے کہ جو گواہی اس کے پاس ہے اس کو اس نے اللہ سے چھپایا۔ لیکن زیادہ صحیح مطلب اس کا یہ ہے کہ اس نے وہ گواہی چھپائی جو اس کے پاس اللہ کی جانب سے ہے۔

تشریح :-

بنی اسرائیل کی بداعمالیوں کے تذکرے اور اُن کے انجام بد کے ذکر کے بعد پندرھویں رکوع میں انھیں پھر ایک بار دعوت دی گئی کہ شاید وہ اب بھی سنبھل جائیں۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم کی زندگی راہ حق میں اُن کی آزمائشوں اور اُن آزمائشوں میں اُن کے پورے اُترنے کا ذکر ہے پھر حضرت اسمٰعیل کا ذکر بنا کعبہ کا بیان اور نبی عربی کے ظہور کی دعا ہے۔ اس طرح بتایا جا رہا ہے کہ حضرت ابراہیم کی امامت اب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تفویض ہو رہی ہے اور اب پھر کعبہ مرکز عالم بنے گا۔ آگے چل کر حضرت ابراہیم کا ذکر کر کے امامت کی وجہ بھی بیان کر دی کہ خدا کی کامل اطاعت اور اپنے کو تمام تر اس کے حوالے کر دینا حصول امامت کا

پس جب اُحد کا دن ہوا اور مسلمان درہم برہم ہوئے تو انھوں نے کہا اے اللہ میں تجھ سے معذرت کرتا ہوں۔ پھر آگے بڑھے سعد بن معاذ اُن سے ملے اُنھوں نے کہا اے سعد میں اُحد کے اُس طرف سے جنت کی خوشبو پاتا ہوں اس کے بعد وہ مشرکین سے برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔ ان کی لاش پر کچھ اوپر اسّی نشان تھے کافروں نے اُن کا مُثلہ کر دیا تھا۔ سوائے اُن کی بہن کے اور کسی نے ان کو نہیں پہچانا۔ اُن کی بہن نے اُن کو اُن کے پوروں سے پہچانا۔ بیشک اُن لوگوں نے جو اللہ سے عہد کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا۔

الفاظ کے معانی

جنگ۔ قِتَال۔
غائب رہنا۔ غَابَ۔ یَغِیْبُ
مثل زَادَ صـ۲۳
شریک ہونا۔ شَہِدَ (س)
حاضر کرنا۔ اِحْضَار۔ اِشْہَاد۔
مثل اِنْعَام صـ۱۰
مُثلہ کرنا۔ مثل (ن۔ض)
پور۔ بَنَان۔

درہم برہم ہو جانا۔ اِنْکَشَفَ مثل
اِنْفَجَرَ صـ۶۹
معذرت کرنا۔ اِعْتِذَار مثل
اِنْتِخَاب صـ۶۱
آگے بڑھنا۔ تقدّم مثل
تفجّر صـ۶۹
خوشبو۔ رِیْح۔
اس طرف۔ دُوْن۔

كنيسة القمامة حان وقت الصلوة فقال لبترك
گرجا آگیا پادری
اريد الصلوة فقال له صل موضعك فامتنع و
رکنا
صلى على الدرجة التي على باب الكنيسة منفردا
اکیلے
فلما قضى صلوته قال للبترك لو صليت داخل
الكنيسة اخذها المسلمون من بعدي وقالوا
ههنا صلى عمر وكتب لهم ان لا يجمع على الدرجة
جماعت کرنا
للصلوة ولا يؤذن عليها۔
اذان دینا
وكان رضي الله عنه رجل لا يحب الباطل ان الله
جعل الحق على لسانه وقلبه وهو الفاروق فرق
جدا کرنا
الله به بين الحق والباطل كان اسلامه فتحا وكانت
هجرته نصرا وكانت امارته رحمة انما كان مثل
الاسلام ايامه مثل امر مقبل لم يزل في اقبال
آگے بڑھنے والا آگے بڑھنا
فلما قتل ادبر فلم يزل في ادبار وان موته ثلم الاسلام
پیچھے ہٹنا
ثلمة لا ترتق الى يوم القيمة۔
رخنہ۔ سوراخ بند ہونا

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے:۔

انس بن نضر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ میں پہلی لڑائی سے غائب رہا اگر اللہ نے مجھے مشرکین سے لڑائی میں حاضر کیا تو اللہ ضرور دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں

سب الفاظ کے معانی

عربی سے اردو

(ا)

آ۔ کیا
إباء۔ انکار
إبتعاد۔ دور رہنا۔
إبتغا۔ طلب کرنا۔
إبتلاء۔ آزمانا۔
إبرام۔ طے کرنا۔
أبرص۔ سفید داغ والا
إبصار۔ دیکھنا۔
إبل۔ اونٹ
إبن السبیل۔ مسافر
أبوان۔ والدین۔
إتباع۔ پیروی کرنا۔
إتمام۔ پورا کرنا۔
إثارة۔ جوتنا مثل قاضی
اثر۔ نقش قدم
إثم۔ گناہ
إثمار۔ پھل دینا مثل انعام

إثناء۔ تعریف کرنا
إثنا عشر۔ بارہ
إجابة۔ جواب دینا
إجازة۔ انعام دینا
إجتماع۔ جمع ہونا
أجل۔ سبب
إجلاس۔ بٹھانا
أجمة۔ (آجام) جھاڑی
إجهاد۔ مشقت میں ڈالنا
أجوَد۔ سخی
إحتقار۔ حقیر سمجھنا
إحراش۔ لڑانا
أحسَن۔ زیادہ بہتر
إحضار۔ منگوانا
أخبث۔ بدترین
إختصاص۔ خاص کرنا
إختصام۔ جھگڑنا

أخوی۔ دوسری
إدّارء۔ ایک دوسرے پر ڈالنا
إدبار۔ پیٹھ پھیرنا۔
أدنیٰ۔ کمتر۔
إذا۔ جب
إذ۔ ذاك۔ اُسوقت
إراءة۔ دکھانا۔
إرسال۔ بھیجنا
إرضاع۔ دودھ پلانا
أدریس۔ نام ہے۔
أسارىٰ۔ قیدی
اسباط۔ اولاد
استبدال۔ بدلنا چاہنا
استسقاء۔ پانی طلب کرنا
استطاعة۔ قدرت رکھنا
استفتاح۔ فتح چاہنا
استقامة۔ سیدھا ہونا

ضرور۔ مضارع کے شروع میں لام زبر کے ساتھ آئے گا جیسا کہ سبق نمبر ۲۳ میں بیان ہو چکا۔	کچھ اوپر اسی۔ بِضْعًا وَ ثَمَانِيْنَ۔ شہید ہو گئے۔ اُسْتُشْهِدَ۔

إنذار۔ ڈرانا۔
(افعال)
إنزال۔ اُتارنا۔
إنشاء۔ بھلانا
(أنشئ ینشئ)
إنطلاق۔ چلنا (انفعال)
إنفاق۔ خرچ کرنا۔
إنفجار۔ پھٹ نکلنا
إنفراد۔ علیحدہ ہونا
اکیلے ہونا۔
إنقطاع۔ کٹ جانا۔
إنما۔ صرف
آوان۔ وقت۔
آھواء۔ خواہشات
ہوا کی جمع۔
إیقاظ۔ جگانا
إیقان۔ یقین کرنا۔
إیمان۔ ایمان لانا
أینما۔ جہاں کہیں

(ب)

بِتْرٌ۔ باوری۔
بَدِیْعٌ۔ موجد۔
بَدِیْهَة۔ پہلی بار۔
بُرْد۔ چادر۔
بَرْق۔ بجلی۔
بُرْهَان۔ دلیل۔
بَرِید۔ ڈاک۔
بَصَل۔ پیاز۔
بُعْد۔ دُوری۔
بَعِیر۔ اونٹ۔
بَعْث۔ بھیجنا۔
بَقْل۔ ساگ۔
بُکاء۔ رونا۔
بُلُوغ۔ پہونچانا۔
بُلُوغ۔ پہونچنا۔
بَوْء۔ لوٹنا۔ حاصل کرنا
بَیْع۔ بیچنا۔
بَیْنَ یَدَیْ۔ سامنے

بَیِّنَة۔ نشانی۔
بِئْر۔ کنواں۔
بِئْسَ۔ بُرا۔
بِئْسَمَا۔ کیا ہی بُرا۔

(ت)

تَائِید۔ مدد دینا۔
تَاذِین۔ اذان دینا۔
تَبَدُّل۔ بدل جانا۔
تَبدِیل۔ بدل دینا۔
تَبع۔ پیچھا کرنا پیروی کرنا
تَبَیُّن۔ واضح ہونا۔
تَبْیِین۔ واضح کرنا۔
تَحَاشِی۔ بچنا۔
تَحْدِیث۔ بیان کرنا
تَحْوِیل۔ بدل ڈالنا۔
تَصْیِیر۔ پھیرنا۔
تَخْرِیب۔ خراب کرنا۔
تَخْلِیص۔ چھڑانا۔
تَذَکُّر۔ یاد کرنا۔

إستقبال - ملنا۔
إستهزاء - مذاق اڑانا۔
إستيثاب - کپڑا حاصل کرنا
إستيذان - اجازت چاہنا۔
إستيفاء - جلانا۔
إستيقاظ - جاگنا۔
أسر - قید کرنا۔ (ض)
أسرٰی - قیدی اسیر کی جمع
إشتراء - خریدنا۔
إشراب - ملانا
إصرار - ضد کرنا۔
إصطفاء - چن لینا۔
إصطلاء - تاپنا۔
إضاءة - روشن کرنا۔
إضطرار - کھینچنا مجبور کرنا
إضعاف - دونا کرنا۔
إطاعة - فرمانبرداری کرنا
إطالة - دراز کرنا۔
أطيب - بہترین۔

إظلام - تاریکی کرنا۔
إظهار - غالب کرنا ظاہر کرنا
أعاجم - عجمی کی جمع غیر عربی لوگ۔
إعارة - عاریت دینا
إعتلاء - زیادتی کرنا
أعلم - زیادہ جاننے والا
أعمى - اندھا۔
أعوان - مددگار۔ عون کی جمع۔
إقامة - قائم کرنا۔
إقبال - آگے بڑھنا متوجہ ہونا
إقتراف - گناہ کرنا۔
أقرع - گنجا۔
إكرام - تعظیم کرنا۔
ألا - خبردار۔ ہوشیار
خوب سمجھ لو۔
إلتماس - تلاش کرنا۔

إلتفات - متوجہ ہونا۔
إلقاء - ڈالنا۔
إلحاح - (أَلَحَّ يُلِحُّ) اصرار کرنا۔
إلزام - ساتھ رہنا۔
ألف - ہزار۔
اللّٰهُمَّ - اے اللہ
ألين - نرم تر۔
أم - یا۔
أماني - جمع أُمْنِيَّة آرزوئیں
أمة - (إماء) لونڈی
إمتناع - رکنا (إفتعال)
أمر - حکم دینا (ن)
إمساك - روکنا۔
أمن - مامن جائے امن
أناس - إنسی کی جمع لوگوں۔
إنبات - اُگانا (إفعال)
إنحدار - نیچے گرنا۔

حِیَاضٌ - حوض کی جمع
حِیْنَئِذٍ - اُسوقت -

(خ)

خَاتَمٌ - انگوٹھی
خَاسِرٌ - نقصان اُٹھانیوالا
خَاسِئٌ - ذلیل و دُتکارا جانے والا -
خَامِسٌ - پانچواں -
خَلَطٌ - ملانا
خَتَنٌ - داماد -
خَدْعٌ - دھوکہ دینا
خَرَابٌ - ویران -
خِزْیٌ - رُسوائی -
خَطِفٌ - اُچک لے جانا
خَلْوَةٌ - تنہائی تنہا ہونا
تَخْلِیَةٌ (خَلّٰی) چھوڑ دینا -
خَلِیْقَةٌ - مخلوق -
خَلَاقٌ حصہ -
خِنْصَرٌ - چھنگلیا

(د)

دَعٌ - چھوڑ -
دَفْعٌ - ڈھکیلنا -
دَلَّ - رہنمائی کرنا -
دَلّٰی - (تَدْلِیَةٌ) لٹکانا -
دَهِشَ - متحیر ہونا (رس)
دِیَارٌ - گھر - دار کی جمع ہے -

(ذ)

ذَاتٌ - والی -
ذَاتَ یَوْمٍ - ایک دن -
ذِمَّةٌ - ذمہ داری -
اَهْلُ الذِّمَّةِ - ذمی رعایا -
ذَهَبَ - جانا -

(ر)

رَابِعٌ - چوتھا -
رِجْزٌ - عذاب -
رُجُلَةٌ - بلوغ -
رَبّٰی - (تَرْبِیَةٌ) پرورش کرنا -
رَتْقٌ - بند کرنا - (ض)
رُجُوْعٌ - لوٹنا - باز آنا
رَحْلٌ - کجاوہ -
رَدٌّ - واپس کرنا
رَسُوْلٌ - قاصد پیغامبر
رِضْوَانٌ - خوشنودی
تَرَعْرُعٌ - جوان ہونا -
رَغِبَ عَنْ - نفرت کرنا اعراض کرنا (رس)
رَغِبَ فِیْ - رغبت کرنا
رَقَّ - نرم ہونا -
رُمَّانٌ - انار -
رَمْیٌ - پھینکنا -
رِیْحٌ - ہوا -

(ز)

زَادَ (زِیَادَةٌ) زیادہ کرنا

تَزْکِیَۃ۔ پاک کرنا۔
تَشَاغُل۔ باہم مشغول ہونا
تَشْدِید۔ سختی کرنا۔
تَشَقُّقٌ۔ پھٹ جانا۔
تَضَاغی۔ بھوک کی
وجہ سے لوٹنا۔
تَضَرُّعٌ۔ گڑگڑانا۔
تَظَاھُر۔ ایکا کرنا۔
تَعْظِیم۔ بڑا بنانا۔
تَعْمِیر۔ عمر دینا۔
تَفَجُّرٌ۔ پھٹ جانا
تَفْرِیج۔ کھول دینا۔
تَفْرِیق۔ جدا کرنا۔
تَقَبُّل۔ قبول کرنا
تَقْدِیم۔ آگے بڑھانا۔
تَقْفِیَۃ۔ پیچھے لانا۔
تَکَلُّم۔ بات کرنا۔
تَلْقِین۔ سکھانا۔
تَمْتِیع۔ فائدہ دینا۔

تَنَاوُل۔ لینا۔
تَوْصِیَۃ۔ وصیت کرنا
تَوَضُّأٌ۔ وضو کرنا۔
تَوَفِّیٌ۔ وفات پانا۔
تَوَلِّی۔ پھر جانا۔
تَوْلِید۔ پیدا کرنا۔
تَھَدُّم۔ گر پڑنا۔

(ث)

ثَالِث۔ تیسرا۔
ثَانِی۔ دوسرا۔
ثُلْمَۃ۔ رخنہ۔ سوراخ
ثَمَّ۔ وہیں۔
ثُمَّ۔ پھر

(ج)

جَانِب۔ پہلو
جَبْذ۔ کھینچنا۔ (ض)
جُرْعَۃ۔ جرعہ ہونا
جُنْد۔ فوج
جُوْع۔ بھوک۔

(ح)

حَادٌّ۔ تیز
حَارِس۔ چوکیدار محافظ
حَان۔ آگیا۔
حُبْلٰی۔ حاملہ۔
حِبَالٌ۔ جمع حبل
رسّی۔ ذرائع۔ اسباب
حَرْب۔ لڑائی۔
حَرْثٌ۔ کھیتی۔ جوتنا
حُزْمَۃ۔ گٹھا۔
حَسْب۔ گمان کرنا۔
حَطٌّ۔ اُتارنا۔
حَطَب۔ لکڑی۔
حَفْر۔ کھودنا (ض)
حُفْرَۃ۔ گڈھا۔
حَلٌّ۔ کھولنا۔
حَنِیف۔ یکسو ہونیوالا۔
حُوْت۔ مچھلی جمع حیتان
حَوْل۔ مائل ہونا

طَلَب۔ (ن) فرمائش کرنا
طِیب۔ خوشبو۔

(ظ)

ظُہُور۔ پیٹھ۔ ظہر کی جمع ہے۔

(ع)

عَاتِق۔ کندھا۔
عَاکِفِیْن۔ اعتکاف کرنے والے
عَاصِمَۃ۔ پایۂ تخت جمع عَوَاصِم۔
عَبْد (عبید) غلام
عُتُوّ۔ بدمعاشانہ پھرنا (عَتَا یَعْتُوْ)
عَدَس۔ مسور۔
عُدْوَان۔ زیادتی
عِرْفَان۔ مَعْرِفَۃ (ع ر ف) جاننا۔ پہچاننا۔
عَرِیکَہ۔ مزاج
عَزْم۔ پختہ ارادہ کرنا
عَزِیْز۔ غالب۔
عَسْکَر۔ لشکر
عَسَل۔ شہد
عُشَرَاء۔ حاملہ اونٹنی۔
عشرین ومائۃ۔ ۱۲۰
عَشِیْرَۃ۔ خاندان
عَصْر۔ نچوڑنا۔
عِصِیّ۔ ڈنڈے۔ عصا کی جمع ہے۔
عِصْیَان۔ معصیت نافرمانی۔
عَطَش۔ پیاس۔
عَفَاف۔ پاکدامنی
عِقْد۔ ہار
عَلٰے رِسْلِکَ۔ ٹھہر
عَمَد۔ قصد کرنا (ض)
عُمْق۔ گہرائی۔
عَنْز (اَعْنُز) بکری۔

(غ)

غَبُوق۔ جو شام کو پیا جائے
غَرْس۔ لگانا (درخت)
غَلَاء۔ گراں۔
غُلُف۔ غلاف کی جمع پردہ۔ غلاف
غَنَم۔ بکریاں۔
غَیْرَ اَنَّ۔ مگر یہ کہ

(ف)

فَار۔ چوہا جمع فئران
فَارُوْق۔ حق و باطل میں فرق کرنے والا
فَذَالِکَ۔ بہتر۔
فَلِذَا۔ اسوجہ سے
فَوْرًا۔ فوراً۔
فُوْم۔ گیہوں۔

(ق)

قَانِتٌ۔ فرمانبردار
قَبْض علٰے۔ پکڑنا۔

زَأَرَ - ڈھاڑنا - (ف)
زَارَ - (زیارۃ) زیارت کرنا - ملنا جانا - ملنا
زَحْزَحَ - ہٹانا - کھینچنا

(س)

سَابِع - ساتواں -
سَادِس - چھٹا -
سَاق - پنڈلی - جمع سُوق
سَدٌّ - بند کر دینا -
سَعْیٌ - کوشش کرنا
سَفْہٌ - نادان بنانا (س)
سَقْیٌ - سیراب کرنا -
سُکُوْن - رہنا - (ن)
سَلَام - صلح - سلامتی
سَلْوٰی - تسلی - بٹیر -
سَوَاء - برابر -
سُؤَال - پوچھنا - مانگنا
(سَأَلَ یَسْأَلُ)
سَوْفَ - عنقریب
سَیِّد - سردار -
سَیْر - چلنا -
سَیْل - بہنا -

(ش)

شَاۃٌ وَالِدٌ - بچہ دینے والی بکری
شَجَر - درخت -
شَخَص - قصد کرنا (ف)
شِرَاء - خریدنا - بیچنا -
شَرَر - چنگاری -
شَرَاکٌ - جال -
شَعَر - بال -
شَفَا - کنارے -
شَقٌّ - پھاڑنا -
شِقَاق - اختلاف
شَهْر - (آشْهُر) مہینہ
شُوْرٰی - مشورہ -
شُؤْم - نحوست -
شَیْخٌ - بوڑھا -

(ص)

صَابِئِیْن - صابی کی جمع دین سے نکلا جانیوالا - بیدین
صِبْغَۃٌ - رنگ -
صَبِیَّۃ - بچے واصبیٌّ
صَحَابِی - صحابی -
صَخْرَۃ - سخت چٹان -
صُعْلُوْکٌ - فقیر -
صَفْح - درگزر کرنا -
صَفْرَاءُ - پیلی -
صَلٰح - درست ہونا (ک)
صَیْد - شکار -
صَاغِرِیْن - نقصان پہونچانے والے
صُیُوْف - مہمان ضعیف کی جمع ہے -

(ط)

طَأْطَأَ - جھکا دینا -
طَائِفِیْن - طواف کرنیوالے

مَزِيَّةٌ - امتیاز -
مُسَالَمَةٌ - صلح کرنا -
مُسَاعَدَةٌ - مدد دینا
مُسْتَلْقٍ - لیٹنے والا -
مَسٌّ - چھونا -
مَسْكَنَةٌ - بیچارگی -
مَشْرَب - پینے کی جگہ گھاٹ
مَشْيٌ - چلنا -
مَشِيئَةٌ - چاہنا -
مُصَانَعَةٌ - رشوت دینا -
مُصَلًّى - نماز کی جگہ -
مَصِيرٌ - ٹھکانا - جائے بازگشت -
مُضْغَةٌ - بوٹی -
مُضِيٌّ - گزرنا -
مَطَرٌ - بارش
مَعَزٌ - بکریاں -
مُفَادَاةٌ - فدیہ دینا -
مُقْبِلًا - متوجہ -

مِلَّةٌ - دین -
مَلِكٌ - بادشاہ -
مَلَكٌ - فرشتہ
مُلْكٌ - عہد - بادشاہی
مَلِكَةٌ - ملکہ - بادشاہ بیگم
مَنْ - کون - جو
مَنَاسِكُ - آداب حج
مَنٌّ - احسان - ترنجبین
مُهِينٌ - رسوا کن -
مَوْعِظَةٌ - صحبت
مُوجِدٌ - ایجاد کرنے والا وجود میں لانے والا -
مَوْتٌ - مرنا -

(ن)

نَاقَةٌ - اونٹنی -
نَبْذٌ - پھینکنا - ڈالدینا
نَجِيبٌ - لائق -
نَسْخٌ - منسوخ کرنا
نَصَبٌ - کھڑا کرنا رفع

نَفَرٌ - شخص - لوگ -
نَفَقَةٌ - خرچ -
نَكَالٌ - عبرت
نَهْيٌ - منع کرنا -

(و)

وَادٍ - وادی -
وَاِلَّا - ورنہ -
وَتَدٌ - کھونٹی -
وِجَاهٌ - سامنے -
وَجْهٌ - چہرہ - رُخ - رضا
وُجُوهٌ - سردار -
وَدَّ - چاہنا -
وَرَاءَ - پیچھے -
وَقْفٌ - کھڑا ہونا -
وِلَاءٌ - تعلق -
وَلِيٌّ - حمایتی - دوست
وَلِيٌّ - کارساز -

(ہ)

هَبَّ - جاگنا -

قَدَح - پیالہ جمع اَقْدَاح
قَدْر - قدرت رکھنا (س)
قَذْر - گھن کرنا (ن س)
قَذِرَة - گندگی -
قُرْب - قریب ہونا (ک)
قِرَدَة - بندر والد قِرْدٌ
قَسَاوَة - سخت ہونا -
قَضَاء - طے کرنا - فیصلہ کرنا
قَطُّ - کبھی
قُوْت - رزق -
قَوَاعِد - بنیاد - قاعدہ کی جمع ہے

(ک)

کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ نسلاً بعد نسلٍ -
کَتْمٌ - چھپانا - (ن)
کَذَا وکَذَا - اس اس طرح کی -
کِذْبٌ - جھوٹ بولنا (ض)
کَسْرٌ - توڑنا - (ض)
کِسْوَةٌ - پوشاک -
کَشْفٌ - کھولنا - (ض)
کِفَایَةٌ - کافی ہونا -
کَمَا - جیسے -
کَوْد - قریب ہونا -

(ل)

لَا - نہیں -
لَابُدَّ - ضروری -
لَبْثٌ - ٹھہرا رہنا (س)
لِقَاءٌ - ملنا -
لِکَیْلَا - تاکہ نہ -
لَمْ - نہیں -
لَهَبٌ - شعلہ
لَوْ - اگر
لَوْلَا - کیوں نہیں - اگر نہیں

(م)

مَا - وہ جو - نہیں کیا
مَا خَلَا - علاوہ
مِأَةٌ - سو -
مَتَاعٌ - سامان - جمع اَمْتِعَةٌ -
مَتٰی - جب - کب
مُتَّکِئًا - تکیہ لگائے ہوئے
مَثَابَة - مرجع - لوٹنے کی جگہ
مَثُوْبَةٌ - بدلہ -
مَرْجَعٌ - لوٹنے کی جگہ
مُحَاوَلَةٌ - قصد کرنا -
مُحَاجَّةٌ - بحث کرنا
مُحَرَّمٌ - حرام کیا گیا
مُحْسِنٌ - نیکی کرنیوالا
مُخَادَعَةٌ - دھوکہ بازی کرنا -
مُخَالَطَة - ملنا جلنا -
مَدٌّ - بڑھنا - بڑھانا
مُرَاعَاة - رعایت کرنا
مُرُوْر - گزرنا - (مَرَّ یَمُرُّ)

پہونچنا۔ بَلَغَ (ن)
پیاسا ہونا۔ عَطِشَ (س)
پیاسا۔ عَطْشَانُ۔
(ت)
تجارت کرنا۔ اِتِّجَارٌ
مثل اِتِّخَاذٌ وغیرہ
تلاش کرنا۔ بَحَثَ عَنْ
تنخواہ۔ رَاتِبٌ۔
تہ۔ قَعْرٌ۔
توبہ کرنا۔ تَابَ اِلٰی۔
توڑنا۔ نَقْضٌ۔
(ٹ)
ٹکڑا۔ قِطْعَةٌ
(ج)
جائداد۔ عِقَارٌ
جگہ۔ مکان۔
جواب دینا۔ اِجَابَةٌ
مثل اِقَامَةٌ وغیرہ
(چ)

چادر۔ رِدَاءٌ جمع اَرْدِيَةٌ
چاہنا۔ وَدَّ۔ اَحَبَّ یُحِبُّ
چرانا۔ سَرَقَ (ض)
چھپنا۔ اِخْتِفَاءٌ
(اِخْتَفٰی یَخْتَفِیْ)
چھپانا۔ اِخْفَاءٌ۔ کَتْمٌ
چوکنا۔ مِنْقَارٌ۔
چھوڑنا۔ تَرْکٌ (ن)
خَذْلٌ (ن)
(ح)
حاضر کرنا۔ اِحْضَارٌ
(اِفْعَالٌ)
حرص نفس۔ اِشْرَافُ
نفس۔
(خ)
خوشبو۔ رِیْحٌ وَاِئْحَةٌ
خوشی۔ سُرُوْرٌ۔
خوف۔ خَشْیَةٌ۔
(د)

درماندگی۔ عَجْزٌ۔
درہم برہم ہونا۔ اِنْکِسَارٌ
(اِنْفِعَالٌ)
دوسرا۔ اٰخَرُ۔ ثَانٍ
دوسری۔ اُخْرٰی ثَانِیَةٌ
دور ہونا۔ بُعْدٌ (ک)
دوہنا۔ حَلَبٌ (ن)
دینا۔ اِیْتَاءٌ
(اَتٰی یُؤْتِیْ)
دینا۔ (بخشش کرنا)
اِعْطَاءٌ۔ اِنْعَامٌ
(ڈ)
ڈانٹنا۔ زَجْرٌ (ن)
ڈالنا۔ اِلْقَاءٌ۔
(ر)
راہ چھوڑنا۔ خَلْعٌ مَخْلَعٌ
راہ۔ سَبِیْلٌ
رجوع ہونا۔ تَابَ اِلٰی
مثل اِذَابَةٌ۔ اِنَابَةٌ مثل اِقَامَةٌ

هِدَایت۔ راہ دکھانا۔
منزل مقصود تک پہونچا دینا
هَزْء۔ مذاق۔ ضحکہ

هُود۔ یہودی ہونا۔
هَوِیَ۔ یہودی محبت کرنا
هَاب۔ ڈرنا (ض ب)

(ی)
یَسَار۔ بائیں۔
یَوْمُ الْاَحَد۔ اتوار

اُردو سے عربی

(ا)
آواز۔ صَوْتٌ۔
اُترنا۔ نُزُوْل (نَزَلَ)
اُجرت۔ اَجْر۔
اُجرت پر رکھنا۔ اِسْتَاجَرَ
اس اثنا میں۔ بَیْنَمَا۔ بَیْنَمَا اسْتَاجَرَ
اس طرف۔ اِلٰی هٰذَا هٰذَا
آگے۔ اَمَام۔
آگے بڑھنا۔ تَقَدُّمٌ۔
اوپری۔ عُلْیَا۔
آہستہ۔ خَفْضٌ۔

(ب)
بات کرنا۔ تَحْدِیْث
بار۔ مَرَّة۔
باز پرس کرنا۔ مُؤَاخَذَة (اَخَذَ یُؤَاخِذُ)

باہم گفتگو کرنا۔ تَحَادُث
بد دعا دینا۔ دَعَا عَلٰی
بدلہ۔ جزاء۔ دِیْن۔
بدلہ دینا۔ جَزٰی یَجْزِیْ
بدلہ خون۔ ثار
برابر۔ سَوَاء۔
برابر رہنا۔ مَا زَالَ۔
برکت دینا۔ مُبَارَکَة (مفاعلة)
بزرگ۔ شَیْخ۔
بستی۔ قَرْیَة جمع قُرًی
بخشنا۔ عَفَرَ (ض)
بخشش چاہنا۔ اِسْتِغْفَار (استفعال)
بنانا۔ نبنی مثل هدی
بنیاد۔ بُنْیَان۔ قاعدہ جمع قواعد

بنیاد رکھنا۔ تاسیس (تفعیل)
بھیجنا۔ بَعْث (ف)
اِرْسَال (اِفعال)
بھاگنا۔ هَرَب (ن)
بیہوش۔ صَعِقٌ۔

(پ)
پاک کرنا۔ تطهیر (تفعیل)
پڑوسی۔ جار جمع جِیْران۔
پکڑنا۔ قبض علٰی۔ اَخْذ۔
پکا ارادہ کرنا۔ تَصْمِیْم (تفعیل) عَزْم۔

رونا۔ بکے مثل ھدیٰ
روزہ رکھنا۔ صوم مثل عوذ
ریزہ ریزہ کرکے ڈالنا
نسف۔ (ض)

(ز)

زمانہ۔ زمن۔ زمان
زندہ۔ حیّ۔
زیور۔ حلیۃ جمع حلیٰ

(س)

سایہ حاصل کرنا۔ استظل
یستظل۔
سایہ دار۔ ظلیل۔
ستانا۔ ایذاء (آذی یؤذی)
سرسبز۔ خضر۔
سردار۔ رئیس جمع رؤسا
سفر کرنا۔ مسافرۃ (مفاعلۃ)
سیر ہونا۔ شبع (س)
سیراب ہونا۔ روی یروی

(گ)

گناہ۔ ذنب جمع ذنوب
گواہی دینا۔ اشہاد۔

(ل)

لاش۔ جثۃ۔ جمع جثث
لکڑی۔ حطب۔
لمبائی۔ طول۔
لوگ۔ اھل

(م)

مثلہ کرنا۔ مثل (ن ض)
مرتبہ۔ بار۔ مرۃ۔
مرنا۔ موت مثل عوذ
مذاق کرنا۔ استہزاء
مزدور۔ اجیر۔
مشتبہ ہونا۔ اشتباہ۔
مشغول ہونا۔ اشتغال
معاف کرنا۔ عفو۔ غفر
معاملہ کرنا۔ معاملۃ
عامل یعامل

معاملہ۔ امر۔
معذرت کرنا۔ اعتذار
مفارقت کرنا۔ مفارقۃ
فارق یفارق۔
مقرر کرنا۔ فرض۔ (ض)
میٹھا۔ حلو۔

(ن)

ناکام ہونا۔ خیبۃ
خاب یخیب
نصیحت کرنا۔ نصح (ف)
نیچے۔ سفلیٰ مذکر اسفل
نیکی کرنا۔ احسان۔

(و)

واپس ہونا۔ قفل (ن)
وارث ہونا۔ ورث یرث

(ی)

یکے بعد دیگرے۔ واحدا
بعد آخر

تمت

(باہتمام سید توصل حسین یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں چھپی)